من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً

صحت اور اُس کے حدوث و بقا، مرض اور اُس کے زوال کے اسباب کے خالق کا

ہزار ہزار شکر کہ علم طب کی بے نظیر کتاب

امتحان الالباء لکافۃ الاطباء

اور اُس کا بیشل

ترجمہ اردو مسمی بہ بدر الدجیٰ

جو رئیس رؤسای حکمای حذاق اقالیم و بلدان، اشل اماثل اطبای امکنہ و ازمان حاجی حرمین شریفین حضرت جناب حکیم محمد بدر الدین خان صاحب فضا دہلوی مدظلہ السامی علی رؤس سنانے کیا ہے۔ باہتمام خواجہ مصلح الدین احمد خان

مطبع مصلح المطابع دہلی میں بحسن و رسا سعید الدین چھپا

۱۰ محرم ۱۳۱۹ھ — ترابہ بیرم خان — ۱۰ مئی ۱۹۰۱ء

تعداد جلد ۱۰۰۰ — جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں — قیمت ... علاوہ محصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گزارش مترجم

نحمدہ ونستعینہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کتاب امتحان الالباب لکافۃ الاطباء ایسی عزیز الوجود چیز ہے جسکو میں نعمت غیر مترقبہ سے تعبیر کرتا ہوں اور اس کا ہاتھ آنا اپنے لئے عطائے ایزدی خیال کرتا ہوں - میرا یہ خیال ہرگز غلط نہیں یا مبالغہ پر مشتمل ہونے کی گنجایش نہیں رکھتا کہ فی زمانا ہندوستان کے تمام کتبخانے یا دار العلوم کے کتابی ذخیرے اس صحیفہ نایاب سے خالی ہیں

قضا و قدر نے یہ فخر میرے لیئے ودیعت رکھا تھا کہ یہ بیمثل کتاب مجھے میسر آئے اور اسکی ترجمہ نگاری میرے لیئے سرمایۂ یادگار اور مفاخرت کے تذکار ہو۔

یہ گوہر گراں بہا مجھے خزینۂ کتب حضرت استاذی ملاذی احترام الدولہ عمدۃ الملک حکیم محمد احسن اللہ خانصاحب بہادر ثابت جنگ مبرور سے دستیاب ہوا - اور میں اس کے مطالعہ سے روشنی گیر ہوتا رہا - اِسکے فضائل کی عمومیت اور فوائد کی کثرت نے وقتاً فوقتاً مجھے اس امر پر آمادہ کیا کہ میں اس کا ترجمہ اپنی ملکی زبان میں کرکے ہموطنوں اور ابنائے جنس کی خدمت میں ہدیۂ پیش کروں - جس سے اسکے فیض و افادہ کی عمومیت جو فی الحقیقت عربیت کے پیرایہ میں ہونیکی وجہ سے ہمارے اہل ملک کے لیئے خصوصیت کے دائرے میں محدود ہو گئی ہے آزاد ہو کر

عام نفع رساں ہو جاوے. علی الخصوص ایسے زمانے میں کہ ہماری علم دوست گورنمنٹ کے سایۂ عاطفت وقدردانی میں ہماری ملکی زبان بہت کچھ تصنیفات وتالیفات پر قادر ہوتی جاتی ہے. طبِّ قدیم کے ایسے مفید ذخیرہ کا جسکی کوئی دفعہ باوجود استداد مدت تبدیل کے قابل نہیں اور جو بجاے خود عمدۃ ممتحن الاطبا اور دستور العمل معالجین ہے اُردو زبان میں ترجمہ کر کے اہل ملک کیخدمت میں پیش کرنے کا خیال زیادہ محرک رہا یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ ہندوستان کے مدارس طبیہ ودار العلوم اور شائق رؤسا عرصے سے ایسی مفید تصنیفات کی ضرورتوں کو محسوس کر رہے ہیں اور ہماری مدبر گورنمنٹ بھی ہمیشہ سے متوجہ رہی ہے کہ معالجۂ مریضوں کے لیئے کامل ولایق معالجوں کی جمعیت ملک میں بڑھے حتی کہ اس نے طب جدید کے رواج کے ساتھ اور علوم کی تعلیم کی سند اور ڈپلومہ کی قیود مقرر کی ہیں جنکے حاصل کیئے بغیر کسی ڈاکٹر پر ڈاکٹری کے معزز خطاب کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور سمجھدار اور تعلیم یافتہ شخص اپنی جان کو اُسکے قبضے میں نہیں دے سکتا طب قدیم ایسے ہی بعض وجوہ سے بدنام ہو رہی ہے اور جس طرح یونانی حکیم جراحوں کو بوجہ اُنکی بے علمی کے صرف چند دواؤں کی واقفیت یا تجربہ کی قلیل بضاعت کے سبب سے نظر حقارت سے دیکھتے ہیں طب انگریزی کے تعلیم یافتہ طبیب یونانی پر عام طور سے باوصف اُنکی ذی علمی اور کمال فن کے نظر وقعت نہیں ڈالتے اسکا باعث وہی بدنام کنندۂ نکو نامی چند، لوگوں کا گروہ ہے جو فن طب اور ماہرین فن کے دامن قابلیت کا بدنما داغ بنے ہوئے ہیں یہ کتاب فارغ التحصیل طلبہ علم طب کے لیئے امتحان میں نہایت کارآمد ہے اور اسکے اصول سوال وجواب کی عمدہ نظیر ہیں واقف فن انسان کے لیئے دیگر مطالب فروعی کے اخذ اکتساب میں زبردست رہنما کا کام دیسکتی ہیں طب قدیم کی اس سے زیادہ پرانی مستند کتاب اس جزئیہ خاص میں جو حاوی اصول عام ہو میری نظر سے نہیں گزری. علاوہ سوالات وجوابات علمیہ کے. کحالی. جراحی. شکستہ بندی وغیرہ کے متعلق اس میں

ایسے ابواب ہیں جن کے فائدہ مند قواعد حسب قدیم میں عملاً جاری تھے اور زمانے کے انقلاب سے ایسے متروک ہوئے کہ آج انکے سقوط سے نفس علم و فن کی کاملیت میں فقدان کا بٹہ لگایا جانے لگا

اس کتاب سے وہ وقت بھی بآسانی رفع ہوجاویگی جو طالب علموں کو مدارس طبیہ میں اپنے ممتحنوں کی عدم ہمدردی سے واقع ہوتی ہے اکثر طلبہ مدارس طبیہ کے پرچہ ہائے امتحان بلاد دور و دراز میں ممتحنوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں جنکی جانچ و تنبیہ پر طلبہ کو شکوہ مربیان مدارس سے ہوتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک ہمارے ملک میں قومی طور پر یہ صلاحیت پیدا نہیں ہوئی کہ اطباء یونانی اپنے مقابل میں دوسرے کو بہتری سے یاد کریں اس کتاب کے داخل تعلیم ہونے سے طلبہ مدارس کی شکایت کا بسہولت انسداد ہونا ممکن ہے جو تعلیمی صیغۂ نکتہ چینی کے دروازے کے مسدود ہونے کا عمدہ آلہ ہے۔

کتاب دیکھنے سے ہویدا ہوتا ہے کہ جس طرح ہر فن کے قواعد و ایکٹ ہماری حکمراں گورنمنٹ مرتب کرتی ہے اسی طرح اس وقت جبکہ طب قدیم یونانیوں سے عرب میں منتقل ہوئی تو وہاں کے کاملین کی تحریک سے عبد العزیز بن علی متطبب نے بعہد معدلت گستری سید الوزرا **صفی الدین** اس کو زبان عربی کے رشتۂ تحریر میں منسلک کرکے دس ابواب پر شیرازہ بند کیا ہر باب میں بیس بیس سوال جواب کتب قدیمہ بسائط سے استنباط کرکے درج کیئے۔ کتاب مذکور جو میرے پاس ہے وہ قدامت کی لاجواب دستاویز ہے ۵۰۰؁ ہجری سے قبل کی سلک تحریر میں آئی ہوئی ثابت ہوئی اہل عرب کا قدیمی نسخ خط ہے سرخیاں خط ثلث میں ہیں۔ جو اس دور میں کتابت کیلیے مرسوم تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین اسلام میں سے کسی نے شاہان مغلیہ کے عہد سلطنت میں اسکو تحفۂ ہندوستان کے کسی فرماں روا کو بھیجا کیونکہ اس کتاب پر شاہی کتب خانہ کی مہریں ہیں اور مختلف سلاطین کے عہد میں ہونیکا ثبوت بتاتی ہیں۔ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ۔ شہاب الدین

محمد شاہجہاں بادشاہ کی مواہیر اس پر ثبت ہیں غالباً گردشِ فلک کجرفتار نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ میں سلطنت کے تغیر کے ساتھ جب تمام شاہی کارخانوں کو زیروزبر کیا تو کتب خانہ پر بھی وہی مصیبت آئی اور کتاب اُس محفوظ مقام سے نکلی۔ اِس میں چند ورق کم تھے جنکو زمانے کی دستبرد نے شیرازے سے جدا کر کے اُس کے کمال میں سخت نقص پیدا کر دیا تھا۔

مَیں عرصے سے اِس فکر میں تھا کہ کوئی نسخہ اس کا اور ملے تو اُس سے مقابلہ کر کے اسکی تکمیل کروں اور ترجمہ کروں۔ لیکن ہندوستان کے مشہور اخبارات میں اشاعت اہل علم وفضل سے رجوع شائقین کی تلاش حتیٰ کہ غیر ملکی اخبارات تک میں مشتہر کرانے سے کام نہ نکلا۔ اور کہیں سے آواز نہ آئی کہ دوسرا نسخہ مقابلے کے لیئے موجود ہے آخر مجبور ہو کر "ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ" کے بموجب کمر ہمت باندھکر ترجمہ شروع کر دیا۔

مَیں نہیں کہہ سکتا کہ اسکی ترجمہ نگاری میں مجھے کن کن مشکلات کا سامنا ہوا۔ اوّل میری کم مائگی علم۔ دوسرے عربی جیسی فصیح زبان کا ترجمہ اور وہ بھی اُردو جیسی مفلس زبان میں۔ تیسرے لغات و اصطلاحات طبیہ یونانیہ کا ایسا ترجمہ کہ نفس لفظ کے مختص اثرات معدوم نہ ہو جاویں۔ چوتھے۔ کتاب کی کہنگی سے اکثر الفاظ کا مشکوک ہو جانا۔ پانچویں بعض مقامات اصل کتاب میں کتابت کی غلطی۔ چھٹے جوابوں میں ایسی کتابوں کا حوالہ جن کے ناموں سے اس وقت ہندوستان کے طبیبوں کے کان ناآشنا ہیں۔ ساتویں عبارت کتاب کا بعض مقامات سے کٹا اور مٹا ہونا غرض کہ کن کن باتوں کی تصریح کیجائے جو میرے لیئے دشواریاں بنکر کامیابی ارادے میں سنگ راہ ہوتی رہیں اور انکی تکلیف "دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من"، مگر الحمدللہ کہ اُن تمام لغزشوں سے میرا قدم جادۂ استقلال سے نہ ہٹا اور برابر ترجمہ نگاری کی راہ میں سرگرم خرام رہا۔

آغاز ترجمہ میں خیال تھا کہ ملکی رعایتوں اور طب قدیم کے حاوی مطالب کل ہونیکے اظہار کی ضرورتوں سے

اس کا ترجمہ انگریزی - فارسی - اُردو - تین زبانوں میں کیا جائے تاکہ اسکے فوائد کی کثرت سے عام و خاص سب کے لیئے
یکساں کارآمد ہو اور اس طرح قالب طبع میں آوے کہ ایک صفحہ میں دو کالم ہوں - اول عربی دوسرا فارسی -
دوسرے صفحے میں بھی دو کالم کیئے جاویں پہلا اردو دوسرا انگریزی مگر جب زبان اردو ہی کے ترجمے میں مجھے
بہت کچھ دقتوں کو برداشت کرنا پڑا تو لاعلمی زبان انگریزی اور عدم آگہی مصطلحات طب جدید اور غیر موجودگی
ایسے لائق ڈاکٹر کی جو طب کی دونوں شاخوں کا ماہر ہو میرے اِس ارادے کے فسخ کرانیکی اور معین ہوئیں -
ترجمہ اگرچہ کئی سال سے تیار ہو گیا تھا اِلّا اوراق کی کمی نے اُسکی اشاعت سے باز رکھا تھا - اِس عرصے میں اکثر
میرے فاضل و لائق احباب برابر ساعی رہے کہ میں اُس نقصان کو نظرانداز کر کے موجودہ ترجمے کو ہی خالصاً
لنفع الخلائق شائع کردوں مگر مجھے اللہ جلشانہ سے اُمید تھی کہ من جد وجد کے بموجب "مشکلے نیست کہ آساں
نشود * مرد باید کہ ہراساں نشود" کا مشہور مقولہ میری محنتِ تلاش ضائع نہونے دیگا - چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ میری
تجسس و جویائی کا نخل بارآور ہوا اتفاقاً جناب شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی سابق پروفیسر عربی
محمڈن کالج علیگڈھ کسی تقریب سے دہلی میں آئے - میں نے اُن سے کتاب مذکور کا تذکرہ کیا مولوی صاحب ممدوح
نے باوجود اپنی وسعتِ نظر اور غیر محدود واقفیت کے کتاب سے اپنی عدم واقفیت ظاہر فرمائی - ہاں اُسکے ساتھ
وعدہ فرمایا کہ اگر کہیں نگاہ پڑی تو ضرور اطلاع دونگا - اسکے چند دن بعد مولوی صاحب کو سفر بیروت و مصر و قسطنطنیہ
درپیش ہوا اور وہاں اُنکے علم و فضل نے کتب خانوں کی سیر کرائی - اس کتاب کا ایک نسخہ قلمی خدیو کے کتبخانے میں
اُنھوں نے دیکھا اور اپنی یادداشت کے لیئے دینا برایفاے وعدہ میرے کتبخانے کے کمرے اور الماری اور
کتاب کے نمبر اس طرح پاکٹ بک میں نوٹ کر لیئے - نمبر خصوصی ۳۲ نمبر عمومی ۳۰۰۴ صفحہ ۳۲ جلد سادس فہرست
کتب خدیویہ جس فہرست کا صفحہ مولانا شبلی نے لکھا ہے اُسکی لوح پر یہ لکھا ہے "الجزء السادس من فہرس الکتب

العربیۃ المحفوظۃ بالکتبخانۃ الخدیویۃ الکائنۃ بسراے درب الجمامیز بمصر المحروسۃ المغربیۃ طبقہ اول بمصر سنہ ۱۳

جب وہ مع الخیر ہندوستان واپس آئے تو یہ نوید مجھے سنائی اور نمبر مجھے بھیج دیئے میں نے ان نمبروں کے ذریعے

سے مہتمم کتبخانہ سے تحریرات کا سلسلہ جاری کیا۔ واللہ اعلم بُعد مقام یا غیر ملکی تعلقات کے الحاق سے غرض میری

یہ سعی بھی مشکور نہوئی۔ میں نے مکرر شمس العلمای موصوف کو تکلیف دی انھوں نے اپنی علم دوستی و اخلاق عمیم سے

مزید تکلیف گوارا کر کے اپنے توسط سے میری کتاب مصر بھجوا دی اور مسمی جارج زیدان کسی اپنے دوست

فاضل یورپین کی معرفت کتبخانہ خدیویہ کے نسخہ سے اسکے گم شدہ اوراق کو باحتیاط نقل و مقابلہ معرفت احمد بن ابراہیم

کرا کے مجھے چند روز میں واپس منگا دی۔

ترجمہ نگاری کے زمانے میں احباب طلاب کا بہت عزیز وقت میری کم فرصتی خدمت مرضی کی وجہ سے ضایع

ہوا خاصکر برادر والاقدر حکیم محمد نعمت اللہ خانصاحب دہلوی اور برخوردار حکیم مرزا محمد بیگ سلمہما اللہ

تعالی کو اپنی گرانمایہ اوقات زیادہ صرف کرنی پڑی اُن سب کی شکرگذاری محبت میں میرا ساغر دل لبریز

ہے۔ بعد تکملہ اسکی نظرثانی کیوقت میرے مہربان حکیم محمد غیاث الدین خانصاحب سلمہ اللہ المنان نے

جو اسکی صحت و مقابلے میں جانستاں کوشش کی اور میرے مکرم جناب نواب سید زکریا خاں صاحب

سابق ڈپٹی انسپکٹر سررشتہ تعلیم بریلی نے جو عبارت کی درستی اور زبان کی ہمواری میں توجہ بلیغ فرمائی۔

ماورا اس کے اصول طب کے شفا کے جوابات میں جو دقت واقع ہوئی اُسکی سند تحقیق بوساطت کتاب

رئیس لوہارو سلمہ اللہ تعالی و بہ تصحیح حضرت مولوی محمد عبد الحق صاحب خیرآبادی خلف حضرت مولنا محمد

فضل حق صاحب مغفور ہوئی یا رفع شکوک جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی مفسر تفسیر حقانی

نے فرمائی اور نواب وجیہ الدین احمد خانصاحب جنکی سفارش کی بدولت مولوی محمد شبلی صاحب نے

اس کتاب کو مصر بھجوایا۔ ان تمام حضرات کی سپاس گزاری معاونت کے لیئے میری زبان اور قلم کی بسط میں الفاظ نہیں اللہ تعالی اپنی رحمت کاملہ سے ان بزرگواروں کو جزاء جمیل عطا فرماوے۔

اگرچہ فن طب چند پشت سے متصل میرے خاندان میں چلا آتا ہے اور نیز میری عمر کا سارا حصہ بھی اسی میں صرف ہوا ہے اِلّا الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کے عام کلیہ یا خود میرے نقص علم کی خاص جزئیہ کے باعث سے مجکو اعتراف ہے کہ باوصف حزم واحتیاط ممکن ہے کہ غلطیاں ہوں۔ ناظرین اولو الابصار سے التماس ہے کہ اگر اس میں میرے متعلق اغلاط ملاحظہ فرمائیں تو اپنی اولو العزمی سے اُسکی اصلاح کریں اس لیئے کہ میرا مقصود اس ترجمے سے محض نفع رسانی عامہ مخلوق ہے اور اس ضمن میں اپنے واسطے اجر اخروی کا حصول جو رفاہ کے کاموں کے لیئے منجانب اللہ موعود ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ معاصرین کاملین اسکو ہدف سہام مطاعن نہ بنائیں بلکہ چشم قبولیت سے دیکھیں اور بندگان خدا اُن معالجین کی ناقص العلمی کے مظالم کے دائرے سے نکلیں جنکی بدولت ہماری طب قدیم بدنام ہوگئی ہے اور چالیس دن کی ایک چلہ کشی سے ولی اور ایک میزان الطب پڑھنے سے طبیب کی مثل جو اُن پہ صادق آتی ہے اُس سے محفوظ رہیں اور یہ کتاب محک امتحان ہو جاوے۔

اسکی ترتیب وتدوین میں مصارف کثیر کا مجھے بار اُٹھانا پڑا ہے اس لیئے مدارس اگر اسکی خریداری میں میری اعانت کریں خواہ داخل درس کرنے کے اعتبار سے خواہ امتحان میں اس کے سوالات لینے کی غرض سے تو قدر دانی علم وفن کے منافی نہیں ہے اسی واسطے میں نے اسکو رجسٹرڈ کرایا ہے کہ بجائے نفع کے نقصان حاصل نہ ہو۔

اس زمانے میں زیادہ قدر دانی وسرپرستی کی توقع بادی النظر میں گورنمنٹ عالیہ سے ہے کیا عجب ہو

کہ انگلنڈ و ہند کی یونیورسٹیاں اگر اسکی قبولیت فرمائیں۔ میری یہ بھی آرزو ہے کہ اگر حیات مستعار نے وفا کی تو اس کے فارسی ترجمہ پر بھی کوشش کا قلم اٹھاؤں گا۔ لیکن انگریزی ترجمے کا بار عظیم میرے سر و دوش کے تحمل سے بدرجہا زائد ہے ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامے چند، کے فحوے سے گورنمنٹ عالیہ توجہ و امداد فرماوے تو میں اپنے روحانی و جسمانی قوی کو پھر اس فیض رساں کام کی نذر کر سکتا ہوں۔

آخر میں میرا عاجزانہ التماس ہے کہ جو صاحب اس کتاب کے مطالعہ سے لطف و فائدہ اٹھاویں اُن سے استدعا ہے کہ عاصی کے حق میں اور اس کے اصل مصنف مغفور کے اور حضرت استاذی احترام الدولہ بہادر مبرور اور جن جن بزرگواروں کے علی قدر حال مدد دہی سے یہ ناظورۂ دلفریب کرسی نشین شہود ہوا۔ اُن کے لیئے دعاے مغفرت فرماویں +

"برکریماں کارہا دشوار نیست"

{خادم الاطبا و المعالجین محمد بدر الدین دھلوی احراری عفا اللہ عنہ}

فہرس امتحان الالباء لکافۃ الاطباء

فہرست ترجمہ اردو مسمیٰ بہ الہدی

من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

صحت اور اس کے حدوث و بقا مرض اور اس کے زوال کے اسباب کے خالق کا

ہزار ہزار شکر کہ علم طب کی بے نظیر کتاب

امتحان الالباء لکافة الاطباء

اور اس کا بے مثیل

ترجمہ اردو مسمی بہ بدر الدجی

جو رئیس رؤسای حکمای حذاق افاضل البلدان، اشمل اماثل اطبای امکنہ و ازمان حاجی حرمین شریفین حضرت جناب حکیم محمد بدر الدین خان صاحب دہلوی مدظلہ السامی علی مفارقنا نے کیا ہے۔ باہتمام خواجہ مصلح الدین احمد خان

مصلح المطابع واقع دہلی میں ۱۳۱۷ھ طبع ہوا

تراہہ بیرم خاں



الحمد لله الذی امد بفوائد الحکم واسبغ فواضل النعم وخلق الانسان
وعلمه بالعلم والتعلیم وجعل له من الحیوان والنبات والمعادن ما یحفظ الصحة
باذنه ویزیل السقم وصلی الله علی سیدنا محمد خاتم الرسل وعلی آله وسلم
اما بعد فان العلوم قد شرقت نیرانها وظهرت بعد الخمول
آیاتها وتوثبت انفس اربابها وعلت همم طلابها وقام سوق الفضائل و
تلاذ والمعارف فی هذه الدولة الکبنیة وقد جاء الحق وزهق الباطل فاما علم الادیان
فقد قام مجده لا زال قائما وغرس شجره لا برح عزه ملازما وتشیدت ارکانه



جمیع حمد ہے اُس خدا کو جس نے مدد کی فوائد حکمت سے اور انعام کیا بڑی بڑی نعمت سے اور پیدا کیا انسان کو
اور تعلیم کیا اُس نادان کو، اور مقرر کیں اُس کے لیے جانداروں اور روئیدگی زمین اور کانوں سے وہ
چیزیں جو اُس کے حکم سے نگاہ رکھیں انسان کی صحت کو اور دُور کریں ہر طرح کے سقم اور علّت کو اور
رحمت کرے خدا ہمارے سردار جنابِ ختم الرسلؐ محمدؐ مصطفےٰ اور اُس کی آل پر اور سلام بھیجے اُن
برگزیدگانِ بارگاہِ عز وجلال پر بعد حمد خدائے معبود اور درودِ نامعدود صاحب مقام محمود کے
واضح ہو اور قدردانانِ علوم پر لائح ہو کہ تحقیق روشنیاں علوم کی چمکی ہیں اور نشانیاں [illegible] پوشیدہ
ہو جانے کے ظاہر ہوئی ہیں۔ اربابِ علوم کے نفس قوی ہیں اور ہمتیں طالبانِ علوم کی بڑھ گئی ہیں
اور بازار فضائل کا قائم ہوا ہے۔ اصحابِ معارف نے اِس آیت کو اِس عہد میں پڑھا ہے "کہ حق آیا
اور باطل مٹ گیا" پس علمِ ادیان یعنی فقہ اور شرع کا تو یہ حال ہے کہ اُسکی بزرگی قائم ہوئی ہے خدا ہمیشہ
اُسے قائم رکھے اور اُس کے طلبگار کی اُمید اس عہد میں دائم رکھے کہ مضبوط ہو گئے ہیں اُسکے ارکان؛

وطاب لطالبہ زمانہ لکل ذلک بالنظر الاسنی من المقام الاسمی

سید الوزراء مالک الاعناق الصاحب بقیۃ السلف مفتی الفریقین

صفی الدین عبداللہ بن علی لازالت الافلاک لامرہ طائعۃ وتیجان

الاملاک فی مقامہ ساجدۃ راکعۃ مابدت شمس طالعۃ وسحت سحب

ہامتہ ہامعۃ الصاحب الذی لارادمن البشر لما ارادفہو بحر العلم

الذی لایفتر تیارہ وبدر المجد الذی لایکسف انوارہ وسراج الفضل

الذی لایخبو نارہ وغمام الکرم الذی لایقلع امطارہ قد استولی علی

امد الکمال فلن یوصل الیہ واستعلی علی دول الغایۃ فلم یزاحم علیہ

فہو من الدہر نسیج وحدہ ومن الفخر واسطۃ عقدہ فلو ناجا النظم قوافیہ لقال فیہ

اذا ما رایۃ رفعت لمجد تلقتہا یمینک والیسار ÷ وان ما غارۃ شنت

لفقر تعقبہا الغنی بک ویدالیسار ÷ جمع اشتات الفضائل وملک

اعناق الاحرار بالحزم والعزم والنائل وللہ قول القائل ÷ خلقت بلا مشاکلۃ

لشیٔ ÷ فانت الفوق والثقلان دون ÷ شمس الایمان مشرقۃ فی سماء محیاہ وآیات

انوارہا یہدی لمیت الضال ہداہ ومحیاہ تلوح فی افق الظلام غرتہ کانہا ہالۃ الاسلام فی

الملل فآیاتہ الباہرۃ لایحصی عددہا ولایحصر ولاینسی محفوظا ولایسرف القوۃ

نسخ الفخر

فللہ در

الضلال

محفوظہا

اور اُس کے طالبوں کا اچھا وقت ہے اور مساعد ہے زمانہ۔ پس یہ کُل ترقی نظرِ روشن سے اُس بارگاہ بلند کی ہے جو سیّد الوزراء ہے تمام گرونوں کا مالک ہو رہا ہے۔ اگلوں کا بقیہ ہے اور دونوں فریق کا مفتی ہے صفی الدین عبداللہ بن علی ہے ہمیشہ آسمان اُس کے حکم کے فرماں بردار رہیں اور تاج فرشتوں کے اُس کے آستان کے سجدہ گزار رہیں۔ جب تک کہ آفتاب آسمان پر درخشاں رہے اور ابر زمین پر قطرہ افشاں اور باراں رہے۔ ایسا صاحب ہے کہ جب کسی امر کا اراد کرتا ہے کوئی بشر اُس کو رد نہیں کر سکتا ہے۔ وہ عُلوم کا ایسا دریا ہے جسکی موج کبھی رُک نہیں جاتی۔ اور بزرگی میں وہ ایسا ماہِ کامل ہے کہ جسکی روشنی کو کبھی گہن نہیں لگتا۔ ایسا چراغِ فضل ہے جس کی لَو کم نہیں ہوتی اور ایسا ابرِ کرم ہے جسکی جھڑی نہیں تھمتی۔ ایسی حد پر پہونچا ہے جہاں پہونچا نہیں جاتا اِس انتہا پر غالب ہوا ہے کہ کوئی اُس سے نہیں ٹکراتا۔ پس وہ زمانے میں یکتا ہے فخر سے اُس گوہر نایاب کا رشتہ بندھا ہوا ہے۔ پس اگر نظم کیجے بے تکلف قوافی ہاتھ آتے تو اُسکی مدح میں اشعار کہے جاتے۔

جب بزرگی کا ہو نشاں برپا		اُس کو لے لے ترا یمین و یسار
کوئی غارتگروں سے گر لُٹ جائے		پھر وہ تیرے کرم سے ہو زردار

تمام فضائل اُسکی ذات میں باہم ہیں۔ سب آزاد اُس کے احسان اور مال سے بندۂ بے دام و درم ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔

تجھ سا پیدا نہیں ہوا کوئی		تو ہی بالا ہے انس و جن ہیں کم

آفتاب ایمان کا اُس کے چہرہ پر تاباں ہے اور اُس کے نور کی نشانیاں ایسی درخشاں کہ مُردہ گمراہ کو بھی راہِ راست دکھاتی ہیں اور گمراہی سے نکال کر ہدایت کے رستے پر لاتی ہیں۔ اُسکی پیشانی شبِ تار میں ایسی چمکتی ہے جیسے تمام ملتوں میں ملت اِسلام۔ اُس کی آیاتِ باہرہ گنی نہیں جاتیں حصر میں نہیں آتیں۔ اُن میں سے جو یاد ہیں بھلا نہیں سکتے۔ اور اُن کو کسیطرح چھپا نہیں سکتے۔ پس قوت

الانسانیۃ عاجزۃ عن استیعاب فضائلہ معترفۃ بالتقصیر عن ادا فرض
مدحہ ونوافلہ وفیہ اقول

لوشغلنا بمدحک الاعمارا	اوطوینا الدھور والاعصارا
واستعنا بکل فکر وضنا	فی مدیحک الاسماع والابصارا

وانتحلنا الالفاظ نظما ونثرا والمعانی تصفحا واعتبارا
ثم افضی بنا المقال سئلے مالاتناہی لہ بعید اختصارا

ایہا الصاحب الملیک ومن	حاز علوا وسوددا وفخارا
دمت فی عزۃ ورفعۃ شان	وصعود مخلد لن یبارا

فالمقام الصاحبی اعلاہ اللہ اولی من عذر واشرف من سئل عن التجاوز فصفح وغفر واما علم الابدان فالامل فیہ دام اللہ ایام نصفات عودہ وتحلیۃ حالہ وتبلیغ المعتنی بہ من الغرفی ہذہ الدولۃ الکریمۃ غایۃ آمالہ لیظہر علم الابدان فی نمط اظہار علم الادیان فہو علم یعرف بہ احوال بدن الانسان اعمالہ طاعات للہ وذلک ان اللہ سبحانہ خلق لعبادہ من الادویۃ بکل ناحیۃ ما تخلصہم من الامراض وجعل فی الانسان العقل آلۃ یستخرج بہا منافعہ وعلمہ استخراج الادویۃ بصناعۃ الطب والہم الحیوان الذی لاعقل لہ معرفۃ ما یحتاج الیہ من الادویۃ

انسانی اُس کے استیعاب فضائل سے عاجز ہے اور اپنی تقصیر پر خود معترف ہے ادا کرنے سے اُسکی مدح کے فرض اولیٰ فعل سے۔ اور اسی باب میں یہ اشعار ہیں۔

ہوتے مشغولِ مدح ساری عمر	اور گزرتے دہور اور عصار
اور مدد دیتے فکر سے اس میں	اور لگاویتے سمع اور ابصار
نظم ونثر میں بھی سیتے نقط	خواہ بالعرض خواہ بالاظہار
اور پہونچاتے اُس کلام کو ہم	لاتناہی کی حد کو بے تکرار
تب بھی وہ مدح مختصر ہوتی	تیرے قابل نہ ہوتی وہ زنہار
اے مرے صاحب اور اے مالک	اے وہ ہے جسکو سب علو وفخار
تم ہمیشہ رہو زمانے میں	عزت وشاں سے تا بروزِ شمار

پس بارگاہ ایسے صاحب کی سزاوار اس کے ہے کہ اپنی تقصیر کا عذر کرے اور اشرف ہے اس بات سے کہ جس سے سوال کریں کہ ہمارے قصور سے درگزرے اور بخش دے۔ آب علم ابدان کا حال سنو پس اُمید اس علم کی اِس صاحب کے عہد دولت میں یہ ہے کہ اس کی اصل تر و تازہ اور اس کا حال آراستہ ہو اور اس کا حاصل کرنے والا اس دولت میں اپنے منتہائے آرزو میں عزت سے پونہچے اُس کو جو اُس کا خواستہ ہو۔ اس واسطے تاکہ ظاہر ہو علمِ ابدان مثل علمِ ادیان کے۔ کیونکہ یہ علم متضمن معرفت احوال بدنِ انسان کے ہے۔ کل کام اس کا خدا کی بندگی ہے اور اُس کے بندوں کا سبب صحت وزندگی ہے اِس وجہ سے اللہ جلشانہ نے اپنے بندوں کے لیے ہر جگہ میں دوا پیدا کی ہے کہ بہ سبب اُس کے امراض سے خلاص پاویں اور انسان کو عقل دی ہے تا اُن ادویہ کا نفع نکالیں اور کام میں لائیں تا بندگانِ خدا بیماریوں سے نجات پائیں اور علمِ طب کو اُن دواؤں کے نکالنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہاں تک کہ حیوانات لایعقل کو بھی اُن کا نفع وضرر کا الہام فرمایا ہے

فتری الحیوان یعرف الادویۃ النافعۃ من غیر تعلیم من ذلک ان الابل یجتذب
الافعی من قرارہا باستنشاقہ نفسہ حتی یخرجہا و یبرزہا الیہ فسرافیغتذی بہا وہی
فی ذلک تلدغ شفتیہ وہو لایکترث ثم انہ یبادر بعد اکلہ ایاہا الی السرطین
النہرنیۃ فیاکلہا فی اثر اکلہ الافاعی لیدفع بذلک ضرالسم من الحیات
فیقوم اکلہ السرطین مقام التریاق ثم انہ یصبر علی الظما الشدید و
یطاول العطش لمفرط لعلمہ انہ ان شرب لماء البارد علی اثر لدغ الافاعی
ہلک فہو یاتی الماء فینظر الیہ من بعد ولایشربہ خوفا من الہلاک وہذا الہام
من اللہ سبحانہ وتعالی ولقد رأیت فی رسالۃ التیمی ان السقنقور اذا عض
انسانا فہو یسابقہ الی الماء اوالی ان یبول ویتمرغ فیہ فان سبق السقنقور
الی الماء او بال وتمرغ فیہ مات المعضوض وان سبق المعضوض الی احدہما مات
السقنقور ومنہا ان الذئب اذا وطی نبت الاسقیل خدرت قوائمہ ولم یقدر علی
الحرکۃ فیاخذہ الثعلب ویحصن بہ خوفا من ان یاتی الذئب الی جرائہ فیاکلہا
ولقد رایت فی طبیعیات الشفا لابن سینا ان الفہد اذا اکل من الدوار
المعروف بخانق النمر عمد الی زبل الانسان فاکلہ فتشفی وان السلحفاۃ اذا اکلت الحیۃ
بعد ذلک من الصعتر الجبلی وامثال ہذہ الاشیاء کثیرۃ فصناعۃ الطب و امثال

پس انسان بطریق اولیٰ اس علم کے حاصل کرنے کو بنا ہے۔کیونکہ اس کو عقل وفہم وغیرہ سب کچھ
عطا کیا ہے۔پس دیکھتا ہے تو بعض بعض حیوانات کو کہ بغیر سیکھنے سکھانے کے نفع کرنے والی
دواؤں کو خود پہچانتے ہیں چنانچہ ان میں سے پاڑہ جانور بُوسونگھ کر افعی کو اس کے بل میں سے
نکال لاتا ہے اور باآنکہ افعی اس کے ہونٹ میں کاٹتا ہے وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔اور
کھاجاتا ہے پھر وہ پاڑہ پیچھے افعی کھانے کے نہری سرطان کو تلاش کرکے کھاتا ہے گویا وہ
سرطان نہری اس کے واسطے تریاق ہے تاافعی کے زہر کو دفع کرے۔پھر پیاس پر صبر کرتا
ہے اور پانی نہیں پیتا اور دیر تک پیاسا رہتا ہے بسبب علم اس بات کے کہ اگر بعد افعی کے
کاٹنے کے پانی پیوں گا مرجاؤں گا۔پھر وہ پانی کے پاس آتا ہے اور دور سے دیکھتا ہے
اور بخوفِ مرگ ڈر جاتا ہے۔اور میں نے رسالہ تمیمی میں دیکھا ہے کہ سقنقور جب انسان کو کاٹتا
ہے تو یا تو وہ خود پانی کی طرف سبقت کرتا ہے یا پیشاب کرکے اس میں لوٹتا ہے تو اس کا
کاٹا ہوا مرجاتا ہے اور اگر انسان ان دو باتوں میں اس سے سبقت کرے تو سقنقور مرجائے۔
اور اسی رسالہ میں دیکھا گیا ہے جب بھیڑیا کو لوکاندہ کے ڈنٹھل پر چلتا ہے تو اس کے ہاتھ
پاؤں سن ہوجاتے ہیں چلنے پھرنے اور حرکت سے بیکار ہوجاتے ہیں۔پس اسی وجہ سے
لومڑی ان ڈنٹھلوں کو بچھاتی ہے اور اپنے غار کے منہ پر رکھکر اپنی پناہ بناتی ہے تاکہ بھیڑیا
اس کے پاس نہ آئے اور اس کو کھا نہ جائے۔اور طبعیاتِ شفا میں جو ابن سینا کی کتاب ہے
میں نے دیکھا ہے کہ جب پلنگ اس دوا کو جس کو خانق النمر کہتے ہیں کھاجائے تو انسان کے
براز کی طرف میل کرتا ہے اور براز کو کھاجاتا ہے اور اس سے شفا پاتا ہے۔اور کچھوا جب
سانپ کو کھاجاتا ہے تو اس کے بعد صعتر جبلی کو کھاتا ہے۔اور مثل اس کے اور بہت سی چیزیں
ہیں کہ جانور اپنے نفع وضرر کو ان سے جانتے ہیں۔پس صناعاتِ طب یہ بھی ایسی ہی مثل و

يتوصل بها الى اجتلاب المنافع واجتناب المضار فيحتاج الطبيب ان يكون
لطيف الحس حسن الحدس ذكى القلب حديد الذهن صحيح الفكر جيد الذكر صادق
القول ناصحا لمن استنصحه كثير المطالعة ملازم القرأة وقد ذكر جالينوس
فى اليامر فى باب العفة ان الطبيب يحتاج الى ان يجتمع فيه اربعة اشياء احدها
ان يكون ورعا ذا فطنة ودين وفهم والثانى ان يكون ذا علم وخبرة لطبائع
المرضى الذين يعالجهم الثالث ان يكون ذا علم وخبرة لطبائع العلل
يتولى علاجها الرابع ان يكون ذا علم وخبرة لقوى الادوية فهى صناعة سنية
ورتبتها عند ذوى الرتب عالية رأيت لابن الجوزى كتابا فى صناعة
الطب يقول فيه حكى عن شيث بن آدم عليهما السلام انه اظهر
الطب وانه ورثه عن آدم قال حدثنا ابو سعيد اخبره محمد باسناد بلغ
فيه سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال
كان سليمن بن داود عليه السلام اذا صلى راى شجرة ثابتة بين يديه
فيسالها ما اسمك فان كانت تغرس غرست وان كانت لدواء كتبت و
روى عن اسامة بن شريك قال كنت عند النبى صلى الله عليه وسلم وجاءت
الاعراب فقالوا يا رسول الله نتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله عز وجل لم يضع داء

مانند سے ظاہر ہوئی ہے جس سے طبیب پہونچ جاتا ہے منافع کے حاصل کرنے پر اور مضار سے
پرہیز کرنے پر پس طبیب محتاج ہے اِس بات کا کہ حس اُسکی لطیف ہو اور دریافت اچھی ہو اور دل
اُس کا ذکی ہو اور ذہن تیز ہو اور فکر درست ہو اور بیان راست ہو بات کا سچا ہو اور خیر خواہ
اُس کا ہو جو اُس سے نصیحت چاہی۔ اکثر کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہے اور پڑھتا بھی رہے
جالینوس نے کتاب یامریں باب عفت میں ذکر کیا ہے کہ طبیب کو حاجت ہے اِن چار باتوں کی
ایک یہ کہ متقی و پرہیزگار ہو صاحب عقل و دین وفہم ہو۔ دوسرے یہ کہ اُن بیماروں کے حال
سے آگاہ ہو جن کا علاج کرتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اُن بیماریوں کی طبیعتوں کو بھی خوب جانتا ہو جن کا
معالج ہے۔ چوتھے یہ کہ دواؤں کی قوتوں کو بھی جانتا ہو۔ پس یہ صناعت بہت روشن ہے اور
اِس کا رتبہ سب کے نزدیک بہت بلند ہے۔ مَیں نے ابن جوزی کی ایک کتاب اسی طب کے
باب میں دیکھی ہے وہ لکھتے ہیں کہ اِس طرح سے حکایت کی گئی ہے کہ حضرت شیث پیغمبر فرزند
آدم علیہما السلام سے طب ظاہر ہوئی ہے اور اُن کو حضرت آدم علیہ السلام سے میراث میں
پہونچی ہے اور وہی ابن جوزی یہ لکھتے ہیں کہ ابو سعید نے روایت کی ہے محمد سے اور محمد نے
روایت کی ہے اپنے اسناد سے کہ جو پہنچی ہے سعید بن جبیر تک اور سعید بن جبیر نے حضرت
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد جب نماز
پڑھا کرتے تھے تو ایک درخت جما ہوا اپنے آگے دیکھتے تھے۔ تب اُس سے پوچھتے تھے کہ تیرا
کیا نام ہے اور کس کام کا ہے جو لگانے کے کام کا ہوتا تھا تو لگایا جاتا تھا اور اگر دوا کے کام کا
ہوتا تھا تو لکھا جاتا تھا۔ اسامہ بن شریک نے کہا ہے کہ مَیں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ چند زمیندار بادیہ نشین آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم
دوا کریں آپ نے فرمایا ہاں اے بندگانِ خدا دوا کرو کیونکہ خداوند عالم نے کوئی درد نہیں بنایا

الا وضع لہ شفاء غیر داء واحد قالوا وما ہو یا رسول اللہ قال الہرم قال الاحنف
ابن قیس اربع یسود بہن المرء العلم والادب والفقہ والامانۃ وثلث لاینبغی
للعاقل ان یدعہن علم یحثہ علی عمل وطب یذب بہ عن جسدہ وصناعۃ
یستعین بہا علی امر معاشہ وقد روی عن الشافعی رحمہ اللہ انہ قال العلم
علمان علم الدین وعلم الدنیا فالذی للدین ہو الفقہ والذی للدنیا ہو الطب
وعنہ رحمہ اللہ انہ قال صنفان لا اغنار بالناس عنہما الاطباء لا بدانہم والفقہاء
لادیانہم وقد قیل لاینبغی للعاقل ان یسکن بلدا لیس فیہ خمس سلطان
عادل وقاض عالم وطبیب ماہر وسوق قائمۃ ونہر جار واہل اہل
ہذہ الصناعۃ ہی المقام الصاحبی اسماہ اللہ حسم مواد
الضرر بہ من یتطاول الیہا ولیست عندہ اہلیۃ ولا لہ من
العلم مزیۃ لانہا مرخاۃ الخطام مطلقۃ الزمام مہیلۃ لمسالک مرکوبۃ
الاخطار والمہالک فالحجام المزین یداوے امراض العین
والجراح والکحال یداوے امراض البدن الآن
الباب مباح فرحم اللہ عبد العزیز
لقد حاز فے مدۃ ولایتہ القلیلۃ ثناء جزیلا وذکرا جمیلا

للعاقل

للناس

کہ اُسکی شفا نہ بنائی ہو مگر ایک درد ایسا ہے کہ اُسکی دوا نہیں۔ اُن لوگوں نے پوچھا کہ وہ کونسا درد ہے آپنے فرمایا کہ وہ بڑھاپا ہے۔ احنف بن قیس نے کہا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن سے آدمی سردار ہوتا ہے۔ ایک علم۔ دوسرا ادب۔ تیسری فقہ یعنی علم دین۔ چوتھی امانت۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ سزاوار نہیں عاقل کو کہ اُن کو ترک کرے۔ ایک علم ایسا جو برانگیختہ کرے عمل پر یعنے رغبت دلائے عمل کی۔ دوسرے طب کہ جو مرض کو اس کے بدن سے دور کرے۔ تیسرے پیشہ جو اُسکی معاش کی مدد کرے۔ اور شافعیؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ علم دو قسم کا ہے ایک علم دین۔ دوسرا علم دنیا۔ پس جو علم کہ واسطے دین کے ہے وہ فقہ ہے اور جو واسطے دنیا کے ہے وہ طب ہے۔ اور پھر شافعیؒ سے منقول ہے کہ دو گروہ ایسے ہیں کہ آدمیوں کو اُن سے بے نیازی نہیں۔ یعنی وہ سب درکار ہیں۔ ایک تو طبیب واسطے علاج ابدان کے۔ دوسرے فقیہ واسطے علم ادیان کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عاقل کو نہیں چاہیے کہ ایسے شہر میں رہے جہاں یہ پانچ چیزیں نہ ہوں ایک بادشاہ عادل۔ دوسرے قاضی عالم۔ تیسرے طبیب ماہر یعنی آگاہ۔ چوتھے چلتا ہوا بازار۔ پانچویں نہر رواں۔ المختصر سزاوار اس علم طب کی بارگاہ صاحبی ہے خدا اس بارگاہ کو بلند کرے جس نے مواد ضرر کے جو طب کے نام سے اُن لوگوں سے ہوتے تھے جو اس علم کے لوگ نہ تھے اور جن کو علم میں زیادتی نہ تھی دفع کر دیئے اور یہ خرابی اس وجہ سے تھی کہ یہ علم ریزہ ریزہ ہو گیا تھا اور باگ اِس کی چھوٹی ہوئی تھی حالانکہ اسکے رستے سب ہولناک ہیں بڑے بڑے خطروں اور مہلکوں کی راہیں ہیں۔ پس اِس کی یہ نوبت ہو گئی تھی کہ حجام یعنی فصد کرنے والا آنکھوں کی دوا کرنے لگا اور جراح اور کحال امراض بدنی کا علاج کرنے لگا۔ دروازہ اس علم کا ایسا مباح ہو گیا کہ جو چاہتا تھا وہ کرتا تھا۔ پس خدا رحمت کرے **عبد العزیز** پر جو اپنے تھوڑے زمانے میں بڑی ثنا اور ذکر نیک کو گھیر کر لیگیا

المقام

ودعاءٍ للعالم الصاحبی اذولاه دھراً طویلا وبعد فلما کانت
عادۃ المملوک ان یخدم الجناب العالی الصاحبی اعلاہ اللہ
بخدمۃ تدرس ولا تندرس لانہا تنقل من السطور الی الصدور
سلک ذلک المسلک وعمل ہذا المختصر یتبین بہ معرفۃ ہذہ
الصناعۃ ومقدار فہمہ ویظہر بہ جودۃ عملہ وعلمہ وقسمتہ الی ابواب
عشرۃ فی کل باب عشرون مسئلۃ لایسع اذی طبیب الا ان
تکون علی خاطرہ وذکرہ ولم اذکر الا المشہور المنصوص ثم ذکرت
اجوبتہا والمکان الذی اخذت منہ لیکون حجۃ للسائل اذا جاوٓ
المسئول بغیر الجواب قیل لہ ہذہ المسئلۃ مسطورۃ ذکرہا
فلان فی کتاب کذا وکذا فی موضع کذا وکذا ولیس لی فیہ سوے
الجمع لہذہ المسائل والتقاطہا من کتب الاوائل وسمیتہ امتحان
الالباء لکافۃ الاطباء واللہ سبحانہ یوفقنی لخدمۃ المقام
الصاحبی فی کل زمان ویجعلنی من قوم قال
اللہ فیہم یستبشرون
برحمۃ منہ ورضوان

اور بڑی دعا ہے بارگاہِ صاحبی کو جس کو مدتِ دراز تک حاکم کیا ہے۔ اس قول سے معلوم ہوتا
ہے کہ عبدالعزیز بادشاہ تھا جس نے اپنے تھوڑے زمانے میں علم طب کا ایسا انتظام کیا
کہ جس کی ثنا اور ذکر باقی ہے اور خدا بلند رکھے بارگاہ **صفی الدین عبداللہ بن علی** کو
جسکو اُس بادشاہ نے اپنا وزیر مقرر کیا کہ جس نے مدت تک اُس انتظام کو قائم رکھا اور پھر مولف
یہ کہتا ہے کہ چونکہ عادت مملوک کی یہ ہے کہ بارگاہِ عالی میں اپنے آقا کی ایسی خدمت کرے کہ جو ہمیشہ
پڑھائی جائے اور کبھی کہنہ نہونے پائے۔ کیونکہ یہ خدمت ایسی ہے کہ سطروں سے منتقل ہوکر
سینوں میں رہتی ہے۔ پس یہ مملوک بھی اسی راہ پر چلا ہے اور اس مختصر کتاب کو لکھا ہے
تاکہ اس سے صناعتِ طب اور مقدار فہم اُس کی ظاہر ہو۔ اور اس کتاب کے سبب سے اس
مملوک کی بھی جودتِ علمی و عملی آشکار ہو اور منقسم کیا ہے مَیں نے اِس کتاب کو دس ابواب پر
اور ہر باب کو بیس مسئلوں پر کہ مَیں طبیب کو زیادہ ایذا دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر اُس قدر جو
دل میں آسکے اور یاد رہ سکے۔ اور مَیں نے اِس مختصر میں بیان نہیں کیا مگر اُس بات کو جو مشہور
ہے اور اطبار کی کتب میں مسطور و مذکور ہے بعد اس کے اُن سوالوں کے جواب بھی لکھے ہیں
اور جوابوں کی بھی وہ جگہ لکھی ہے جہاں سے مَیں نے لیے ہیں تاکہ سائل کو حجت نہ رہے جب
وہ جواب پائے۔ اِس امر کی کہ یہ جواب کہاں سے لکھا ہے وہ دیکھ لے جہاں سے لیا ہے
اور میرا سوا اسکے کچھ کام نہیں کہ جمع کیا ہے اِن مسائل کو اور چُنا ہے اگلی کتابوں سے اور نام
رکھا ہے مَیں نے اِس مختصر کا امتحان الالبا ر لکافۃ الاطبار یعنی ان سوالات سے آزمایش اُن
عقلمندوں کی ہے تمام اطبار سے۔ اور خدائے سُبحانہ مجکو ہر زمانے میں اِس بارگاہِ صاحب
کی خدمت کی توفیق دے اور اُس گروہ میں جو اُس کی رحمت و رضوان سے خوش ہوں گے
محشور کرے ؏

الباب الاول

فی النبض وہو عشرون مسئلة

السوال الاول ہل یمکن الطبیب ان یعرف من النبض اسم المعشوق وکیف ذلک۔

الجواب۔ ہذا منقول من جزئیات القانون لابن سینا حیث قال العشق مرض وسواسی یکون النبض فیہ مختلف النظام کنبض اصحاب الہم حتی انہ یستدل من النبض علی اسم المحبوب وطریق ذلک ہو ان یذکر اسماء کثیرة وتکون الید علی النبض فاذا اختلف عند ذکر شخص اختلافا عظیما فصف شکلہ وشخصہ وکرر علیہ ذکرہ فان تزاید اختلافہ وصار شبیہا بالمتقطع فقد عرفت اسم المحبوب

السوال الثانی۔ کم ہی الاشیاء التی یحتاج المتدرب فی

پہلا باب

نبض کی پہچان میں اور اُسکے متعلق باتوں کے بیان میں اور وہ بیس سوال ہیں

سوال کیا طبیب کو یہ بات ممکن ہے کہ کسی عاشق کی نبض سے اُس کے معشوق کا نام پہچانے تا ٹھیک ٹھیک اُسی کا عاشق جانے۔

جواب شیخ الرئیس کے قانون کی جزئیات میں لکھا ہے اُنھوں نے یوں کہا ہے کہ عشق ایک وسواسی بیماری ہے جس سے عاشق کو ناچاری ہے۔ اُسکی نبض مختلف ہو جاتی ہے ایک حال پر رہنے نہیں پاتی۔ جو رنجیدہ آدمی کی نبض کا حال ہے وہی عاشق کی نبض کی چال ہے۔ یعنی کبھی جو وصال کا خیال آتا ہے تو عاشق خوش حال ہو جاتا ہے دل کو اس خوشی سے طاقت آتی ہے۔ نبض میں بھی جو دل ہی سے نکلتی ہے قوت آتی ہے۔ اور جب وصال محال ہوتا ہے اور قلب کو اندوہ کمال ہوتا ہے تو طاقت کم ہو جاتی ہے اور نبض بھی برہم ہوتی ہے یہانتک کہ طبیب حاذق اِس نشان سے اُسکے معشوق کا نام جان سکتا ہے اور عشق کے مرض کو اچھی طرح پہچان سکتا ہے اور طریق اس راز نہانی اور مرضِ جانی کی شناخت کا یہ رکھا ہے اور قانون میں بھی لکھا ہے۔ طبیب اُس مریض کے آگے بہت سے نام لے اور ہاتھ نبض پر رکھے رہے پس جب کسی شخص کا نام لیتے وقت نبض میں بڑا اختلاف پائے تو اُس شخص کی شکل اور صورت اور حسن کی کیفیت مکرر زبان پر لائے پس اگر اختلاف نبض کا بڑھے کہ نبض اُسکی نبض منقطع سے ملے پس معشوق کا نام سمجھ جائے اور علاج مرض کا کام میں لائے

سوال وہ چیزیں جنکی شناخت کی طرف نبض دیکھنے والے کو حاجت ہے اور مرض کے علاج میں

النبض الی تعرفها — معرفتها

الجواب خمسة ہذا منقول من المقالة الخامسة من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول اول ما یحتاج الطبیب ان یعرفه من النبض مقدار الانبساط الثانی زمان الحرکة الثالث حال القوة التی تحرک العرق الضارب الرابع حال صفاق العرق وقرعه الخامس ان یعرف زمان السکون۔

السوال الثالث کم ہی المزاوجات الحاصلة للنبض اذا کان المغیر له الحاجة والقوة وکیف یکون النبض۔

الجواب اربعة ہذا منقول من المقالة التاسعة من کتاب النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول الاول ان یکون القوة کثیرة الضعف مع حرارة زائدة یجعل النبض صغیر البطیئا متواترا جدا الثانی قوة ضعیفة مع فتور الحرارة الغریزیة وضعفها تجعل النبض خاملا ویکون خموله بسبب ما یجوز من القوة ویکون الصغر والابطاء کالمزاوجة الاولی الا انه دون الغایة القصوی من التواتر والثالث قوة زائدة و حرارة زائدة معا تجعل النبض شدید اعظیما جدا ولا یکون سریعا جدا الرابع صحة القوة وعود الحرارة تجعل النبض معتدلا فی العظم کثیر الابطاء فی غایة التفاوت خاصة اذا کانت

اُسکی ضرورت ہے کتنی ہیں۔ مفصل بتاؤ۔ اور کسی کتاب کا حوالہ لاؤ۔

جواب وہ پانچ ہیں۔ جالینوس کے نبض کبیر کے پانچویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے۔ جالینوس نے اُس کتاب میں لکھا ہے کہ نبض کی چیزوں میں سے پہلی وہ چیز کہ جس کی طرف طبیب کو حاجت ہے وہ انبساط یعنی نبض کی کشادگی کی حالت ہے۔ دوسری چیز جسکی طبیب کو ضرورت ہے وہ نبض کا زمانہ حرکت ہے۔ تیسری چیز نبض کی قوت ہے جس کے سبب سے رگ جہندہ نبض کو حرکت ہے۔ چوتھی طبیب کے ہاتھ کا نبض پر پڑنا اور نبض کا اُسکے ہاتھ کو لگنا۔ یعنی طبیب نبض پر ہاتھ رکھنا جانے اور نبض کا حال پہچانے۔ پانچویں نبض کے سکون کا زمانہ جانتا ہو اور اُسکی کمی بیشی کو بخوبی پہچانتا ہو۔

سوال کتنے جوڑ حاصل ہیں نبض کو جب کہ بدل دے نبض کو حاجت اور قوت اور نبض اُس وقت کیسی ہوتی ہے؟

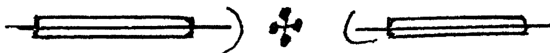
جواب چار جوڑ ہیں اور یہ جواب نقل کیا گیا ہے نویں مقالہ کتاب نبض کبیر میں سے جو جالینوس کی ہے وہ یوں کہتا ہے اوّل یہ ہے کہ نبض میں قوت ایسی ہو کہ اُس قوت میں ضعف بہت ہو یعنی ایسی قوت ہو کہ خود قوی نہ ہو اور زائد حرارت بھی ہو پس یہ ضعف قوت کا حرارتِ زائدہ کے ساتھ نبض کو چھوٹا اور دیر رو اور متواتر بہت کر دیگا۔ دوسرا جوڑ یہ ہے کہ قوت نبض کی بھی ضعیف ہو اور حرارت اصلی میں بھی فتور ہو یا حرارت اصلی میں کمی ہو تو یہ صورت نبض کو دبا ہوا کر دیگی اور یہ دب جانا نبض کا اس سبب سے ہوگا کہ قوت اُسکی ضعیف ہے اور نبض اس صورت میں چھوٹی اور دیر رو ہوگی مانند پہلے جوڑ کے مگر اتنی بات ہے کہ تواتر میں انتہا کو نہ پہنچے گی یعنی تواتر بہت نہ ہوگا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ نبض میں قوت بھی زائد ہو اور حرارت بھی زائد ہو بہت سی۔ پس یہ صورت نبض کو بہت سخت اور بہت عظیم بنا دیگی اور اور جلد چلنے والی نہ ہوگی۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ نبض کی قوت بھی صحیح ہو اور حرارت بھی عود کرے اور یہ صورت نبض کو معتدل کر دیگی بزرگی میں اور دیر دیر چلے گی نہایت تفاوت کے ساتھ خصوصاً جبکہ

البرودة قد قویت کثیرا۔

السوال الرابع فی ان یعلم ان فی النبض طبیعة موسیقاریة۔

الجواب۔ ہذا منقول من الکلیات لابن سینا حیث یقول کما ان صناعة الموسیقی تتم بتالیف النغمة علی نسبة فی الحدة والثقل وبادوار ایقاع مقدار الازمنة التی تتخلل نقراتہا کذلک الحال فی النبض فان نسبة ازمنتہا فی السرعة و التواتر نسبة ایقاعیة ونسبة احوالہا فی القوة والضعف نسبة تالیفیة وکما ان ازمنة الایقاع ومقادیر النغم قد تکون متفقة وغیر متفقة کذلک الاختلاف قد تکون منتظمة وغیر منتظمة وایضًا نسبة احوال النبض فی القوة والضعف والمقدار قد تکون متفقة وقد تکون غیر متفقة۔

السوال الخامس۔ فی کم امر یکون الاعتبارات التی یعتبر بہا تشابہ نبضات او تشابہ اجزاء نبضة او تشابہ جزء واحد من النبضة



برودت بہت ہوگی رفقط

سوال اس امر میں کہ نبض میں طبیعت موسیقاری کیا پائی جاتی ہے۔

جواب یہ جواب شیخ ابن سینا کی کلیات سے نقل کیا گیا ہے شیخ نے اس طرح سے کہا ہے جیساکہ موسیقی کے راگوں کا بنانا آواز کی ترکیب دینے سے پورا ہوا ہے اِس طرح سے کہ مثلاً پہلے کسی آواز کو تیز کیا پھر اُسکو بھاری کیا اور پھر اُس کو ہلکا کیا اور پھر اُن زمانوں کی مقدار کو واقع کیا جس میں وہ تغیر و تبدل آوازوں کا تحلیل ہوگیا یعنی ایکبار آواز نکالی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد بھاری کیا اور پھر اُس بھاری آواز کو اُس کے حال پر چھوڑ دیا اور یہ خیال کیا کہ اتنی دیر میں یہ تینوں کیفیتیں پوری ہوگئیں اور یہ امر اتنے عرصے میں ایک ہیئت مجموعی پر ٹھیرا۔ پس ایسا ہی حال نبض کا ہے اِس واسطے کہ نبض کا جلد چلنا اور پے درپے چلنا گویا ایسا ہے جیسے راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر اُس کو برابر نکالے جانا اور پھر قوت اور ضعف نبض کا۔ یہ گویا مشابہ ترکیب کے ہے جیساکہ راگ میں پہلی آواز نکالی اور پھر آواز کو بھاری کیا اور پھر اُس کو ہلکا کردیا۔ اور جیساکہ راگ میں آوازوں کے نکالنے اور آوازوں کے مقدار کے زمانے کبھی متفق ہوتے ہیں اور کبھی متفق نہیں ہوتے ایسا ہی وہ اختلاف جو پیدا ہوتے ہیں کبھی انتظام سے ہوتے ہیں اور کبھی نہیں۔ پس درصورت انتظام کے تو کوئی اور راگ اور راگنی نکل سکے گی اور اگر غیر منتظم رہا تو وہ کوئی درست راگ نہ ہوگا اور اسی طرح احوال نبض قوت اور ضعف اور مقدار میں کبھی متفق ہوتا ہے اور کبھی غیر متفق

سوال وہ کتنے امر ہیں جن میں کئی نبضوں کا باہم مشابہ ہونا یا ایک ہی نبض کے اجزا کا مشابہ ہونا یا کسی ایک نبض کے جزو احد کا مشابہ ہونا کسی اور نبض سے اعتبار کیا جاتا ہے۔ یعنی یا تو کئی شخصوں کی نبضیں آپس میں ملتی جلتی ہوں یا کسی ایک شخص کے نبض کے اجزا باہم ملتے ہیں یا ایک نبض کا محض ایک جزو اور نبضوں کے ویسے ہی جزو کے موافق ہو۔

الجواب ۔ ہذا منقول من الکلیات لابن سینا فی امور خمسہ فی العظم والصغر والقوۃ والضعف والسرعۃ والبطور والتفاوت والتواتر والصلابۃ واللین۔

السوال السادس ۔ کیف یغیر النوم النبض علی الامتلاء او الخواء وکیف یکون النبض عند الیقظۃ اما طبیعۃ واما السبب من خارج۔

الجواب ۔ ہذا منقول من الکلیات لابن سینا حیث یقول النبض یختلف احکامہ بحسب الوقت من النوم وبحسب حال الہضم فالنبض فی اول النوم صغیر ضعیف لان الحرارۃ الغریزیۃ حرکتہا فی ذلک الوقت الی الانقباض والغور لا الی الانبساط والظہور لانہا فی ذلک الوقت تتوجہ بکلیتہا بتحریک النفس لہا الی الباطن لہضم الغذاء وانضاج الفضول ثم یکون اشد ابطاء وتفاوتا لان الحرارۃ الغریزیۃ وان حدث فیہا تزید بحسب الاحتقان فقد عدمت التزید الذی کان لہا فی حال الیقظۃ بحسب الحرکۃ المسخنۃ فاذا استمری الطعام فی النوم عاد النبض فقوی لتزید القوۃ بالغذاء وانصراف ما کان

جواب شیخ کی کلیات سے منقول ہوا ہے کہ وہ پانچ امر ہیں جن سے چند نبضوں کا باہم مشابہ ہونا یا ایک نبض کے اجزا کا آپس میں مشابہ ہونا یا ایک ہی جزو کا اور نبضوں کے کسی جزو کے مطابق ہونا اعتبار کیا جاتا ہے اول عظم یعنی بزرگی نبض کی ابعاد ثلثہ یعنی طول۔ وعرض۔ وعمق میں اور صغر یعنی چھوٹا ہونا دوسرے قوت یعنی زور آور ہونا اور ضعف یعنی سست ہونا تیسرے سرعت یعنی جلد چلنا اور بطو یعنی دیر چلنا چوتھے تفاوت یعنی حرکات میں فرق ہونا۔ اور تواتر یعنی حرکات کا پے درپے ہونا پانچویں صلابت یعنی سخت ہونا آلہ کا اور لین یعنی نرم ہونا۔

سوال۔ پیٹ بھرے سونا یا خالی پیٹ سونا نبض کو کیونکر بدلتا ہے اور بیداری میں نبض کا کیا حال ہوتا ہے خواہ طبعی ہو خواہ کسی سبب خارجی سے ہو۔

جواب شیخ کی کلیات سے نقل کیا جاتا ہے وہ اِس طرح سے فرماتا ہے کہ نبض کے احکام خواب واستلار کے اوقات کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور جدا جدا کیفیت سے منصف ہوتے ہیں۔ پس نبض ابتدائے خواب میں ضعیف وصغیر پائی جاتی ہے۔ کسواسطے کہ حرارت غریزی اُس وقت اُس کو حرکت دیکر انقباض اور دباؤ کی طرف لاتی ہے اور انبساط وظہور سے اُس کو دباتی ہے پس لامحالہ سست اور چھوٹی نظر آتی ہے اِس لیے کہ وہ اصلی حرارت اُس وقت نفس کی تحریک سے باطن کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور غذا کے پچانے اور فضلوں کے پکانے کا کام لیتی ہے۔ پھر نبض نہایت درجے کی متفاوت اور بطی ہوتی ہے۔ یعنی دیر دیر چلتی ہے اور ایک جزو کی حرکت دوسرے سے نہیں ملتی۔ اِس لیے کہ حرارتِ غریزی اگرچہ گھٹ جانیکے سبب زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر وہ زیادتی معدوم ہوجاتی ہے جو بیداری کیحالت میں حرکت کی گرمی سے ہوتی ہے۔ اسکی ایسی صورت ہے کہ جیسے کسی مکان میں آگ سلگائیں اور پھر اُسی جگہ اُسکو دبائیں اگرچہ اُسکی حرارت اُس جگہ بڑھ جائیگی مگر نہ اُسقدر جو ایندھن کے برابر لگانے سے نظر آئیگی پس جب کھانا ہضم ہوجائیگا تو نبض اپنی قوت پر پھر آئیگی اور غذا کی قوت سے قوت زیادہ پائیگی اور وہ جو غذا کے

گھبراوے

انجذ الى الغور لتدبير الغذاء فيعظم النبض فاذا تمادى النوم عاد النبض ضعيفا

لاختناق الحرارة الغريزية وانضغاط القوة تحت الفضول التى من حقها

ان تستفرغ بانواع الاستفراغ الذى يكون باليقظة التى منها الرياضات و

الاستفراغات فاذا صادف النوم من اول الوقت خلاء فيدوم الصغر و

البطوء والتفاوت فى النبض فاذا استيقظ بطبعه مال النبض الى العظم والسرعة

متدرجًا وان استيقظ بسبب مفاجٍ جعل النبض عظيما سريعا مختلفا

الى الارتعاش ثم يعاود الى الاعتدال سريعًا

السوال السابع - ما سبب النبض المنشارى الجواب ہذا منقول من

الكليات لابن سينا حيث يقول سبب النبض المنشارى اختلاف

المصبوب فى جرم العرق فى عقبه وفجاجته ونضجه واختلاف اجزاء العرق

فى صلابته ولينه وورم فى الاعضاء العصبانية ابن التلميذ يقول على ذلك

السبب فى منشارية النبض لصاحب ذات الجنب ونحوها غير ما ذكره وهو ارتفاع

اجزاء للحاجة وانخفاض اجزاء للالم والانفعال من موجبه ہذا فى الشرايين التى

تلتبس فى نفس الورم ثم يتعدى تلك الحركات المختلفة الى سائر الشرايين لان

فاعل الانبساط والمنفعل بالاذى واحد وهو القوة الحيوانية -

ہضم کی ضرورت سے دبگئی تھی اور آب دبی ہوئی نہ ہوگی تو بڑھ جائیگی۔ پس اگر سونے والے کی نیند دیر تک رہیگی تو نبض پھر سست چلے گی۔ کس واسطے کہ ایک تو حرارت غریزی گھٹی رہے گی دوسرے نبض اُن فضلوں کے نیچے دبی رہیگی جن کا حق یہ ہے کہ بیداری کے سبب سے نکالے جائیں۔ اور ریاضت وغیرہ اُنکے اخراج کے لیے عمل میں آئے۔ اور اگر کوئی خالی پیٹ سووے گا تو نبض چھوٹی اور دیر رَو اور متفاوت رہیگی پھر اگر خود بخود جاگا تو نبض بڑی اور جلد روی کی طرف آہستہ آہستہ بڑھیگی اور اگر ناگاہ جگا دیا جاوے تو نبض بڑی اور جلد رَو اور حرکت میں مختلف اور کانپتی ہوئی ہووے گی پھر جلد اعتدال کیجانب عود کریگی اور قبل از خواب جیسی تھی ویسی ہی ہوجاویگی۔

سُوال۔ کاہے سے نبض منشاری ہوجاتی ہے یعنی آرہ کی طرح کیوں آمد و رفت پاتی ہے۔

جواب شیخ الرئیس کی کلیات سے منقول ہوا ہے کہ اُنھوں نے یوں کہا ہے کہ نبض کے منشاری ہونے کا سبب اختلاف اُس چیز کا ہے کہ جو رگ کے جرم میں آتی ہے۔ اُسکی عفونت یعنی بدبوئی اور کچاپن اور نضج یعنے پک جانے سے نبض منشاری ہوجاتی ہے اور اجزاے نبض میں اختلاف آتا ہے کوئی نرم کوئی سخت ہوجاتا ہے یا ورم عصبانی میں یہ صورت ہوتی ہے یعنی آرہ کی طرح نبض کی حرکت ہوتی ہے اور ابن تلمیذ نبض کے منشاری ہونے میں ذات الجنب کی بیماری میں علاوہ اِس سبب کے کہتا ہے خلاف اُسکے جو شیخ نے کہا ہے وہ یہ ہے کہ نبض کے اجزا کبھی بسبب حاجت ہوا کے بلند ہوجاتے ہیں اور پھر درد کے باعث سے پست نظر آتے ہیں یا دردہی کے سبب سے نبض میں یہ اثر ہوجاتا ہے جو کوئی جز بلند اور کوئی پست ہاتھ میں آتا ہے یہ صورت اُن جہندہ رگوں میں ہوتی ہے جو خاص ورم میں دب جاتی ہیں۔ بعد ازاں یہ مختلف حرکتیں تمام جہندہ رگوں میں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ اِس واسطے کہ انبساط کا فاعل اور ایذا کا منفعل وہ ایک ہی قوت حیوانی ہے جس کے سبب سے جہندہ رگوں کی روانی ہے۔

مائلا

السوال الثامن لم کان نبض اصحاب الاستسقاء المائی مائل الی الصلابۃ الجواب ہذا منقول من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول نبض اصحاب الاستسقاء المائی مائل الی الصلابۃ من قبل انہ یجتمع فیہ رطوبۃ کثیرۃ فیما یحویہ البطن قد ینال العروق الضوارب من تلک الرطوبۃ آفۃ علی طریق المشارکۃ فبسبب تمدد العرق یجعلہ مائلا الی الصلابۃ وبسبب ما ینال القوۃ من الآفۃ والمضرۃ وبسبب برد العرق یصیر النبض اصغر وبمقدار ما یصیر علیہ من الصغر یکون اشد تواترا لاسیما متی کان مع ہذہ العلۃ حمی السوال التاسع ما نبض اصحاب الیرقان من غیر حمی ولم ذلک الجواب ہذا منقول من المقالۃ الثالثۃ عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول نبض اصحاب الیرقان من غیر حمی صغیر صلب شدید التواتر ولیس بضعیف ولا سریع واما لم کان صلبا فہو یقول لان من شان المرۃ الصفراء ان یجفف بمنزلۃ ما یجفف الماء المالح وبہذا السبب یجعل صفاق العرق جف اصلب واما الصغر فلان آلۃ الصلبۃ لا تستطیع ان تنبسط انبساطا تاما وکذلک صار مقدار تواترہ بحسب مقدار زیادتہ فی الصغر ولیس ہو بضعیف لان القوۃ لیست بضعیفۃ ولا سریع لانہ خال من الحمی فمتی کان مع حمی کان النبض سریعا من قبل الحاجۃ السوال العاشر ما ہو النبض الحسن الوزن وما ہو مجانب الوزن

سوال استسقاء مائی کے بیماروں کی نبض کیوں سختی کیطرف مائل ہوتی ہے یعنی کس وجہ سے نبض میں یہ صلابت حاصل ہوتی ہے۔

جواب۔ جالینوس کے نبض کبیر سے یہ جواب منقول ہوا ہے اُس میں جالینوس نے یہ لکھا ہے استسقاء آبی کے بیماروں کی نبض سختی کیطرف مائل ہوجاتی ہے اِس سبب سے کہ بہت سی رطوبت جو پیٹ میں جمع ہوتی ہے وہ جھیندہ رگوں کو مشارکت کے سبب سے آفت پہنچاتی ہے۔ پس اُس کشش کے سبب سے جو رگوں میں آتی ہے نبض بھی کھنچ جاتی ہے اور اُس ضرر سے بھی ہوتی ہے جو نبض کی قوت میں پایا جاتا ہے اور نیز رگوں کی سردی سے بھی نبض چھوٹی ہوتی ہے اور اُس میں تواتر بھی نظر آتا ہے خصوصاً جب اِس مرض کے ہمراہ تپ بھی ہو۔

سوال یرقان کے بیماروں کو جب تپ نہو تو نبض کیسی ہوگی اور کس وجہ سے ویسی ہو جیسی ہوگی۔

جواب جالینوس کے نبض کبیر کے تیرھویں مقالہ سے منقول ہوتا ہے کہ حکیم مذکور نے اِس طرح لکھا ہے کہ یرقان بے تپ والوں کی نبض صغیر اور سخت اور شدید التواتر ہو جاتی ہے اور ضعیف اور سریع نہیں اور ایسی نبض کا ہونا اِس بیماری میں عجیب اور بدیع نہیں اس واسطے کہ خلط صفرا کی شان سے یہ ہے کہ وہ آب شور کیطرح خشک کرتا ہے پس اسی سبب سے نبض کا صفاق یعنی جو ہاتھ کو لگتا ہے خشک اور سخت ہوتا ہے اور نبض کے صغیر ہونے یعنی چھوٹے ہونے کا یہ سبب ہے کہ آلہ خشک اور سخت قدرت کشایش کی نہیں رکھتا اور تواتر کی زیادتی بھی اسی صغر سے پائی جائیگی یعنی جس قدر نبض چھوٹی ہوگی اور حرکت وہاں برابر آئیگی نبض بھی برابر برابر چلتی جائیگی اور ضعیف بدیں جہت نہیں ہوتی کہ نبض کی قوت میں کچھ قلت نہیں ہوتی اور سریع اس سبب سے نہیں کہ وہ تپ کی حرارت سے خالی ہے پس ظاہر ہے کہ سرعت سے خالی ہے اور جب یرقان کے ساتھ میں تپ ہوگی تو نبض بھی سریع بدیں سبب ہوگی **سوال** کونسی نبض اچھے وزن کی ہے اور کونسی وزن سے ہٹی ہے اور کونسی وزن میں مخالف ہو رہی ہے اور کونسی وزن سے

وما ہو مخالف الوزن وما ہو خارج الوزن الجواب ہذا منقول من المقالة الاولی
من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول ان فی کل سن من الاسنان للعرق وزنا ما
طبیعیا فان لزمه الوزن سمی حسن الوزن وان غادره قلیلا وکان تغادر للوزن الطبعی موافقا لوزن یکون فی
سن قریب من سن صاحبه سمی مجانب الوزن وان لم یکن موافقا لسن قریب من سن صاحبه ثم کان موافقا
لوزن یکون فی سن من الاسنان ای سن کان قیل له مخالف الوزن وان لم یوافق
النبض نبض واحد من الاسنان قیل له خارج الوزن السوال الحادی عشر ما تقول
فی النبض الحسن الوزن والسیئ الوزن المستوی والمختلف والمنتظم وغیر المنتظم فی کم جنس من
اجناس النبض یوجد الجواب فی اربعة اجناس ہذا منقول من الملکی فی المقالة السابعة حیث
یقول ان النبض الحسن الوزن والسیئ الوزن والمستوی والمختلف والمنتظم وغیر المنتظم لا یوجد الا فی
اربعة اجناس وہی الجنس الذی من کمیة الانبساط والجنس الذی من کیفیة الحرکة والجنس
الذی من مقدار القوة والجنس الذی من وقت السکون لان الاختلاف لا یعم سوی ہذه
الاربعة الاجناس السوال الثانی عشر ہل بین النبض المستوی والمختلف معتدل مثل العظیم
والصغیر والسریع والبطیئ الجواب لیس بینہما معتدل ہذا منقول من المقالة السابعة من الجزء
العلمی من الملکی حیث یقول النبض المختلف والمستوی لیس بینہما متوسط لان النبض المستوی
ہو الطبعی الصحی والمختلف خارج عن الطبع ولا یکون الا عن مرض والمتوسط بینہما لیس بمستوی

ناقصة

السوال الثالث عشر فی ای الابدان یوجد النبض المعتدل ... الافضلیة ... طبیعیا

باہر نکل گئی ہے **جواب** جالینوس کے نبض کبیر کے پہلے مقالہ سے نقل کیا ہے کتاب مسطور میں حکیم
مشہور نے یوں لکھا ہے کہ انسان کے ہر سن میں نبض کے لیے حرکت طبعی ہے پس کسی سن میں اگر نبض
اُس وزن کی ہے جو اُس سن کو لازم ٹھیری ہے تو وزن میں اچھی ہے اور اگر کچھ اُس وزن لازم سے
گھٹی یا بڑھی ہے مگر کسی ایسے کی نبض سے ملتی ہے جس کا سن صاحب نبض کے سن سے قریب ہے۔
پس وہ نبض وزن سے ہٹی ہوئی ہے۔ اور جو نبض کسی اور قریب سن والے کی نبض سے موافق نہ پائی جائیگی
بلکہ کسی اور سن کی نبض سے مطابق دیکھنے میں آئیگی تو وہ مخالف الوزن کہلائیگی اور اگر کسی نبض سے ملی
نہ ہوگی تو خارج الوزن گنی جائیگی **سوال**[۱۱] کیا کہتے ہو اچھے وزن کی نبض میں اور بُرے وزن کی نبض
میں اور برابر وزن کی نبض میں اور مختلف وزن کی نبض میں اور منتظم نبض میں اور غیر منتظم نبض میں کہ یہ
مخالفت ہر ایک نبض کی کس کس جنس میں پائی جاتی ہے جن کے سبب سے ہر ایک نبض جدا جدا نام
پاتی ہے۔ **جواب** چار جنسوں سے نبض میں یہ فرق آتا ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ سے منقول
کیا جاتا ہے اُس نے کہا ہے کہ نبض اچھے وزن کی اور بُرے وزن کی اور برابر وزن کی اور مختلف وزن
کی اور منتظم اور غیر منتظم چار جنس کے سوا نہیں پائی جاتی۔ اول جنس کشادگی۔ دوسری کیفیت حرکت کی تیسرے
مقدار قوت کی چوتھے وقت سکون کا اس واسطے کہ اختلاف نبضوں کا سوائے اِن چار جنسوں کے
اور کسی طرح نہیں ہوتا **سوال**[۱۲] کیا نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل بھی ہوتی ہے جیسے نبض
عظیم اور صغیر اور سریع و بطی میں **جواب** نبض مستوی و مختلف میں کوئی نبض معتدل نہیں ہوتی
ہے چنانچہ ملکی کے ساتویں مقالہ میں یہ بات لکھی ہے کہ نبض مستوی اور مختلف کے درمیان میں کوئی اور
نبض نہیں ہے اس واسطے کہ نبض مستوی وہ نبض طبعی اور صحیح ہے اور مختلف وہ ہے جو طبعی سے
نکلی ہوئی ہے اور نبض مختلف مرض میں ہوتی ہے اور متوسط اِن دونوں میں کوئی نہیں **سوال**[۱۳]
کس کس بدن میں نبض بہت بڑی ہوتی ہے آیا دُبلے بدنوں میں جو طبعی ہی دُبلے ہوں یا موٹے

فی الابدان العبلة ولم ذلک الجواب ہذا منقول من الملکی حیث یقول
فی الابدان القضیفة یکون النبض اعظم من الابدان العبلة الکثیرة اللحم واقوی
والنبض فی الابدان العبلة اصغر واضعف لان الشریان فی الابدان العبلة یستتر ویثقله کثرة اللحم الا ان
النبض فی الابدان العبلة اشد تواترا وذلک لضعف القوة عن تعظیم الشریان تستعمل التواتر لتقوم لها
مقام العظم السوال الرابع عشر کیف یکون نبض الحامل ولم ذلک الجواب
ہذا منقول من الملکی یکون نبض الحامل عظیما شدید السرعة والتواتر لان الحرارة
فی ابدان الحوامل قویة بسبب ما ینضاف الی مزاجهم من حرارة الجنین لما یتادی
من حرارته الی شرایین المرأة لاتصال شرایین الجنین التی فی المشیمة
بشرایینها الا انها فی الشهر السادس یصیر نبضها ضعیفا بطیا السوال الخامس
عشر ما ہو النبض الخاص بکل واحد من اصناف الاستسقاء الجواب
ہذا منقول من القانون لابن سینا حیث یقول اما الزقی فیکون النبض فیه صغیرا
متواترا مائلا الی الصلابة مع شئی من التمدد بسبب صلابة الحجب وربما مال فی
آخره الی اللین لکثرة الرطوبة واما اللحمی فیکون النبض فیه موجی عریض لین
واما الطبلی فیکون النبض فیه طویلا الیس لضعیف السوال السادس عشر
کیف یکون نبض اصحاب الهتم الجواب ہذا منقول من الملکی

بدنوں میں جو خلقی ہی ایسے ہوں اور کیوں ایسا ہوتا ہے **جواب** ملکی سے نقل ہوتا ہے اس کا مصنف یوں کہتا ہے کہ دُبلے بدنوں کی نبض موٹے اور پُر گوشت بدنوں سے بہت بڑی ہوتی ہے اور نیز بہت قوی ہوتی ہے اور موٹے بدنوں کی نبض ضعیف اور چھوٹی اسواسطے کہ گوشت کی کثرت شریان یعنی جہندہ رگ کو چھپا لیتی ہے اور بھاری بنا دیتی ہے مگر اتنی بات ہے کہ اس نبض میں تواتر سوا ہوتا ہے کس واسطے کہ قوت کا ضعف نبض کو عظیم نہیں کر سکتا پس اس جگہ تواتر کام آتا ہے جو رگ جہندہ کے عظم کے قائم مقام ہو جاتا ہے **سوال**[۱۴] حاملہ عورتوں کی نبض کیسی ہوتی ہے اور کیوں ویسی ہوتی ہے جیسی ہوتی ہے **جواب** ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ حاملہ کی نبض میں عظم شدید اور سرعت اور تواتر پایا جاتا ہے اِس لیے کہ انکے بدن میں حرارت قوی ہے اس سبب سے کہ انکے مزاج میں پیٹ کے بچے کی گرمی ملتی ہے کیونکہ بچے کی گرمی عورت کے شریان میں پہنچتی ہے اِس وجہ سے کہ بچے کی جہندہ رگیں بواسطۂ مشیمہ عورت کی جہندہ رگوں سے متصل ہیں۔ پس دونوں کی رگیں حرارت میں شامل ہیں مگر چھٹے مہینے میں نبض ضعیف اور بطی ہو جاتی ہے یعنی سست اور دیر چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔

سوال[۱۵] استسقا کی ہر قسم کی نبض کیسی ہوتی ہے درست درست بتاؤ جیسی ہوتی ہے **جواب** شیخ الرئیس کے قانون سے یہ جواب لیا ہے شیخ نے یوں لکھا ہے کہ استسقاے زقی میں یعنی اُس استسقا میں کہ جس میں پانی بھر کر پیٹ پھول جاتا ہے اور مشک کی طرح کھل کھل کرتا نظر آتا ہے نبض بیمار کی صغیر یعنے چھوٹی ہوتی ہے اور متواتر چلتی ہے اور مائل بسختی بھی ہوتی ہے مع کسی قدر کھچاؤ کے اِس وجہ سے کہ پیٹ کے حجابوں کے کھنچنے سے نبض بھی کھنچتی ہے اور اکثر مرض کے آخر زمانے میں جب رطوبت کی کثرت ہو جاتی ہے تو نبض بھی نرمی کیطرف آتی ہے اور استسقاے لحمی میں جس میں گوشت بڑھ جاتا ہے نبض موجی ہوتی ہے اور نرم اور چوڑی ہوتی ہے اور استسقاے طبلی میں یعنی جس میں ہوا بھر کر پیٹ بڑا ہو جاتا ہے نبض طویل یعنی لمبی ہوتی ہے اور قوی ہوتی ہے **سوال**[۱۶] رنج اور اندوہ والوں کی نبض کیسی ہوتی ہے بیان کرو جیسی ہوتی ہے **جواب** کتاب ملکی سے منقول ہوتا ہے کہ ایسے

صغیر ضعیف متفاوت فان طال حتی یتحلل القوۃ فان النبض یصیر دودیا ثم یصیر نملیا عند ما تنحل القوۃ وتسقط السوال السابع عشر کیف یکون نبض اصحاب الخناق وما علامات انتقال مادتہ الی ذات الریۃ او الی ناحیۃ القلب من جہۃ النبض الجواب ہذا منقول من القانون لابن سینا اما نبض اصحاب الخناق فی اولہ فمتواتر مختلف ثم یصیر صغیرا متفاوتا فان صار النبض موجیا عظیما وحدث سعال فہو ینتقل الی ذات الریۃ فان ضعف النبض جدا وصغر و تفاوت وحدث خفقان وانحلت الحرارۃ الغریزیۃ وحدث غشی فالمادۃ منصبۃ الی ناحیۃ القلب السوال الثامن عشر اللذۃ کیف تجعل النبض الجواب ہذا منقول من المقالۃ الثانیۃ عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول اللذۃ تجعل النبض عظیما متفاوتا بطیا ❊

السوال التاسع عشر ایما ادل علی الخوف النبض الصلب غایۃ الصلابۃ او اللین غایۃ اللین الجواب کلاہما سواء ہذا منقول من المقالۃ الرابعۃ عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول واما النبض الصلب غایۃ الصلابۃ فانہ مخوف غیر مامون علی مثال اللین غایۃ اللین لان غایۃ الصلابۃ

علامۃ

فقد انتقل

لوگوں کی نبض سست اور چھوٹی ہوتی ہے اور برابر نہیں چلتی۔ پس اگر اندہ وہ دراز ہوجاوے یہاں تک
کہ قوت گھل جائے تو نبض دودی یعنی کرم کی چال کی ہو جائیگی۔ بعد ازاں جس وقت کہ قوت بالکل سقوط پائے گی
تو نبض نملی یعنی چیونٹی کی چال پر آئیگی۔

سوال خناق کے بیماروں کی نبض کا حال کہو اور یہ بتاؤ کہ کیا علامت ہے نبض سے انتقال مادۂ خناق
کی طرف ذات الریہ کے یا طرف دل کے۔

جواب شیخ الرئیس نے قانون میں لکھا ہے کہ خناق والوں کی نبض اول مرض میں مختلف اور متواتر
ہوتی ہے۔ بعد ازاں صغیرہ متفاوت ہو جاتی ہے۔ پس اگر نبض موجی اور بڑی ہو جاوے اور اس کے ساتھ
کھانسی بھی ہو پس جانلو کہ خناق جلد ذات الریہ کی طرف منتقل ہو جاوے گا اور اگر نبض ضعیف ہو اور چھوٹی
اور متفاوت بھی ہو جاوے اور اس کے ساتھ خفقان بھی پیدا ہو اور حرارت غریزی گھلجاوے اور غشی بھی ہونے
لگے پس مادہ دل کی طرف گرنے لگے گا۔

سوال لذت نبض کو کیا کر دیتی ہے۔

جواب جالینوس کے نبض کبیر کے بارھویں مقالہ میں لکھا ہے۔ حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ لذت کسی قسم
کی ہو نبض کو عظیم اور متفاوت اور دیر رفتار بنا دیتی ہے۔

سوال۔ کونسی صورت زیادہ تر خوفناک ہے۔ نبض کا بہت سخت ہونا یا نہایت نرم ہونا۔

جواب دونوں امر برابر ہیں اور ایک دوسرے سے خوفناک تر نہیں چنانچہ جالینوس
کے نبض کبیر کے چودھویں مقالہ میں یوں لکھا ہے۔ حکیم موصوف اِس تفصیل سے بیان کرتا ہے
کہ نبض سخت جو انتہا کی سخت ہو پس وہ ازبس خوفناک ہے۔ مثل نبض نرم کے جو نہایت
نرمی کے ساتھ ہو سزاوار بیم و باک ہے۔ اِس واسطے کہ نہایت سختی نبض کی یا تو کسی سبب
ظاہری سے ہوگی۔

تکون اما بسبب حسا او ورم عظیم فی بعض الاحشاء واما بسبب جمود یحدث عن برد واما بسبب یبس یحدث عن حمی محرقة واما بسبب تشنج قوی شدید واللین غایة اللین یکون بسبب رطوبة مفرطة جدا

السوال العشرون کیف یکون النبض فی الورم اذا استحال الی المدة۔

الجواب ہذا منقول من المقالة الثانیة عشر من النبض الکبیر لجالینوس حیث یقول یکون النبض مختلفا عدیم النظام بما ینال الآلة من الآفة ولسبب ضعف القوة ومقاومة الطبیعة للمرض ومجاہدتہا



یا ورم احشا سے یا سردی سے ٹھٹھر جانے سے یا تپ محرقہ کی خشکی پانے سے یا بسبب تشنج قوی اور سخت کے اور جو نبض نہایت نرم پائی جاتی ہے وہ رطوبت کی زیادتی سے نظر آتی ہے۔ پس رطوبت مفرطہ حرارت غریزی کو دبا دیگی۔ اسی سبب سے نبض لین غایۃ اللین بھی خوفناک ہوگی۔

سوال ۳۲ کیسی ہوتی ہے نبض ورم میں جبکہ ورم پیپ بن جاتا ہے۔

جواب یہ جالینوس کے نبض کبیر کے بارھویں مقالہ سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ نبض ایسی صورت میں مختلف اور بے انتظام ہوگی اس سبب سے کہ آلہ کو آفت پونہچی ہے اور قوت ضعیف ہوگئی ہے اور طبیعت مرض کا مقابلہ کر رہی ہے اور اُس سے لڑ رہی ہے۔



اَلبَابُ الثّانی

فی البول ۔ وہو عشرون مسئلة

السوال الاول ۔ البول الابیض الرقیق ان ظهر فی الیوم الرابع من المرض وتبعه علامات ردیة بماذا تحکمت ۔

الجواب ہذا منقول من الملکی حیث یقول ومتی ظهر ہذا البول مع اعراض ردیة فی النوم فان المریض یموت قبل السابع ۔

السوال الثانی فی البول الاصفر الرقیق علی ماذا یدل ۔

الجواب ہذا منقول من الملکی حیث یقول علی ان الطبیعة لم یمکنہا انضاج المادة جیدًا لضعفها وانها قد اخذت فی انضاجها وابتدات باللون فغیرته الی الصفرة وانه اسهل علیها ثم تاخذ بعد ذلک فی انضاج القوام

السوال الثالث البول الابیض الغلیظ اذا ظهر فی یوم بحران وخاصته فی الرابع علی ماذا یدل الجواب منقول من کتاب البول للاسرائیلی حیث یقول ۔ یدل علی الخلاص من اوجاع المفاصل والاورام العارضة فی اصول الآذان فان کان ظهوره بعد البحران دل علی معاودة من المرض

دوسرا باب

قارورے کے بیان میں اور اُسکی علامت و نشان میں اور اسمیں بھی بیس سوال ہیں

سوال پہلا یہ ہے کہ پیشاب سفید اور پتلا اگر بیماری سے چوتھے دن ظاہر ہو اور اُس کے ہمراہ اور بھی بُری علامتیں ہوں تو یہ صورت کس بات پر دلالت کرتی ہے۔

جواب۔ یہ جواب ملکی کی کتاب سے نقل ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ جب بیمار کو چوتھے دن ایسا پیشاب آوے اور اُس کے ساتھ بُرے اعراض بھی خواب میں پائے جائیں پس بیمار ساتویں دن سے پہلے مرجائے گا۔

سوال ۲ پیشاب زرد اور رقیق کس چیز پر دلالت کرتا ہے۔

جواب۔ یہ بھی ملکی کی کتاب سے لکھا گیا ہے وہ کہتا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ طبیعت کو مادے کا پُورا پُورا پکانا ممکن نہ ہوا بسبب ضعف اپنے کے۔ اُس نے پکانا شروع کیا۔ اور ابتدا رنگ سے کی۔ پس اُس کو زرد کر دیا۔ اس واسطے کہ یہ اُس پر آسان تھا۔ پھر قوام کا پکانا شروع کیا۔

سوال ۳۔ سفید اور غلیظ پیشاب جب بحران کے کسی دن خصوصاً چوتھے دن آئے تو کس چیز کیطرف راہ دکھائے۔

جواب۔ اسرائیلی کی کتاب بول میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب اس امر کے اُوپر دلالت کرتا ہے کہ بیمار اوجاع مفاصل سے اور اُن اورام سے جو کانوں کی جڑوں میں ہوں خلاصی پائے۔ اور اگر بعد بحران کے ایسا پیشاب دیکھا جاوے تو مرض دوبارہ عود کر آئے

السوال الرابع۔ البول الغلیظ اذا دام علی حالہ ولم یتغیر زمانا علی ما ذا یدل۔
الجواب منقول من کتاب البول للاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی ورم یحدث فیما دون الشراسیف فان تبعہ دلائل محمودۃ دل علی سلامۃ والا دل علی خوف۔
السوال الخامس البول الاحمر اللطیف اذا کان لہ رائحۃ حریفۃ وثفل اسود کدر فیہ شبیہ بالشعر ما دلالتہ الجواب منقول من کتاب الاسرائیلی فی البول حیث یقول ہذا ردی وہو دال علی خوف۔
السوال السادس البول الغلیظ الذی لا یصفو اذا کان بصاحبہ صمم ووجع فی الراس وامتداد فی الشراسیف ما دلالتہ الجواب منقول من کتاب الاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی برقان روی یحدث قبل السابع فان صار لطیفا فیہ تعلیق کمد اللون وسائر العلامات تتشابہتہ دل علی نکسۃ وفساد ذہن لا سیما لمن یکثر من الطعام ٭ السوال السابع البول الاحمر الصرف اذا کان قلیلا وبصاحبہ استفراغ ما دلالتہ الجواب منقول من کتاب الاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی موت قریب واللہ اعلم واحکم ٭ السوال الثامن البول اذا کان علی لون الدم وکان صاحبہ یتقیأ شبیہا بالزنجار مع خشونۃ اللسان ما دلالتہ۔

سوال غلیظ پیشاب اگر ہمیشہ ایک ہی حال پر رہتا ہے اور کسی وقت اپنی کیفیت نہیں بدلتا تو کس بات پر دلالت کرتا ہے؟

جواب اسرائیلی کی کتاب البول میں لکھا ہے حکیم مذکور یوں کہتا ہے کہ غلیظ پیشاب کا ایک ہی حال پر رہنا دلالت کرتا ہے کہ سوائے شراسیف کے کہیں ورم پیدا ہوا ہے پس اگر اس کے ہمراہ اور دلائل اچھے پائے جائیں گے تو سلامتی پر دلالت کرے گا اور اگر نہ پائے جائیں گے تو ڈراوے گا۔

سوال سرخ رنگ کا ہلکا پیشاب جب آئے اور اس میں تیز بو اور ثفل کدر کہ اس میں بال کی صورت کی صورت کی کچھ چیز ہو پایا جاوے تو وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے اور انجام اس مریض کا کیا ہوتا ہے

جواب اسرائیلی کی کتاب بول میں یوں لکھا ہے کہ یہ پیشاب برا ہے اور جب یہ آتا ہے تو مریض کی ہلاکت کا خوف دلاتا ہے

سوال غلیظ بول جو صاف نہوا اور صاحب بول تپہرا بھی ہوا اور سر میں درد بھی ہوا اور شراسیف میں کھچاؤ بھی پایا جاوے تو ایسا پیشاب کس مرض کی آمد بتاتا ہے۔

جواب اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب بری قسم کے یرقان پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ساتویں دن سے پہلے پیدا ہوگا اور اگر وہ پیشاب ہلکا ہو جاوے اور اس کے وسط میں سیاہ رنگ پایا جاوے اور تمام علامات متشابہ پائی جائیں تو ایسا پیشاب یرقان کے پھر آنے پر اور ذہن کے فاسد ہو جانے پر دلالت کرے گا۔ خاصکر اس شخص کے لیے جو کھانا بہت کھاتا ہو ایسی خبر دیگا۔

سوال سرخ پیشاب جس وقت کہ تھوڑا ہوا ور صاحب بول کو استسقا ہو تو کس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کیا ہو۔ **جواب** اسرائیلی کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایسا پیشاب قرب موت پر دلالت کرتا ہے

سوال پیشاب جب خون کے رنگ کا ہو اور صاحب بول زنگاری رنگ کی قے بھی کرتا ہو اور زبان میں بھی خشونت پائی جائے تو یہ رنگ کیا صورت دکھلائے۔

الجواب منقول من کتاب الاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی شر وموت وحی
السوال التاسع ۔ البول الاشقر اذا کان لہ زبد کزبد الشراب ما دلالتہ
الجواب ۔ یدل علی اختلاط عقل ۔
السوال العاشر ۔ البول الاسود متی کان رقیقا من اول المرض علی ماذا یدل
الجواب منقول من الملکی حیث یقول یدل علی الہلاک لا محالۃ
السوال الحادی عشر ۔ کم ہی اصناف الثفل الراسب
الجواب منقول من الملکی حیث یقول انہا ثلثۃ احدہا الغمامۃ وہی ما تمیز
فی اعلی القارورۃ الثانی التعلیق وہو ما تمیز فی وسطہا الثالث الرسوب
وہو ما یتمیز فی اسفلہا ۔
السوال الثانی عشر البول الاخضر الدائم الخضرۃ اذا کان مع حمی لہبۃ او لینۃ
ما دلالتہ الجواب منقول عن الاسرائیلی ان کان مع حمی لہبۃ دل علی اختلاط
وان کان مع حمی لینۃ وکان اکثر من مقدار ما یشرب من الماء دل علی ذوبان البدن
السوال الثالث عشر البول الاسود اللطیف مع الحمی اللہبۃ اذا کان لہ
ثفل اسود دوام لا یستقر وبصاحبہ سہر وصمم ما دلالتہ الجواب منقول عن
الاسرائیلی یدل علی طول المرض وان انحلالہ یکون بانبعاث الدم

جواب کتاب اسرائیلی سے یہ بیان ہوتا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے اوپر بُرائی کے اموت ناگہانی کے۔

سوال۹ ۔ بھورے رنگ کا پیشاب ہو اور اُس پر کف مثل کفِ شراب کے ہوں تو ایسا پیشاب کیا بتاتا ہے اور کیا مرض پیش آتا ہے۔

جواب ایسے پیشاب سے عقل کا اختلاط پایا جاتا ہے۔ یعنی دانائی میں فتور آتا ہے۔

سوال۱۰ سیاہ پیشاب جبکہ اول مرض ہی میں مبتلا ہو تو مریض کا کیا حال ہو۔

جواب ملکی میں یوں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب ضرور موت پر دلالت کرتا ہے۔

سوال۱۱ وہ پھوک جو پیشاب کی تہ میں بیٹھا ہوتا ہے کس طرح کا ہوا کرتا ہے۔

جواب ملکی سے نقل کیا جاتا ہے کہ پیشاب کا پھوک تین طرح کا پایا جاتا ہے ایک تو وہ ہے جو بادل کی طرح شیشے کے اوپر آجاتا ہے دوسرا وہ پھوک ہے جو پیشاب کے درمیان میں معلق پایا جاتا ہے تیسرا وہ تلچھٹ ہے جو شیشی کی تہ میں ہوتا ہے۔

سوال۱۲ ۔ سبز رنگ کا پیشاب جو برابر سبز ہی رہے اور اُس کے ہمراہ تپ سوزندہ یا نرم ہو تو ایسا پیشاب کیا پیش لاتا ہے اور کیا بات بتاتا ہے۔

جواب اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے کہ اگر یہ پیشاب تپِ سوزندہ کے ہمراہ ہو تو اختلاطِ عقل لاتا ہے اور اگر تپِ نرم کے ساتھ ہو اور یہ پیشاب زیادہ مقدار میں اُس پانی سے جو پیا تھا ہووے تو بدن کا گھلنا پایا جاتا ہے

سوال۱۳ ہلکا سیاہ پیشاب تپِ سوزندہ کے ہمراہ جب کہ اُسکے اوپر پھوک سیاہ رنگ کا تیرتا ہو کہ کبھی ٹھہرتا ہو اور مریض کو جاگنا اور کانوں کا گنگ رہنا بھی ہوتا ہو تو اس سے کیا بات پائی جاتی ہے اور کیا صورت پیش آتی ہے

جواب ۔ اسرائیلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسا پیشاب مرض کا طول بتاتا ہے۔ اور لہو کی شورش سے اس رنگ کا پیشاب آتا ہے۔

السوال الرابع عشر۔ البول الاسود اذا کان له ثفل محبب متبثر شبیه بالنقط مع نفخة فی الشراسیف و وجهها ما دلالته الجواب منقول عن الاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی موت

السوال الخامس عشر۔ البول الرقیق الاسود اذا استحال الی الشقرة و الغلظ ولم یصحب ذلک راحة علی ما ذا یدل۔ الجواب منقول من الجزئیات لابن سینا حیث یقول ہذا یدل علی آفة فی الکبد خصوصًا علی یرقان لان ہذہ الاستحالة التی الی الغلظ عن الرقة والتی الی الشقرة عن السواد یدل اما علی نقصان حرارة او وقوع ہضم وذلک مما یصحبه ویعقبه الخف فان لم یکن کذلک دل علی مادة قد لجت فی الکبد لیست تستنقی وقد احدثت سوادا فان کانت حارة فکانک بہا وقد احدثت ورما۔

علة

السوال السادس عشر۔ البول الغلیظ الذی لا یصفو ما دلالته۔ الجواب منقول عن الاسرائیلی حیث یقول ہذا یدل علی ریح نافخة غلیظة قد خالطت الثفل واثارته فلذلک یدل علی الصداع الحاضر او سیحدث۔

السوال السابع عشر۔ البول الاحمر جدا اذا استحال فی الحمیات الاعیائیة الی الغلظ ثم ظهر ثفل کثیر لا یرسب و کان بصاحبه صداع علی ما ذا یدل۔

سوال ۱۴ سیاہ رنگ کا پیشاب جبکہ اُس کا پھوک دانہ دار ہوا و بُلبلوں سے مشابہت رکھتا ہو اور اُسکے ساتھ شراسیف میں نفخ اور درد بھی پایا جاتا ہو تو ایسا پیشاب کیسا ہے اور اُس کا انجام کیا ہے۔

جواب صاحب اسرائیلی کہتا ہے کہ ایسا پیشاب جس کو آتا ہے اُسکی موت بتاتا ہے۔

سوال ۱۵۔ رقیق پیشاب سیاہ رنگ کا جب بھورے رنگ کا اور گاڑھا ہوجائے اور اُس کے ساتھ آرام نہ پائے تو بتاؤ کہ کیا پیش آئے۔

جواب۔ جزئیات میں شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ یہ پیشاب جگر کی بیماری پر دلالت کرتا ہے خصوصًا یرقان کا گمان ہوتا ہے اِس واسطے کہ رقیق پیشاب کا غلیظ ہوجانا اور سیاہ کا بھورا رنگ پانا یا تو حرارت کی کمی پر دلالت کرتا ہے یا مادے کے ہضم ہوجانے پر ہدایت کرتا ہے۔ اور یہ امر اُس وقت ہوتا ہے جب کہ اُس کے ساتھ یا اُس کے بعد مرض میں خفت پائی جائے اور اگر پیشاب کی وہی کیفیت ہو اور مرض میں خفت نظر نہ آئے تو معلوم ہوتا ہے کہ تحقیق کوئی مادہ جگر میں ایسا چمٹ گیا ہے کہ جس کا تنقیہ نہیں ہوسکتا۔ اور اسی مادے نے پیشاب کو سیاہ کردیا ہے پس اگر وہ مادہ گرم ہو تو یہی خیال کرو کہ اُس نے ورم بھی پیدا کیا ہے۔

سوال ۱۶ جو غلیظ پیشاب کہ صاف نہیں ہوتا وہ کیا دلالت کرتا ہے۔

جواب اسرائیلی سے منقول ہوا ہے وہ کہتا ہے یہ غلیظ ہونا پیشاب کا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پھلانے والی گاڑھی ہوا ثفل سے مل گئی ہے اور اُس کو اُٹھا رہی ہے پس اسی وجہ سے وہ پیشاب یہ بتاتا ہے کہ مریض کو یا تو دردسر بالفعل ہوتا ہو یا جلد تر پیدا ہو۔

سوال ۱۷۔ بہت سرخ پیشاب جبکہ تمہارے تغبیہ میں غلیظ ہوجائے پھر اُس میں ایسا ثفل بہت پیدا ہو جو بیٹھنے نہ پائے اور مریض کو دردسر بھی ہوتا ہو تو بتاؤ کہ انجام اُس کا کیا ہو

الجواب منقول من جزئیات القانون لابن سینا حیث یقول ہذا یدل علی طول من المرض لان المادة عاصیة ولذلک لم تغلظ اولاً فلما غلظت لم یرسب لسرعة لکن بحرانه یکون بعرق لان المادة مائلة الی العروق ومثل ہذا البول یشبه الیرقان ویفارقه بانه لا یصبغ الثوب۔

السوال الثامن عشر۔ البول الاحمر القانی اذا کان مع قرع حسن ما دلالته الجواب منقول عن الاسرائیلی حیث یقول یدل علی زوال الحمی بعد السابع

السوال التاسع عشر۔ اذا کان البول له رائحة حامضة وکانت العلة حارة علی ما ذا یدل الجواب منقول من الکلیات حیث یقول ہذا یدل علی الموت لانه یدل علی موت الحرارة الغریزیة واستیلاء برد فی الکبد مع حر غریب

السوال العشرون۔ کم ہی انواع الرسوب الغیر الطبعی۔ الجواب منقول من الکلیات وہی ثلاثة عشر خراطی[1] نخالی[2] وکرسنی[3] ودشیشی[4] وشبیه[5] بالزرنیخ الاحمر والمشبع الصفرة ولحمی[6] ومخاطی[7] ودسمی[8] ومدی[9] وشبیه[10] بقطع الخمیر ودموی[11] علقی وشعری[12] ورملی[13] حصوی ورمادی۔

جواب شیخ الرئیس نے قانون کی جزئیات میں لکھا ہے۔ شیخ نے اِس طرح سے کہا ہے کہ پیشاب بہت سرخ مرض کے طول پر دلالت کرتا ہے۔ اس وجہ سے کہ مادہ عاصی ہوگیا ہے اور اسی وجہ سے اول میں گاڑھا نہیں ہوا ہے۔ پس جب غلیظ ہوا تو جلد تہ پر نہ بیٹھے گا۔ لیکن بحران اُس کا عرق کے ساتھ ہوگا۔ اس واسطے کہ مادہ رگوں کی طرف مائل ہو رہا ہے اور ایسا پیشاب یرقان سے ملتا بھی ہوتا ہے اور اُس سے جدا بھی ہوتا ہے۔ اِس سبب سے کہ کپڑے کو نہیں رنگتا۔

سوال ۱۸ - خالص سرخ پیشاب جب اچھی نبض کے ساتھ آئے تو کیا بتائے

جواب اسرائیلی سے لکھا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ رنگت پیشاب کی اس بات پر دلالت کریگی کہ تپ ساتویں دن مفارقت کریگی۔

سوال ۱۹ جب پیشاب میں سے کھٹی بو آئے اور بیماری بھی گرم پائی جائے تو بتاؤ کہ یہ کیا رنگ دکھائے۔

جواب شیخ کی کلیات سے منقول ہوتا ہے انھوں نے کہا ہے کہ ایسا پیشاب دلالت کرتا ہے کہ یہ بیمار اب مرتا ہے اِس واسطے کہ اِس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حرارت غریزی فنا ہوئی اور جگر میں سردی ایک بیگانی گرمی کے ساتھ پیدا ہوئی۔

سوال ۲۰ - غیر طبعی رسوب پیشاب میں کتنی قسم کا ہوتا ہے اور کس کس اسم کا ہوتا ہے۔

جواب کلیات میں لکھا ہے کہ غیر طبعی تلچھٹ پیشاب کا تیرہ قسم کا ہے اور ہر ہر واحد اس اسم کا ہے۔ (۱) اول خراطی نخالی یعنی ایسا ہو جیسے خرادی لکڑی کا پوست آتارتا ہے اور بھوسی جیسا بھی ہوتا ہے (۲) کرسنی یعنی مٹر کے دانے جیسا ہوتا ہے (۳) کشیشی وہ ایسا ہوتا ہے جیسے گیہوں کا دلیا ہوتا ہے (۴) سرخ ہڑتال سے ملتا ہوا اور خوب زردی لیا ہوا (۵) گوشت کے رنگ کا (۶) ناک کے رینٹ جیسا (۷) چربی جیسا (۸) پیپ کی صورت کا (۹) خمیر کے ٹکڑوں سے ملتا جلتا (۱۰) خون کے لوتھڑے کے رنگ سے ملتا ہوا (۱۱) بال کی صورت کا (۱۲) ریت جیسا (۱۳) راکھ کی رنگت کا۔

الباب الثالث

فی الحمیات والبحارین وہو عشرون مسئلة

السوال الاول کم ہی اصناف حمی یوم التی قسمہا ابن سینا۔ الجواب ثلثة وعشرون ہذا منقول من الکتاب الرابع من القانون۔ حمی غمیة[1] وہمیة[2] وفکریة[3] وغضبیة[4] وشہریة[5] ونومیة[6] راحیة[7] وفرحیة[8] وفزعیة[9] وتعبیة[10]۔ و استفراغیة[11] ووجعیة[12] وغشیة[13] وجوعیة[14] وعطشیة[15] وسددیة[16] وتخمیة[17] وورمیة[18] وقشفیة[19] وحریة[20] واستحصافیة من البرد واستحصافیة[21] من ماء الشب وشربتیة[22] وغذائیة[23]۔

السوال الثانی کم ہی علامات حمی الغب الجواب عددہا تسعة عشر منقول من المقالة الثانیة من کتاب البحران لجالینوس حیث یقول و احدہا[1] ان یکون معہا نافض قوی الثانی[2] ان یحس کان لحمہ لیغرز بالابر الثالث[3] ان یکون النبض فی اوائل نوائبہا صغیر البطیا متفاوتا الا ان البطارہ وتفاوتہ ناقص عن الابطار والتفاوت الذین یکونان فی حمی الربع نقصانا کثیرا ووقت تزیدہا یکون السرعة مستویة الرابع[4]

تیسرا باب

تپوں و بحران کے بیان میں اور ہر ایک کی علامت و نشان میں اور اسمیں تئیس مسئلے ہیں

سوال[۱] تپ یومی کے قسم کی ہے جو شیخ ابن سینا نے لکھی ہیں۔
جواب شیخ الرئیس نے تیئیس[۲۳] قسم کی لکھی ہیں چنانچہ قانون کی چوتھی کتاب میں یوں کہتے ہیں **ایک** تپ
غمی جو غم سے پیدا ہوتی ہے **دوسری** تپ اندوہی جو اندوہ و رنج سے ہویدا ہوتی ہے **تیسری** بخاری جو سیخ کے سبب سے
آجاتی ہے **چوتھی** غضبی جو غصہ کھانے سے آتی ہو **پانچویں** سہری جو بہت جاگنے سے چڑھتی ہے **چھٹی** نومی جو بہت سونے
سے ہوتی ہے **ساتویں فرحی** جس کا سبب خوشی ہو **آٹھویں** فزعی جو ڈر جانے سے چڑھی ہو **نویں**
تعبی جو کسی مشقت سے ہوتی ہے **دسویں** استفراغی جو مسہل یا قے یا فصد وغیرہ کی جہت سے ہو جاوے
گیارھویں وجعی جو کسی درد کی تکلیف سے آئے **بارھویں** وہ ہے جو غش کی جہت سے ہو **تیرھویں**
وہ ہے جو بھوک کی شدت سے ہو **چودھویں** وہ ہے جو پیاس کے باعث سے ہو جاتی ہے **پندرھویں**
وہ ہے جو سدے کے سبب سے چڑھ آتی ہے **سولھویں** وہ ہے جو بدہضمی سے ہو **سترھویں** وہ ہے
جو ورم کے لاحق ہو جانے سے ہو **اٹھارھویں** وہ ہے جو خشکی و لاغری سے ہو **انیسویں** وہ ہے جو
گرمی سے ہو **بیسویں** وہ استحصافیہ ہے جو سردی کھانے سے ہوتی ہے **اکیسویں** وہ استحصافیہ ہے
جو پھٹکری کے پانی سے نہانے سے ہوتی ہے **بائیسویں** وہ ہے جو کسی چیز کے پی جانے سے ہوتی ہے **تیئیسویں**
وہ جو کسی چیز کے کھانے سے ہوتی ہے **سوال**[۲] تپ نوبت کی کیا کیا علامتیں ہیں جو اس تپ کے آنے پر دلالتیں کرتی ہیں **جواب**
انیس[۱۹] علامتیں ہیں جو جالینوس کی کتاب بحران کے دوسرے مقالہ میں لکھی ہیں حکیم مذکور نے اسطرح سے گنی ہیں (۱) علامت یہ ہے کہ
اس تپ کے ساتھ بہت لرزہ ہو (۲) یہ ہے کہ جسم میں ہر جگہ سوئی کی طرح سے کچھ چبھتا ہو (۳) یہ کہ نبض اول نوبت میں صغیر اور متفاوت اور
بطی ہووے مگر یہ کہ اسکے تفاوت اور دیر میں چوتھیا تپ کے تفاوت اور دیر کی نسبت بہت کمی ہو اور جب اس تپ کی زیادتی اور

ان العطش والالتہاب لایلبث حتی ینتہی منتہاہا الخامس ان یکون الحرارۃ منتشرۃ فی البدن کلہ بالسواء السادس انہ اذا وضعت یدک علی البدن نفیک حرارۃ کثیرۃ کانہا ترتفع مع بخار ثم انہا لایلبث ان تجوز ویقہر یدک السابع ان یکون عند شرب الماء البارد یرتفع من بدنہ بخار حار تیقدم الجلد بندر بعرق الثامن تیقیأ مرارا اصفر التاسع ربما اختلف مرار او بال بولا یغلب فیہ المرار العاشر ان یبتدی فیہ عرق بخاری حاو کالعرق الذی یعرقہ الانسان فی الحمام الحادی عشر ان یکون النبض کنبض الصحیح فی حال الریاضۃ سریعا عظیما قویا متواترا۔ الثانی عشر انہ لیس تیجاوز نوبۃ الحمی اثنی عشر ساعۃ وہی اطول مایکون الثالث عشر ان البول یصیر الی الصفرۃ المشبعۃ والحمرۃ الناصعۃ معتدل الثخن وقد تحدث فیہ غمامۃ بیضاء طافیۃ فی اعلاہ او متعلقۃ بوسطہ الرابع عشر انہا لایتجاوز الدور السابع الخامس عشر ان یکون الزمان حارا یابسا السادس عشر ان یکون شابا السابع عشر ان یکون الغالب علی الطبع المرار الثامن عشر ان یکون صاحبہ لیستعمل السہر والہم والتعب والاقلال من الطعام التاسع عشر ان یکون وقت الحاضر قد غلب علی الناس فیہ حمی غب۔

نفیک

شدت ہو تو غشی سا ہو یہ بعض کی زبان کی مرتعش ہو (۴) یہ کہ پیاس اور بھڑک نہ تھمے جب تک کہ تپ انتہا کو نہ پونہچے۔

(۵) پانچویں یہ کہ حرارت اِس تپ کی تمام بدن میں برابر ایسی پھیلی ہو کہ سب جگہ ایک سی ہو

(۶) یہ کہ جب طبیب مریض کے بدن پر ہاتھ رکھے تو اس شدت سے گرمی دیگی کہ گویا بھاپ سی نکلتی ہے

اور ہاتھ سے دب نہیں سکتی (۷) یہ کہ ٹھنڈا پانی پیتے وقت مریض کے بدن سے گرم بھاپ اُٹھے کہ جلد نکل

آئے اور پسینا لائے (۸) یہ ہے کہ مریض بار بار زرد قے کرے (۹) نویں یہ ہے کہ اکثر اسہال صفراوی

آویں یا پیشاب کرے کہ اُس میں خالص صفرا غالب رہے (۱۰) یہ ہے کہ مریض کو ایسا تیز اور بھاپ کا

پسینا آنا شروع ہوتا ہے جیسا کہ آدمی کو حمام میں آجاتا ہے (۱۱) یہ ہے کہ نبض مریض کی ایسی ہو جیسی

کسی تندرست کی نبض ریاضت کرتے وقت جلد رفتار اور بڑی اور زور دار اور پے درپے ہاتھ کو لگتی ہو۔ (۱۲)

یہ ہے کہ تپ کی نوبت بارہ گھنٹے سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور یہ مدت اُس کی بہت لمبی ہے۔

(۱۳) یہ ہے کہ پیشاب مریض کا یا تو گہرا زرد ہوتا ہے یا خالص سرخ معتدل قوام ہوجاتا ہے اور اُوپر

اُس کے ایک بادل سفید سا ہوتا ہے یا درمیان اُس کے ایسا ہوتا ہے۔

(۱۴) یہ علامت ہے کہ باریاں اُس کی سات سے زیادہ نہیں آتی ہیں۔ بعد ازاں بحکم حضرت باری

دفع ہو جاتی ہیں۔

(۱۵) یہ ہے کہ یہ تپ گرم وخشک زمانے میں ہوا کرتی ہے۔

(۱۶) یہ ہے کہ اکثر جوان کو آیا کرتی ہے۔

(۱۷) یہ ہے کہ مریض کی طبیعت میں اکثر غلبہ صفرا کا ہوتا ہے تب وہ اِس تپ میں مبتلا ہوتا ہے

(۱۸) یہ ہے کہ اس کے مریض کو بیداری اور رنج اور تعب اور قلت غذا ہوتی ہے۔

(۱۹) یہ ہے کہ جس وقت یہ تپ ہو اُس وقت اکثر لوگوں کو یہ تپ آتی ہو یعنے اُس زمانے میں

بہت پائی جاتی ہو۔

السوال الثالث - کم ہی علامات حمی الربع الجواب لتسع ہذا منقول من المقالۃ الثانیۃ من کتاب البحران لجالینوس حیث یقول ۱ احدہا انہا لیس تبتدی فی اول الامر بنافض قوی بل بحس بالبرد اکثر وہو اشبہ شئ بالبرد الذی یعرض للانسان شیئا فی الشتاء عند شدۃ برد الہواء وکان یبردہ ویرضہ حتی یصل الی العظام - ۲ الثانی ان یکون النبض

المعتاد

فی اوائل نوائبہا صغیرا ضعیفا بطیا متفاوتا وتخیل الیک فی نوائب الربع ان العرق موثوق مسدود وکانہ یجذب الی داخل ویمنع من ان یرتفع ۳ الثالث ویکون یکثر فی الخریف فان کان الخریف مختلف المزاج قوی ظنک بان الحمی ربعا - ۴ الرابع ان ینظر فی البلد ہل ہو معین فی تولیدہا ۵ الخامس ان ینظر فی طبیعۃ المریض ہل ہی مائلۃ الی السوداء ۶ السادس ان ینظر ما تقدم من تدبیرہ ہل ہو مولد للسوداء ۷ السابع ان ینظر ان کان عرضت لکثیر من الناس ۸ الثامن ان ینظر فی البول فانہ یکون ابیض رقیق مائی ۹ التاسع ان ینظر ہل بالمریض طحال غلیظا وہل کانت عرضت لہ حمی مختلطۃ وقال جالینوس فی المکان بعینہ ومن لم یقدر علی الفرق بین حمی الربع وبین الغب منذ اول یوم فلیس من الطب فی شئ

سوال۔ چوتھیا تپ کی علامتیں کتنی ہیں درست بتاؤ جتنی ہیں۔

جواب۔ جالینوس کی کتاب بحران کے دوسرے مقالے میں نو علامتیں لکھی ہیں۔ حکیم مذکور نے اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

(۱) کہ اس تپ کے شروع میں قوی لرزہ نہیں آتا ہے بلکہ اس کا بیمار ایسی سردی اپنے میں پاتا ہے جیسا کہ سخت جاڑے کے موسم میں ہوا کی سردی سے انسان کو سردی لگا کرتی ہے اور گویا کہ ٹھٹھراتی ہے اور کچلتی ہے یہاں تک کہ پہنچتی ہے سردی معتاد پر۔

(۲) یہ ہے کہ نبض اس تپ کے مریض کی اول نوبتوں میں چھوٹی اور ضعیف اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور اس چوتھیا تپ کی نبض ایسی محسوس ہوگی کہ گویا رگ جکڑی اور بندھی اور اندر سے کھنچتی ہے اور اٹھ نہیں سکتی (۳) علامت یہ ہے کہ اکثر یہ تپ خریف کی فصل میں ہوتی ہے پس اگر اس فصل کا مزاج مختلف ہو رہا ہے تو گمان قوی کر کہ یہ تپ وہی چوتھیا ہے۔

(۴) یہ ہے کہ شہر کی حالت کو نظر کرے کہ آیا وہ حالت سودا کے پیدا کرنے کی معین ہے

(۵) یہ ہے کہ مریض کی طبیعت کو دیکھیں کہ وہ مائل طرف سودا کے ہے

(۶) یہ ہے کہ پہلے اس سے کیسا علاج ہوا ہے آیا وہ علاج پیدا کرنے والا خلط سودا کا ہے۔

(۷) یہ ہے کہ آیا یہ تپ بہت لوگوں میں پھیلی ہے۔

(۸) یہ ہے کہ مریض کے پیشاب کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے کس واسطے کہ اس تپ والے کا پیشاب سفید اور پتلا پانی جیسا ہوتا ہے۔

(۹) یہ دیکھے کہ مریض کی تلی بھی موٹی ہے یا اس کو تپ مختلط لگی ہے۔ جالینوس نے اسی جگہ کہا ہے کہ جو شخص تپ کی ابتدا سے اس امر میں فرق نہیں کر سکتا ہے کہ یہ تپ بلغمی ہے یا چوتھیا ہے اس کو طب سے کچھ بہرہ نہیں ملا ہے۔

السوال الرابع کم ہی علامات الحمی النائبة فی کل یوم الجواب اثنا عشر وہو منقول من المقالة الثانیة من کتاب البحران حیث یقول الاول[1] انہا تبتدی بنافض من اول یوم الثانی[2] انہا اذا تمادت بہا الایام یعرض فیہا فی اول النوائب برد ظاہر الثالث[3] ویوجد فی النبض اختلاف ویفسد نظامہ فی اول النوائب ولیس یوجد فیہ مما یوجد فی الغب من السرعة والعظم والقوة الرابع[4] ولیس یحس فیہا بتلہب شدید ولا تتنفس تنفسا عظیما الخامس[5] ویکون العطش اقل منہ فی سائر الحمیات السادس[6] ویکون البول فی اول یوم منہا علی مثال ما یکون فی اول الربع ولا یکاد المریض یعرق فیہا فی الایام الاول السابع[7] وان تکون طبیعة البدن رطبة و لذلک اکثر ما یعرض للصبیان الثامن[8] وان لم تالم المعدة والکبد التاسع[9] وان یتقدمہا تخم العاشر[10] وان ینتفخ ما دون الشراسیف الحادی عشر[11] وان یکون لون المریض بین الصفرة والبیاض الثانی عشر[12] وتمایعین علی حدوثہا الشتاء والبلد۔

السوال الخامس کم ہی العلامات الخاصة بحمی یوم الجواب ثمانیة منقول من کتاب الحمیات لجالینوس الاول[1] ظہور النضج فی البول

سوال۔ جو تپ کہ روز آتی ہے اُسکی علامت کیا کیا پائی جاتی ہے

جواب۔ وہ بارہ علامتیں ہیں جو جالینوس نے دوسرے مقالہ میں کتاب بحران کے لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے کہی ہیں۔

پہلی علامت یہ ہے کہ اول ہی روز سے لرزے سے آتی ہے۔

دوسری یہ ہے کہ جب دن بہت گزر جائیں تو اول اول نوبتوں میں پہلے سردی پائی جاتی ہے۔

تیسری یہ ہے کہ نبض میں اختلاف پڑتا ہے اور اول نوبتوں میں اُس کا انتظام بگڑ جاتا ہے اور جو قوت اور سرعت اور بزرگی نبض کی تپ غبی میں دیکھی جاتی ہے وہ اس ہر روزہ کی تپ میں نہیں پائی جاتی۔

چوتھی یہ ہے کہ اس تپ میں بہت بھڑک نہیں ہوتی اور نہ سانس کی دھونکنی لگتی ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ اور تپوں کی نسبت اس تپ میں پیاس کی قلت ہوتی ہے جیسے اور تپوں میں شدت ہوتی ہے۔

چھٹی یہ ہے کہ اس تپ میں پہلے دن پیشاب کی بھی وہی کیفیت ہوتی ہے جو پہلے چوتھیا تپ میں صورت ہوتی ہے اور مریض کو اس تپ کے اوائل میں پسینا نہیں آتا بدون پسینے کے ہی بخار اُتر جاتا ہے **ساتویں** یہ کہ مریض کی طبیعت میں اصل ہی سے رطوبت پائی جاتی ہے چنانچہ بچوں کو اکثر ایسی ہی تپ آتی ہے۔

آٹھویں یہ ہے کہ معدے اور جگر کو اس تپ سے الم نہیں پہنچتا ہے۔

نویں یہ ہے کہ اس تپ سے پہلے تخمہ ہوتا ہے۔

دسویں یہ ہے کہ سوائے سراشیف کے نفخ ہو جاتا ہے۔

گیارھویں یہ ہے کہ مریض کی رنگت میں زردی مائل بسفیدی ہوتی ہے۔

بارھویں وہ امر جو اس تپ کے حدوث میں مدد کرتا ہے شہر کا اثر اور موسم سرما ہے۔

سوال تپ یومی کی کون کونسی علامت ہے جسکو خاص اسی تپ سے خصوصیت ہے **جواب** آٹھ علامتیں ہیں جو جالینوس نے کتاب حمیات میں لکھی ہیں کہ وہ اسی تپ سے خصوصیت رکھتی ہیں **اول** یہ ہے کہ پیشاب میں

فی اول یوم ۲ الثانی وان یکون النبض قد تزید عظما وسرعة تزید اذا قدر یکون
مع ذلک الی التواتر ۳ الثالث ان یکون انقباض العرق لا تزید سرعة
بیّنة فان تزید فی بعض الحالات کان تزیده یسیرًا جدًا وخروجه عن الحال
الطبعیة یسیرا ۴ الرابع طیب الحرارة ولذاذتها ۵ الخامس استواء النبض ۶ السادس
تزید الحمی من غیر تضاعف فی الحرارة ولا فی النبض ۷ السابع انحطاط الحمی اذا کان
مع عرق او نداوة او مع بخار رطب تخلل من البدن ثم اتبع ذلک اقلاع
تام من الحمی ۸ الثامن وان یکون سببها بادیا ظاهرا۔

السوال السادس کم ہی العلامات الخاصة بحمی العفونة الجواب ہذا
منقول من کتاب الحمیات لجالینوس ۱ احدہا ان لا یتقدم ہذہ الحمی الشئ
من الاسباب الظاہرة التی تعرف بالبادیة ۲ الثانی وان یکون فی
ابتدائہا نافض من غیر ان یکون اصاب البدن قبل حدوثہا حر شمس
شدید ولا برد شدید ۳ الثالث اختلاف النبض ۴ الرابع اختلاف الحرارة
۵ الخامس ان تکون کیفیة الحرارة غیر لذیذة ولا ہادیة بمنزلة حمی یوم لکنہا
بالدخانیة اشبہ حتی یوذی ویقرص اللامس الا انہا فی ابتداء نوبة الحمی
من قبل ان الحرارة فی ہذا الوقت مغمورة والفضول التی یعمل فیہا الحرارة

پہلے ہی دن نضج ظاہر ہوجاتا ہے یعنی مادہ پکا ہوا نظر آتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ نبض میں بڑائی اور جلدی بہت سی ہوتی ہے اور باوجود اس کے پے درپے بھی چلتی ہے

تیسری یہ ہے کہ انقباض نبض کا جلد تر نہیں بڑھ جاتا ہے اور اگر کچھ کسی حالت میں ہوتا بھی ہے تو بہت کم ہوتا ہے اور نبض کچھ حالتِ طبعی سے باہر ہوجاتی ہے جیسی تھی ویسی نظر نہیں آتی ہے۔

چوتھی نرم گرمی ہوتی ہے اور ناگوار نہیں ہوتی ہے۔

پانچویں قرعات نبض کے ہاتھ کو برابر لگتے ہیں کم وبیش نہیں ہوتے

چھٹی یہ ہے کہ تپ ایسی زیادہ ہوتی ہے کہ نہ تو حرارت دبتی ہے اور نہ نبض دبتی ہے۔

ساتویں یہ ہے کہ تپ پسینے سے یا پسیجنے سے یا تر بھاپ سے جو بدن سے تحلیل ہوکر نکلتے ہیں گھٹتی جاتی ہے یہاں تک کہ بالکل اُتر ہی جاتی ہے۔

آٹھویں یہ ہے کہ سبب اُس کا ظاہری ہوتا ہے مثلاً دھوپ کی گرمی یا ہوا کی سردی وغیرہ

سوال۔ تپ عفنی کی خاص علامتیں کتنی ہیں۔ بیان کرو جتنی ہیں۔

جواب۔ جالینوس کی کتاب حمیات میں لکھا ہے کہ وہ سات ہیں جو تپ عفنی کی علامات ہیں

پہلی یہ ہے کہ اول کوئی ظاہری شئے ایسی نہ ہوئی ہو جس کے سبب سے یہ تپ چڑھی ہو۔

دوسری یہ ہے کہ تپ سے پہلے لرزہ بھی ہو قبل اس کے کہ دھوپ کھائی ہو یا بہت سردی اٹھائی ہو۔

تیسری یہ ہے کہ نبض کے قرعات میں اختلاف پایا جاوے ایک وتیرہ پر نبض ہاتھ نہ آئے۔

چوتھی۔ حرارت بھی ایک سی نہ ہو۔ یعنی برابر تیزی نہو۔

پانچویں یہ ہے کہ حرارت کی کیفیت غیر سہانی ہوگی۔ حمیٰ یوم کی نسبت مگر دخانیہ سے مشابہ ہوگی۔ یہاں تک کہ ایذا دہ اور چھونے والے کے ہاتھ کو ناگوار ہوگی مگر یہ کہ شروع نوبتِ تپ میں حرارت دبی ہوئی ہوگی۔ اور وہ فضلے جن میں یہ حرارت اثر کررہی ہے۔

باطنه خلا تدرک اول ما یلمس البدن فاذا طال لبث الکف علی البدن
ارتفعت الحرارة من العمق السادس ان لا یظهر فی البول للنضج اثر السابع
وان یظهر فی وقت نوبة الحمی شئ من الاعراض التی تظہر فی الحمی المحرقة
اومن اعراض الحمی التی یجد صاحبہا البرد والحر معًا اومن اعراض الحمی التی
تکون فی باطن البدن حرارة شدیدة وظاہرہ باردا اومن اعراض شطر الغب
اومن اعراض اللثقة
السوال السابع لم صارت الحمی التی من عفونة الصفراء تاخذ یوما وتترک یوما
والبلغمیة نائبة فی کل یوم والربع ترکہا ضعف مدة اخذہا الجواب اما المتولدة
من عفن الصفراء فقد اجتمع فیہا الحر والیبس والحرارة من شانہا دوام الحرکة
وانبساط الاجزاء وہی اقوی الفاعلین والیبوسة ہی اقوی المنفعلین ومن شانہا
جمع الاجزاء وتقبیضہا والمنع مما یوجب الحرارة فلمنع الیبوسة دوام فعل الحرارة
ما انقطع دوام ذلک فاخذت یوما وترکت یوما واما النائبة فی کل یوم فقد
اجتمع البرد والرطوبة والبرد من شانہ الجمع والتقبیض والرطوبة من شانہا البسط
والتفریق وہی عند العفونة تکون القاہرة ولذلک ما یطول نوبة ہذہ الحمی
وان یکون ترکہا فی کل یوم ست ساعات وہو ربع یوم وربما نقصت عن ہذا

باطنی ہیں۔ پس اول ہی اول ملمس پر نہ پائی جائیگی۔ پس جبکہ ہتیلی دیر تک بدن پر رکھی رہے تو حرارت اندر سے اٹھتی آئیگی۔

چھٹی یہ ہے کہ پیشاب میں مریض کے اثر نضج کا آشکار نہو یعنی مادہ پک کر تیار نہو۔

ساتویں یہ ہے کہ تپ چڑھتے وقت یا تو وہ عوارض جو تپ محرقہ میں ہوا کرتے ہیں کچھ پائے جائیں یا وہ عوارض ہوں جس سے سردی ذ گرمی کو ساتھ ساتھ پائیں یا اُس تپ کے عوارض میں سے ہو جس میں صاحب تپ بدن کے اندر بہت گرمی پاتا ہے اور ظاہر بدن سرد نظر آتا ہے یا شطر الغب کے عوارض دیکھیں یا تپ لثقہ کے عوارض ملیں۔ المختصر جس قسم کے عوارض نظر آئیں اُس تپ کو وہی تپ ٹھہرائیں۔

سوال وہ تپ جو صفرا کی عفونت سے ہوتی ہے کس واسطے وہ نوبت سے ہوتی ہے کہ ایک دن چڑھ آتی ہے دوسرے روز چھوڑ جاتی ہے اور کیوں تپ بلغمی ہر روزہ ہوا کرتی ہے اور تپ سوداوی یعنے چوتھیا دو دن چھوڑ دیا کرتی ہے۔

جواب۔ جو تپ کہ صفرائے متعفن سے پیدا ہوتی ہے وہ ایک دن بیچ اس واسطے ہوتی ہے کہ اُسمیں دو کیفیتیں گرمی اور خشکی جمع ہیں پس حرارت کی شان سے ہے دوام حرکت اور کشادگی اجزا کیونکہ یہ کیفیت فاعلی میں قوی تر ہے اور یبوست کی شان سے ہے جمع اور قبض اور منع۔ کیونکہ یہ کیفیت انفعالی میں قوی تر ہے پس یبوست فعل حرارت کے دوام کو روکتی ہے اس واسطے تپ صفراوی ایک دن بیچ چڑھتی ہے۔

تپ بلغمی جو روز آتی ہے اُس میں سردی اور تری جمع ہوتی ہے پس سردی کی شان سے یہ ہے کہ جمع اور بند کر دیتی ہے اور رطوبت کی شان سے ہے پھیلاؤ اور جدائی پس جبکہ اُسمیں عفونت ہوئی ایسی حالت میں وہ اور غالب ہوتی ہے اس لیے تپ بلغمی روز آتی ہے اور ترک اُس کا ہر روز چھ گھنٹے رہتا ہے کہ وہ ایک شبانہ روز کے حصوں میں سے چوتھا حصہ ہے اور کبھی اس مقدار سے کم گا ہے زیادہ بھی ہوتا ہے مگر ہر روز دورہ ہوا کرتا ہے

وزادت وآما الربع فہی متولدۃ من المرۃ السوداء وقد اجتمع فیہا البرد والیبس فالبرد اضعف الفاعلین واقلہا حرکۃ والیبس ہو اقوی المنفعلین و لاشتراک البرد والیبس فی الجمع والتقبیض وفی السکون وقلۃ الحرکۃ ما تاخرت نوبتہ ہذہ العلۃ وتاخر دورہا حتی صار ترکہا ضعف مدۃ اخذہا

السوال الثامن کم ہی الانحاء التی تتغیر الیہا المریض فی البحران۔ الجواب ستۃ منقول من المقالۃ الثالثۃ من البحران لجالینوس حیث یقول وتغیر المریض یکون علی ستۃ انحاء آما ان ینتقل دفعۃ الی الصحۃ و یسمی بحرانا مطلقا وآما ان یقتل ویسمی بحرانا ردیا وآما ان ینتقل الی الصحۃ قلیلا قلیلا اعنی ان ینتقص المرض شیئا بعد شیئ ویقال لہ برء وآما ان یقتل قلیلا قلیلا اعنی ان تنحل قوۃ المریض ویسمی بحرانا ناقصا وآما ان یجتمع فیہ الامران ویوول الی الصحۃ وآما ان یجتمع فیہ الامران ویوول الی الموت

السوال التاسع کم ہی العلامات الدالۃ علی جودۃ البحران الجواب خمستہ ہذا منقول من المقالۃ الثالثۃ من کتاب البحران الاول النضج ولیقول ما رأیت احدا مات ممن اتاہ البحران بعد النضج الثانی ان یکون البحران فی یوم من ایامہ قد سبق واندر بہ یوم انذار مواصل لہ فی قوتہ

اور چوتھیا تپ سودائے خالص سے ہوا کرتی ہے۔ اور سردی اور خشکی اُس میں باہم رہا کرتی ہے پس سردی کہ کیفیات فاعلی میں ضعیف تر اور خشکی کہ کیفیات انفعالی میں قوی تر ہے بسبب شریک ہوجانے سردی اور خشکی کے جمع اور قبض اور سکون اور قلت حرکت میں تپ کی نوبت میں دیر ہوجاتی ہے اسواسطے دورہ اُس کا دو دن چھوڑ کر ہوتا ہے۔

سوال کتنی صورتیں ہیں کہ جن صورتوں کیطرف مریض کا حال بحران کے دن بدل جاتا ہے جس سے مریض کی صحت یا موت کا خیال آتا ہے۔

جواب جالینوس نے چھ صورتیں کتاب بحران کے تیسرے مقالے میں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

پہلی یہ ہے کہ دفعتہً مریض تندرست ہوجاتا ہے پس یہ بحران مطلق کہلاتا ہے۔

دوسری یہ ہے کہ بحران بیکبارگی مارڈالے پس یہ بحران ردی کہلاتا ہے۔

تیسری یہ ہے کہ مریض کو رفتہ رفتہ صحت ہوتی جائے۔ پس یہ بحران تندرستی ہے۔

چوتھی یہ ہے کہ بحران رفتہ رفتہ قتل کرے اسطرح سے کہ قوت مریض کی روز بروز گھٹے پس یہ ناقص بحران ہے اور مریض کی موت کی نشان ہے۔

پانچویں یہ کہ موت اور صحت کا برابر گمان ہو مگر انجام کو صحت پائے۔

چھٹی یہ کہ موت اور صحت کا برابر احتمال ہو مگر آخر موت ہی آئے۔

سوال وہ کتنی علامتیں ہیں جن سے عمدگی بحران کی پائی جاتی ہے اور بیمار کی زندگی و تندرستی نظر آتی ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے منقول ہے کہ وہ پانچ علامتیں ہیں جو بحران کی خوبی پر دلالتیں ہیں **پہلی** تو مادے کا پک جانا ہے اور بعد نضج کے بحران کا آنا ہے چنانچہ جالینوس کہتا ہے کہ میں نے کسیکو نہیں دیکھا کہ وہ مرگیا ہو جب بعد نضج مادے کے اُسکو بحران ہوا ہو **دوسری** یہ ہے کہ بحران اُسی دن ہو جو

الثالث طبیعۃ المرض واعنی بطبیعۃ المرض ان تکون الحمی غبا او نائبۃ او محرقۃ او ذات جنب او ذات ریۃ الرابع لسحنۃ اعنی بالسحنۃ ان یکون سلیما سہلا او ردیا خبیثا الخامس ان یکون البحران مشاکلا لطبیعۃ المرض

السوال العاشر کیف یعرف البحران قبل حضورہ الجواب منقول من المقالۃ الثالثۃ من البحران لجالینوس ینظر الی طبیعۃ المرض ہل ہو متولد من صفراء او بلغم او سوداء او مختلط ثم انظر فی ادوار النوائب اذا کانت سریعۃ الحرکۃ او ینوب غبا دل علی ان البحران یاتی بسرعۃ واذا کانت تبطی فی حرکتہا ویبتدی فی وقت واحد وتنوب کل یوم دلت علی ان البحران لا یاتی الا بعد طول ثم ینظر فی النضج فانہ من اقوی العلامات وینبغی ان یفقد من امر النضج التغیر فان التغیر اذا حدث فی یوم انذار دل علی ان خروج المریض من علتہ یکون فی یوم البحران الذی یتصل بذلک الیوم من ایام الانذار۔

السوال الحادی عشر کم ہی العلامات التی تدل علی البحران الجواب خمسۃ ہذا منقول من المقالۃ الاولی من کتاب ایام البحران لجالینوس حیث یقول اولہا واقواہا انذار الذی قبلہ الثانی قیاس نوائب الحمی

اولہا واقواہا

دن بحران کا سب سے پہلے ہو اور روز انذار بھی قوت میں بحران سے ملتا ہوا ہو۔

تپ غب

تیسری بحران مرض کی طبیعت کے موافق ہو اور اُس کے روز سے مطابق ہو یعنی تپ غب نوبت اور تپ بلغمی اور تپ محرقہ اور ذات الجنب اور ذات الریہ میں اُسی روز بحران ہو جو دن اُس کا ہے۔

چوتھی بحران کی کیفیت ہے کہ آیا بحران سلیم اور سہل ہوا ہے یا ردی اور بُرا ہے پس اچھی علامت اچھی ہے اور بُری بُری ہے۔

پانچویں یہ ہے کہ بحران مرض کی طبیعت سے ملتا ہوا ہو یعنی جیسا کہ مرض ہو بحران بھی اُس کا ویسا ہو مثلاً تپ نوبت میں جس طرح سے کہ تپ چڑھتی ہو بحران کے دن بھی ویسی ہی ہو۔

سوال بحران اپنے آنے سے پہلے کیونکر پہچانا جاتا ہے اور کس علامت سے وہ دن جانا جاتا ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب بحران کے تیسرے مقالے سے مرقوم ہوتا ہے کہ بحران قبل از حضور یوں معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مرض کی طبیعت کو دیکھے کہ کس خلط سے پیدا ہوا ہے آیا صفرا سے ہے یا بلغم سے یا سودا سے یا کئی خلطوں سے مل جل کر حادث ہوا ہے بعد ازاں مرض کی نوبتوں کے دورے دیکھے کہ کس کس روز دورے ہوئے اگر دورہ جلدی حرکت کرے یا ایک دن بیچ ہو تو یہ بات بتائیگا کہ بحران بھی جلد آئیگا اور اگر دورہ دیر میں حرکت کرے اور ایک ہی وقت سے شروع ہوا اور ہر روز اُسکی نوبت ہو تو وہ یہ دلالت کریگا کہ بحران بعد طول کے ہوویگا پھر مادے کے پکنے میں نظر کیجائے کہ یہ سب علامتوں سے قوی تر ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ نضج کیحالت سے تغیر کی بھی جو پائی کیجائے اگر یوم انذار میں مادہ متغیر ہو تو مریض بحران کے اُسی روز اچھا ہو جائے جو دن یوم انذار سے ملا ہوا ہے اور بحران کی خبر دے رہا ہے **سوال** جو علامتیں کہ بحران کو بتاتی ہیں وہ کتنی ہیں اُن سب کا نشان دو جتنی ہیں **جواب** پانچ علامتیں بحران کو بتاتی ہیں جو جالینوس کی کتاب ایام البحران کے پہلے مقالے سے نقل کیجاتی ہیں **اول** اور قوی تر انذار ہے جو بحران سے پہلے آتا ہے اور بحران کے ہونیکی خبر لاتا ہے **دوسری** تپ کی نوبتوں کا قیاس ہے کہ اس پر بحران کی اساس ہے یعنی نوبت کے

الثالث طبائع الایام الرابع عدد اوقات البحران. الخامس زمان البحران۔

السوال الثانی عشر فی ای الایام یکون البحران القوی الجواب منقول من کتاب ایام البحران لجالینوس حیث یقول البحران القوی السابع والرابع عشر والتاسع والحادی عشر والعشرون ومن بعدہا الرابع وبعدہ الثالث والثامن عشر۔

السوال الثالث عشر ای الایام التی یکون فیہا البحران ردیا والتی لیست من ایام البحران الجواب منقول من کتاب ایام البحران لجالینوس۔ السادس واما الثانی عشر والسادس عشر فلیسا من ایام البحران وکذلک التاسع۔

السوال الرابع عشر ما تقول فی الایام التی بعد العشرین الجواب منقول من کتاب ایام البحران لجالینوس حیث یقول اما الحادی والعشرون فیوم بحران والعشرون منہ والسابع والعشرون ایضا فانی رایت البحران یکون فیہ اکثر ما یکون فی الثامن والعشرین والیوم الثلثون صالح القوۃ ویوم الاربعین اقوی منہ والیوم الرابع والعشرون والواحد

دن گنئے اور اُن سے بحران کے دن لے

تیسری دنوں کی طبیعتیں ہیں کہ وہ بھی بحران کی علامتیں ہیں۔

چوتھی بحران کے وقتوں کا شمار کرنا اور اُن اوقات سے بحران کا اعتبار کرنا۔

پانچویں زمانہ بحران ہے کہ وہ بھی بحران سکے ہونے کا نشان ہے۔

سوال [۱۲] بحران قوی کس کس دن ہوتے ہے وہ روز بتاؤ جس جس دن ہوتا ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام بحران سے منقول کیا ہے کہ حکیم مذکور نے یوں کہا ہے کہ بحران ساتویں روز اور چودھویں روز اور نویں اور گیارھویں اور بیسویں دن اقوی ہوتا ہے اور اُسکے بعد چوتھا اور اُسکے بعد تیسرا اور اٹھارھواں دن بحران کا ہے۔

سوال [۱۳] وہ کون کون دن ہیں جن میں بحران ردی ہے اور اُن دنوں میں بحران کی بدی ہے اور وہ دن کونسا ہے جس میں بحران نہیں ہوتا۔

جواب جالینوس کی کتاب ایام البحران سے عیاں ہے کہ وہ دن چھٹا ہے اور وہ دن جن میں بحران نہیں ہوتا ہے وہ بارھواں اور سولھواں ہے اور اُنیسواں دن بھی ایسا ہی ہے۔

سوال [۱۴] اُن دنوں میں کیا کہتے ہو جو بیسویں دن کے بعد گنتے ہو۔

جواب کتاب ایام البحران میں جالینوس کا اس طرح بیان ہے۔ کہ اکیسواں [۲۱] دن روز بحران ہے اور بیسواں [۲۰] دن بھی اُسی میں سے ہے اور ستائیسواں [۲۷] دن بھی روز بحران ہے۔

بلکہ حکیم مذکور یہ کہتا ہے کہ میں نے بہت دیکھا ہے کہ اٹھائیسویں [۲۸] دن سے زیادہ ستائیسواں [۲۷] دن ہوتا ہے۔

اور تیسواں [۳۰] دن قوت میں اچھا ہے اور چالیسواں [۴۰] دن اس سے اقوی۔

اور چوبیسواں [۲۴]

والثلثون فالبحران فیهما علی فضل ما یکون واقل من ہذا کثیر الیوم السابع والثلثون حتی انہ من الایام التی لا یکون فیہا بحران ومن الایام الباحورنیۃ واما بقیۃ الایام الاخری التی بین العشرین والاربعین فلیس یکون فیہا بحران۔

السوال الخامس عشر۔ ماہی الایام التی فیما بین العشرین والاربعین ولا یکون فیہا بحران الجواب الثانی عشر والثانی والعشرین والخامس والعشرون والسادس والعشرون والتاسع والعشرون والثلثون والثانی وثلثون والخامس والثلثون والسادس والثلثون والثامن والثلثون والتاسع وثلثون۔

السوال السادس عشر ما تقول فی الایام التی بعد الاربعین۔ الجواب قال جالینوس کلہا ضعیفۃ الحرکۃ والنقصان المرض فیہا یکون اما بالنضج واما بالجراحات واکثر ما یکون بالاستفراغ وقد یکون فی ہذہ الایام البحران بالاستفراغ لکن ذلک یکون مرۃ فی الندرۃ ورائیت بقراط یسحف بجمیع الایام التی بعد الاربعین خلا الستین والثمانین والمائۃ والعشرین ثم یقول جالینوس ان من الامراض ما یکون بحرانہ فی سبعۃ اشہر ومنہا ما یکون

یکون بحرانہ

اور اکتیسواں[۳۱] دن اگران میں بحران ہو تو وہ افضل ہے۔ اور سینتیسواں[۳۷] دن اور دونوں دن سے اقل ہے کس واسطے کہ یہ دن اُن دنوں میں سے بھی ہے جن میں بحران نہیں ہوتا ہے اور اُن دنوں میں سے بھی ہے کہ جن میں بحران ہوا کرتا ہے اور باقی اور دن جو ان کے سوا بیس[۲۰] اور چالیس[۴۰] کے درمیان ہیں وہ سب خالی از بحران ہیں۔

سوال[۱۵] وہ دن کون کون سے ہیں جو بیس[۲۰] اور چالیس[۴۰] کے درمیان ہیں وہ خالی از بحران ہیں۔

جواب وہ بائیسواں[۲۲] اور پچیسواں[۲۵] اور چھبیسواں[۲۶] اور انتیسواں[۲۹] اور تیسواں[۳۰] اور تینتیسواں[۳۳] اور پینتیسواں[۳۵] اور چھتیسواں[۳۶] اور اڑتیسواں[۳۸] اور انتالیسواں[۳۹] ہے۔

سوال[۱۶] چالیسویں[۴۰] دن کے بعد جو دن آتے ہیں وہ کیسے کہلاتے ہیں۔

جواب جالینوس نے کہا ہے کہ چالیس[۴۰] دن کے بعد جو ایام ہیں وہ سب ضعیف الحرکت بالتمام ہیں یعنی اُن دنوں میں مادے کو حرکت نہیں ہوتی اور مرض میں شدت نہیں ہوتی۔ اور مرض کا گھٹاؤ ان دنوں میں یا تو مادے کے پک جانے سے ہوتا ہے یا پھوڑے نکل آنے سے اور اکثر تو استفراغ سے گھٹ جاتا ہے اور کبھی بحران ان دنوں میں بھی استفراغ سے پیش آتا ہے۔ مگر یہ بحران جو ظاہر ہوتا ہے شاذ و نادر ہوتا ہے۔

پھر حکیم مذکور نے کہا ہے کہ میں نے بقراط کو دیکھا کہ وہ ان کل دنوں کو خفیف جانتا تھا۔ مگر ساٹھویں[۶۰] اور اسیویں[۸۰]۔ اور ایکسو بیسویں[۱۲۰] دن کو بحران مانتا تھا۔

پھر جالینوس کہتا ہے کہ بعض مرض ایسا ہے کہ جس کا بحران ساتویں[۷] مہینے۔

فی سبع سنین

السوال السابع عشر بماذا یکون بحران الورم الکائن فی محدب الکبد۔

الجواب منقول من کتاب البحران لجالینوس باحد ثلثة اشیاء اما برعاف من الجانب الایمن واما بعرق محمود واما ببول محمود وربما کان باثنین منہا او جمیعہا

السوال الثامن عشر بماذا یکون بحران الورم الکائن فی مقعر الکبد

الجواب منقول من کتاب البحران لجالینوس حیث یقول باحد ثلثة اشیاء اما باختلاف مرار واما بعرق واما بقیئ۔

السوال التاسع عشر ماہو البحران المشاکل للغب۔ الجواب اما فی مرار واما اختلاف او عرق کثیر فی البدن کلہ واللہ اعلم واحکم۔

السوال العشرون۔ ماہو البحران المشاکل فی النائبۃ

الجواب استفراغ بلغم کثیر ویجری عرق کثیر من البدن کلہ۔



اور بعض کا ساتویں برس ہوتا ہے۔

محدب

سوال۔ جو ورم کہ جگر کی اُبھری طرف میں ہو رہا ہے اُس کا بُحران کس چیز سے ہوا کرتا ہے۔

جواب کتاب بحران میں جالینوس نے لکھا ہے کہ ایسے ورم کا بُحران تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو ناک کے داہنے سوراخ سے لہو آئے یا اچھا پسینا آجائے یا اچھا پیشاب ہو پس مریض بھی اچھا شتاب ہو۔ اور کبھی اِس مرض کا بحران ان میں سے دو چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے یا ان تینوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

سوال۔ جو ورم کہ جگر کے گہراؤ میں پیدا ہوتا ہے اُس کا بُحران کس چیز سے ہویدا ہوتا ہے۔

جواب جالینوس نے کتاب البحران میں لکھا ہے کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز کے ساتھ ہوتا ہے یا تو صفراوی دستوں کے آنے سے یا پسینے سے یا قے کے آنے سے۔

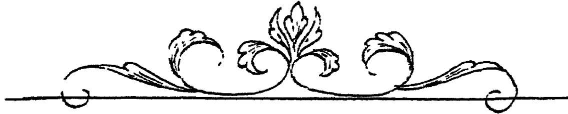
مشابہ

سوال۔ وہ کونسا بُحران ہوتا ہے جو تپِ غب سے ملتا ہے

جواب۔ یا تو قے صفراوی یا اسہالِ صفراوی یا تمام بدن میں بہت سا پسینا آجاتا ہے کہ جس سے بُحران مشابہ غب پایا جاتا ہے۔

سوال۔ وہ بحران کونسا ہے جو تپِ نائبہ یعنی ہر روزہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

جواب بلغم کثیر کے آنے سے اور پسینے کے تمام بدن سے بہت نکل جانے سے بُحران تپ نائبہ سے مشابہ ہو جاتا ہے۔



الباب الرابع

فی العلامات الجیدة المخوفة وہو عشرون مسئلة

السوال الاول اذا کان بانسان حمیٰ مع سعال یابس و انفضت الحمیٰ وبقی السعال بماذا ینذر ولم ذلک الجواب منقول من المقالة العاشرة من الملکی حیث یقول ہذا ینذر بخراجات تحدث فی المفاصل و ذلک ان بقاء السعال یدل علی بقیة من المادة الفاعلة للمرض لم ینضج و بحران ہذہ المادة اکثر ما یکون بخراج

السوال الثانی - اذا کان بیاض العین احمر و عروقہا کمدة او سوداء علی ماذا یدل ولم ذلک الجواب ہذا منقول من المقالة العاشرة من الملکی حیث یقول ہذا یدل علی الہلاک لامحالة و ذلک ان احمرار العین اذا لم یکن عن رمد فانہ یدل علی امتلاء الدماغ و اغشیة بمواد دمویة وکمودة عروق العین و سوادہا یدل علی برودة العین و ہذا دلیل خاص علی الہلاک۔

السوال الثالث اذا کان بیاض العین فی وقت النوم ظاہرا ولم یکن ذلک عن عادة صحیحة ولا بعقب استفراغ علی ماذا یدل۔

چوتھا باب

علامات کے بیان میں یعنی صحت و مرض و موت و زندگی کے

نشان میں جو جید اور مخوف ہیں اور وہ بیس سوال ہیں

سوال[۱] جب کسی شخص کو سوکھی کھانسی کے ساتھ تپ آئے اور تپ گزر کر کھانسی رہ جائے پس یہ صورت کس مرض سے ڈراتی ہے اور کیونکر وہ صورت پیش آتی ہے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے سے منقول ہوا ہے کہ وہ یوں کہتا ہے کہ یہ صورت جہاں پیش آتی ہے تو اس امر سے ڈراتی ہے کہ جوڑوں میں پھوڑے پیدا ہوں اور ایسے مریض اس مرض میں مبتلا ہوں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ کھانسی کے بعد تپ کا باقی رہ جانا دلالت کرتا ہے کہ وہ مادہ جس سے مرض پیدا ہوا تھا باقی رہ گیا ہے اور ہنوز نہیں پکا ہے اور اس مرض کا بحران بھی اکثر پھوڑوں پھنسیوں ہی سے ہوتا ہے۔

سوال[۲] جب آنکھونکی سفیدی سرخ ہو جائے اور اسکی رگوں میں تیرگی یا سیاہی آئے تو یہ صورت کیا دکھاتی ہے اور کیونکر ہو جاتی ہے **جواب** ملکی کے دسویں مقالے سے لکھا جاتا ہے وہ حکیم اس طرح سے بتاتا ہے کہ آنکھوں کا سرخ ہونا اور آنکھونکی رگوں کا سیاہ ہو جانا دلالت کرتا ہے کہ ایسا مریض ضرور مرتا ہے اس لیے کہ آنکھوں کا سرخ ہونا جب آنکھیں دکھنے کے سبب سے نہ پایا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ دماغ میں اور اسکی جھلیوں میں مادہ خون آگیا ہے اور آنکھ کی رگونکی سیاہی اور تیرگی یہ دکھاتی ہے کہ آنکھوں میں سردی آتی ہے پس یہ صورت خاص موت کی نشانی ہے کہ لامحالہ آتی ہے **سوال**[۳] جب کہ آنکھونکی سفیدی نیند میں نظر آئے اور یہ صورت کبھی صحت کی عادت میں نہ پائی جائے

الجواب ہذا یدل علی الہلاک لانہ یدل علی ضعف الدماغ۔

السوال الرابع اذا کانت الحمی محرقۃ مع برد الاطراف وظہر فی اللسان بثر علی ماذا یدل الجواب منقول من المقالۃ العاشرۃ من الملکی حیث یقول ہذا یدل علی ان الموت قریب وذلک البثر یدل علی ان فی المری المعدۃ قروحًا

السوال الخامس اذا کان فی بدن العلیل قرحۃ متقدمۃ فاخضرت واسودت علی ماذا یدل الجواب منقول من المقالۃ العاشرۃ من الملکی ہذہ علامۃ ردیۃ وذلک لان المریض اذا آل امرہ الی الموت فان العضو المأوف یموت قبل کل عضو لضعف الحرارۃ الغریزیۃ فیہ

السوال السادس اذا حدثت حمی حادۃ وکان باطن البدن یلتہب مع عطش وظاہرہ بارد علی ماذا یدل الجواب من المقالۃ العاشرۃ من الملکی ہذا دلیل علی الموت لانہ یدل علی ورم حار فی باطن البدن وان الحرارۃ منعکسۃ نحو الورم ویصیر الدم الیہ فیحرق باطن البدن۔

السوال السابع اذا کان بانسان حمی حادۃ قویۃ الحرارۃ وسکنت الحرارۃ وطاب ملمس البدن من غیر سبب علی ماذا یدل الجواب ہذا یدل علی ان الموت قریب وذلک ان الحرارۃ تغوص الی قعر البدن فتحرق باطنہ

اور نہ کسی استفراغ کے پیچھے ہو تو بتاؤ مریض کی حالت کیسی ہو۔

جواب۔ اس صورت میں بھی ہلاکت ہے کس واسطے کہ یہ ضعف دماغ کی علامت ہے۔

سؤال۔ جب تپ محرقہ میں کسی مریض کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور زبان پر پھنسیاں نکل آئیں تو بتاؤ کہ یہ صورت کیا بتاتی ہے اور کیا کیفیت اِس سے پائی جاتی ہے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے میں لکھا ہے اُس نے اس طرح سے کہا ہے کہ اس صورت میں مریض کی موت جلد آتی ہے اور وہ پھنسی جو زبان پر ہے مری اور معدے کے زخم بتاتی ہے۔

سؤال۔ جب بیمار کے بدن میں کوئی زخم پُرانا ہو اور پھر وہ سبز یا سیاہ ہو گیا ہو تو یہ کیسی علامت ہے اور کس پر دلالت کرتی ہے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ علامت نہایت ردی ہے اس لیے کہ جب بیمار کی موت آتی ہے تو جو عضو پہلے ہی ناوف ہو گیا ہے وہ ہر عضو سے پہلے مرجاتا ہے۔ کیونکہ حرارتِ غریزی میں ضعف آتا ہے۔

سؤال۔ جب کسیکو تیز تپ ہو کہ اندر تو بھڑک ہو اور اُس کے ساتھ پیاس بھی پائی جائے اور باہر سے بدن سرد ہو تو بتاؤ یہ تپ کیا بات بتائے۔

جواب ملکی کے دسویں مقالے میں یہ بات لکھی ہے کہ ایسی تپ نشانی موت کی ہے اس واسطے کہ یہ صورت دلالت کرتی ہے کہ بدن کے اندر ورمِ حار ہے جس سے مریض اسقدر بیقرار ہے۔ حرارت اُسی ورم کیطرف اُلٹ کرجاتی ہے جو ایسی بھڑک اُٹھاتی ہے اور پیاس لگاتی ہے اور لہو بھی اُسی ورم کیطرف جاتا ہے پس باطنِ بدن کو جلاتا ہے **سؤال** جب انسان کو تیز تپ اور قوی حرارت ہو اور اس تپ میں بے سبب یہ کیفیت ہو کہ حرارت تسکین پائے اور بدن اچھا ہو جائے تو بتاؤ کہ یہ صورت انجام کیا بتائے **جواب** ایسی صورت یہ بتاتی ہے کہ مریض کی موت جلد آتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہوتی ہے کہ حرارت اندر بدن کے گھس جاتی ہے پس اندر ہی اندر

والقوة الحیوانیة تنثبت بکلیتها الدفع مادة المرض ولا یکون لها به طاقة فتسقط القوة ویموت المریض۔

السوال الثامن بماذا یستدل علی ان المادة قد مالت الی عضار البول حتی تنذر بان البحران یکون به الجواب من کلیات القانون حیث یقول یدل علیه ثقل فی المثانة واحتباس فی البراز وفقدان علامات الاسهال والقئی والرعاف وحرقة فی الاحلیل وثوران البول وغلظه فی سائر الایام وقد یوجد الرسوب فیه

السوال التاسع بماذا یستدل علی ان المادة قد مالت الی طریق البراز حتی تنذر بان البحران یکون به الجواب من القانون لابن سینا یدل علیه قلة البول ومغض فی جمیع البطن وثقل فی اسفله وفقدان علامات القئی وحدوث قراقر وانتفاخ حالب وکثرة انصباغ البراز وعلو ما دون الشراسیف ونتوه وانتقال قرقرة الی وجع الظهر وقد یکون النبض صغیرا مع قوة ولیس بصلب وقد یدل علی البحران الاسهالی العادة فی قلة الرعاف والعرق وکثرة الاختلاف وخصوصا المعتاد شرب الماء البارد وقد قیل انه متی کان البول بعد البحران فی حمی غبیة ابیض

ونتو

جلاتی ہے اور تمام قوت حیوانی مادہ کو مرض کے دفع کرنے کو آمادہ ہوتی ہے مگر اپنے میں طاقت نہیں پاتی ہے پس جب قوت حیوانی ساقط ہو جاتی تو بے شک مریض کی موت آجائیگی۔

سؤال کیا بات اس بات پر دلیل ہوتی ہے کہ مادہ پیشاب کے اعضاء کی طرف آتا ہے۔ اور پیشاب کے ساتھ بحران ہونا بتاتا ہے۔

جواب قانون کی کلیات سے عیاں ہے۔ شیخ الرئیس کا بیان ہے کہ مثانہ کا بھاری ہوجانا اور براز کا نہ آنا اور اسہال اور قے اور نکسیر کی علامتوں کا نہ پانا اور سوراخ ذکر میں جلن اور ہر روز پیشاب کا گاڑھا پن اور تیز غلبہ سے آنا بحران بولی کی علامتیں ہیں اور سب اسی بات کی دلالتیں ہیں۔ اور کبھی پیشاب میں رسوب بھی پایا جاتا ہے یعنی خود مادہ بھی اُس میں آتا ہے۔

سؤال ۹ کس کس دلیل سے یہ بات حاصل ہے کہ مادہ براز کی طرف مائل ہے۔ تا اس امر کی خبر لائے کہ بحران اسہال کے ساتھ ہوجائے۔

جواب قانون میں اتنی علامتیں لکھی ہیں۔ جو بحرانِ اسہالی پر دلالت کرتی ہیں۔

(۱) پیشاب کا کم آنا

(۲) تمام پیٹ میں درد کا پایا جانا۔

(۳) نیچے کے دھڑ میں ثقالت

(۴) براز میں رنگت کی کثرت۔

(۵) قے کی علامتوں کا نہ ہونا

(۶) قراقر کا پیدا ہونا ہے۔

(۷) کنج ران کا پھولنا ہے

(۸) سوائے شراسیف کے سب کا اونچا ہوجانا۔

(۹) قراقر پیٹ کا کمر کی طرف انتقال پانا۔

اور کبھی نبض چھوٹی ہوتی ہے اور باآنکہ صلابت نہیں ہوتی مگر قوی ہوتی ہے اور کبھی بحران اسہال پر نکسیر اور پسینے کی عادت کا کم ہونا اور کثرت سے اسہال کا آنا دلالت کرتا ہے خصوصاً جو مریض ٹھنڈے پانی پینے کی عادت رکھتا ہے اور کبھی کہا گیا ہے کہ جب تپ غبی میں بعد بحران کے پیشاب سفید

رقیقا فیوقع اختلافا یکاد یشنج

السوال العاشر بماذا یستدل علی میل المادۃ الی العرق حتی تنذر بان البحران یکون بہ الجواب من القانون لابن سینا اذا کان النبض شدید الموجیۃ وکان امساک الید علی الجلد یحصل تحتہ نداوۃ ویصبغ حمرۃ ویجد سخونۃ الجلد مع ذلک اکثر مما کانت وانتفاخہ واحرارہ اکثر مما کان وکان البول منصبغا الی غلظ وخصوصًا اذا انصبغ فی الرابع وغلظ فی السابع ولا ینبغی ان یتوقع بحران عرق مع استطلاق من الطبیعۃ غالب۔

الرجفۃ

السوال الحادی عشر بماذا یستدل علی ان البحران یکون بالقئ حتی ینذر بہ قبل کونہ الجواب من القانون اذا احدث فی العین ظلمۃ وغشاوۃ ومرارۃ فم واختلاج شفۃ ووجع فی فم المعدۃ وتجلب لعاب وخفقان والضغاط من النبض وانخفاض وخصوصًا اذا اصاب العلیل عقیب ہذا نافض وبرد دون الشراسیف فاحکم ان البحران واقع بالقئ لاسیما اذا کانت المادۃ صفراویۃ واصفر الوجہ۔

السوال الثانی عشر بماذا یستدل علی ان البحران یکون بالرعاف الجواب اذا رای العلیل خیوطا حمرا اولالا ونباریق واحمر الوجہ جدا والعین

اور مبتلا آسے تو دست آئیں گے اور قریب ہے کہ امعا میں خراش بھی آجائے۔

سوال کیا چیز یہ بات بتاتی ہے کہ مادے کی رجوع پسینے کیطرف پائی جاتی ہے تاکہ اس امر کی خبر دے کہ بحران پسینے سے ہووے۔

جواب شیخ کے قانون میں لکھا ہے کہ جب نبض بہت موجی پائی جائے یہانتک کہ ہاتھ رکھنے سے جلد پر ہاتھ کے نیچے تری پائی جائے اور بدن پر سرخی معلوم ہو اور باوصف اس تری کے جلد میں بہت گرمی معلوم ہو اور جلد کا پھولنا اور سرخی بھی پہلے کی نسبت سے اکثر نظر آئے اور پیشاب بھی غلظت کے ساتھ رنگین دیکھا جائے خصوصًا جب چوتھے ہی دن رنگین ہو۔ ہو اور ساتویں دن گاڑھا ہوا ہو پس ظاہر اس قرینے سے ہو گا کہ بحران مریض کا پسینے سے ہو گا اور اگر طبیعت پر استطلاق غالب آئے تو پسینے کے بحران کی توقع نکیجائے

سوال۔ کیا علامت ہے اس بات کی کہ بحران قے کے ساتھ ہو گا تاکہ بحران ہونے سے پہلے خبر دے۔

جواب۔ قانون میں لکھا ہے کہ جب آنکھوں میں تاریکی اور پردا سا ہو اور منہ کا مزا بھی کڑوا ہوا اور ہونٹھ بھی مریض کا پھڑکتا ہو اور معدے کے منہ میں درد بھی ہوتا ہو اور منہ سے لعاب بھی آتا ہو اور خفقان بھی پایا جاتا ہو اور نبض بھی پست اور دبی ہو خصوصًا جب مریض کو بعد ان سب علامات کے پسلی کے لوکوں کے نیچے کپکپی بھی ہو۔ پس اس کا بحران قے سے ہو گا۔ خاصکر جب مادہ صفراوی ہو۔ اور منہ بھی زردی لیے ہو۔

سوال۔ کیا چیز نکسیر سے کے بحران پر دلالت کرتی ہے۔ اور پیش از وقوع اس کے ہونے کی ہدایت کرتی ہے۔

جواب۔ جب مریض سرخ سرخ یا چمکتے ہوئے ڈورے دیکھے اور منہ اس کا بہت سرخ ہو جائے اور آنکھ۔

والانف وسال الدمع دفعۃ وشہق النبض وماج واسرع واحتک الانف

وکان اشتغال الراس شدیداجداوالصداع ضربانیافیوقع رعافالاسیما

اذادل المرض والسن والعادۃ والمزاج علی ان المادۃ دمویۃ وان کانت

المادۃ الصفراویۃ ایضاوقد تقترن برعاف۔

السوال الثالث عشرماتقول فی الاستسقاء الذی یکون تعقیب

الامراض الحادۃ اذاکان معہ حمی والم علی ماذا یدل الجواب من الملکی

ہذاردی قتال وذلک لماکان الاستسقاء حدوثہ من بردالکبد وضعف

القوۃ المولدۃ للدم کان شفاءہ التسخین واستعمال الادویۃ الحارۃ وکنا

متی استعملنا مثل ہذہ الاشیاء زدنا فی قوۃ الحمی والالم واذاکان الالم

انمایکون بسبب ورم حار واما بسبب لذع حرارۃ ومتی استعملنا الاشیاء المبردۃ

لیسکن الحمی زدنا فی الاستسقاء فیہاہلک لذلک المریض فی اکثر الاحوال

السوال الرابع عشراذارایت بانسان اختلاط ذہن فاذانام واستیقظ

ثاب الیہ ذہنہ فاذااستیقظ زماناً ثم عاد الی اختلاطہ علی ماذایدل۔

الجواب من الملکی ہذہ دلالۃ محمودۃ لان الطبیعۃ فی وقت النوم یکون

قد قہرت مادۃ المرض وانضجتہا بقہرتہا الاانہ ینبغی ان یعلم انہ لیس فی

اور ناک میں بھی سُرخی آجائے اور آنسو بھی دفعۃً بہنے لگیں اور نبض میں بھی بلندی اور موجیت اور جوش اور سرعت دیکھیں اور ناک میں کھُجلی ہو اور سر میں آگ بہت بھڑک رہی ہو اور درد سر بھی بیک کے ہمراہ ہو پس ان علامتوں سے طبیب آگاہ ہو کہ ضرور نکسیری بحران ہے کہ یہ سب اُسکی شان ہے خصوصًا جب مرض اور سن اور عادت اور مزاج مریض کا مادے کو دموی بنائے اور اگر مادہ صفراوی ہو تو اُس میں بھی کبھی بحرانِ نکسیری وقوع میں آتا ہے۔

سوال کیا کہتے ہو اُس استسقا میں جو امراض حادہ کے پیچھے تپ اور الم کے ساتھ ہو کس بات پر دلالت کرتا ہے اور اُس مرض میں مریض بچتا ہے یا مرتا ہے۔

جواب ملکی سے منقول ہے کہ یہ استسقا بہت بُرا ہے اور مریض کو مار ڈالتا ہے اور وجہ اِسکی یہ ہے کہ جب جگر کی سردی سے استسقا ہو اور اُس قوت میں جو خون پیدا کرتی ہے ضعف پیدا ہو تو اُس کی شفا گرمی پہنچانے سے اور گرم دواؤں کے عمل میں لانے سے ہوگی اور جب ہم ایسی دواؤں کا استعمال کریں گے تو تپ اور الم کی قوت بڑھا دینگی اور الم یا تو گرم ورم سے پیدا ہوتا ہے یا حرارت کے گزند سے ہویدا ہوتا ہے اور جب ہم تپ کے سبب سے سرد دوائیں کام میں لائیں گے تو استسقا کو بڑھائینگی پس اکثر حال میں بیمار مرجائے گا اور ہرگز شفا نہ پائے گا۔

سوال جب تم کسی آدمی کے ذہن میں ایسی پریشانی دیکھو کہ جب سوئے اور بیدار ہووے تو ذہن درست ہو جائے۔ اور اگر ایک مدت تک جاگتا رہے تو وہی پریشانی پھر آئے۔ تو اس صورت سے کیا حالت ذہن میں آتی ہے۔ اور مریض کی کیا کیفیت پائی جاتی ہے۔

جواب ملکی سے یہ بات منقول ہوتی ہے کہ یہ علامت اچھی ہے۔ اِس واسطے کہ طبیعت نیند کے وقت مرض کے مادے پر غالب ہو جاتی ہے اور اپنی قوت سے اُس مادے کو پکاتی ہے مگر یہ سزاوار نہیں۔

کل علۃ جودۃ الذہن علامۃ جیدۃ لان اصحاب النزف واصحاب السل یہلکون وذہنہم سلیم لکن فی الامراض الحادۃ وامراض الراس۔

السوال الخامس عشر اذا حدث بصاحب السرسام عطاس علی ماذا یدل الجواب من الملکی ہذا دلیل محمود وذلک ان الدماغ وبطونہ قد قوی علی دفع الفضل والشئ المؤذی ولذلک قال جالینوس فی العلل والاعراض ان العطاس اذا لم یکن عن زکام کان من انفع الاشیاء للراس المملو بخارا الا انہ مذموم فی سائر امراض الصدر لانہ یزعج الصدر ویحدر الیہ مادۃ

السوال السادس عشر اذا خرج فی البرازحیات فی یوم من ایام البحران علی ماذا یدل۔ الجواب من الملکی ہذا دلیل محمود لان الطبیعۃ تکون قد قویت علی دفع المادۃ المؤذیۃ فاندفعت الحیات مع ما دفعت بقوتہا۔

السوال السابع عشر اذا رائیت بانسان صمما وقد حدث بعقب حمی حادۃ فاصابہ اسہال مری علی ماذا یدل الجواب ان ہذا الصمم یحدث عن ترقی المرار الی الراس فاذا انحدر ذلک المرار الی اسفل انقضی الصمم ولذلک اذا کان بانسان اختلاف ثم حدث صمم انقطع ذلک الاختلاف والقضیۃ فی ہذا ضدہا فیما قبلہ۔

کہ طبیب ہر مرض میں ذہن کی جودت کو اچھی نشانی جانے اور مرض کے دفع کرنے اور مادے کے پکانے میں غالب مانے اِس واسطے کہ جن کو جریان خون ہوتا ہے یا سل ہوجائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہوجاتے ہیں اور اُن کے ذہن سلیم دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن تیز امراض اور سر کی بیماریوں میں ذہن پریشان ہوجاتا ہے اور جودت نہیں پاتا ہے۔

سوال ۱۵ جب سرسام والے کو چھینک آئے تو یہ چھینک کیا بات بتلائے۔

جواب ملکی سے لکھا جاتا ہے کہ یہ دلیل اچھی ہے اور یہ اس کی دلیل ہے کہ دماغ کو اور اُس کے بطون کو فضلوں کی اور موذی شئے کے دفع کی قوت حاصل ہوئی ہے۔ اسی واسطے جالینوس نے بحث علل واعراض میں لکھا ہے کہ جب چھینک زکام کی وجہ سے نہ ہو تو اُس سر کے لیے جس میں بخارات بھرے ہیں سب چیز سے نافع ہے۔ لیکن امراضِ صدر میں چھینک کا ہونا بہت بُرا ہے۔ کس واسطے کہ یہ چھینک سینے کو تکلیف پہنچاتی ہے اور مادے کو سینے کی طرف کھینچ لاتی ہے۔

سوال ۱۶ جب براز میں کسی مریض کے کسی بحران کے دن سانپ نکلیں تو کس امر پر دلالت کریں۔

جواب ملکی نے لکھا ہے کہ بحران کے روز اس کا نکلنا اچھا ہے۔ کیونکہ اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت کو موذی مادے کے دفع کی قوت ہوئی۔ تب ان سانپوں کی جو مادے ہی سے بنے نکل آنیکی صورت ہوئی۔ **سوال ۱۷** جب کسی آدمی میں بعد تیز تپ کے بہراپن دیکھا جائے پھر اسہال صفراوی بھی پایا جائے تو یہ امر کیا صورت بتائے۔

جواب یہ بہراپن سر کیطرف صفرا کے چڑھنے سے پیدا ہوجاتا ہے۔ پس جب صفرا نیچے کیجانب اُترتا ہے تو بہراپن دور ہوتا ہے اور نفع اسکا ضرور ہوتا ہے اور ایسا ہی جب کسی آدمی کو اول دست ہوں بعد بہراپن پیدا ہو تو وہ سب بند ہوجاتے ہیں اور یہاں قضیہ برعکس اول کے ظہور ہوتا ہے کسواسطے کہ پہلی صورت میں تو صفرا سر سے نیچے آتا ہے تب مریض کا بہراپن جاتا رہتا ہے اور یہاں مادہ اوپر کو جاتا ہے تب بہراپن پیدا ہوتا ہے۔

السوال الثامن عشر فی ای المواضع تکون البواسیر اذا ظهرت دلیلا محمودا

الجواب قال صاحب الملکی اذا حدث باصحاب الوسواس السوداوی والسرسام البواسیر کان ذلک دلیلا محمودا و ذلک بسبب انحدار المادة من العلو الی السفل۔

السوال التاسع عشر اذا حدث بمن به حمی محرقة نافض فی یوم من ایام البحران ما دلالته الجواب من الملکی هذا یدل علی انقضائها وذلک ان الحمی المطبقة یکون من الخلط العفن داخل الاوردة والعروق والنافض یکون حدوثه عند خروج ذلک الخلط عن الاوردة والعروق وانصبابه الی الاعضاء الحساسة

السوال العشرون کیف نقضی بالسلامة من ذات الجنب او ذات الرئة من جهة ما ینفث۔ الجواب من الملکی اذا کان ما ینفث فی ابتداء المرض رقیقا ابیض ثم یغلظ بعد قلیل بسهولة من غیر شدة و دفعه بقوة و هو لیس باسود ولا اخضر ولا اصفر ولم یکن له رائحة دل ذلک علی نضج المرض و السلامة منه وقصر مدته۔



سوال ۱۸ کس کس جگہ بواسیر کا ظاہر ہونا اچھا ہے - اور اسکی خوبی کا سبب کیا ہے -

جواب ملکی کے مصنف نے کہا ہے کہ سرسام والے اور وسواس سوداوی والے کو بواسیر کا ہونا اچھا ہے کیونکہ یہ امر مادے کے اسفل میں اترنے پر دلالت کرتا ہے -

سوال ۱۹ جب تپ محرقہ کے بحران میں مریض کو سردی لگے تو کس بات پر دلالت کرے -

جواب ملکی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سردی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اب وہ تپ اترتی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ تپ مطبقہ میں مادہ عفن رگوں کے اندر پایا جاتا ہے اور سردی کے پیدا ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مادہ رگوں سے اعضاے حساسہ کی طرف نکل آتا ہے -

سوال ۲۰ کیونکر ذات الجنب اور ذات الریہ میں تھوک سے حکم کیا جاسئے گا کہ یہ مریض جلد تر شفا پائے گا -

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ جب ابتدائے مرض میں تھوک سفید اور پتلا ہو اور پھر تھوڑے عرصے میں بسہولت گاڑھا ہوا اور شدید الغلظہ نہ ہو اور قوت کے ساتھ تھوکا جائے اور رنگ بھی اس کا سیاہ یا سبز یا زرد نہ ہو اور اس میں سے بو بھی نہ آئے تو یہ علامت مادے کے پک جانے پر دلالت کرتی ہے اور کمی مدت اور مریض کی سلامتی کی جانب ہدایت کرتی ہے -



الباب الخامس

فی الادویۃ وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول اذا ترکبت حرارۃ معتدلۃ مع جوہر غلیظ لطیف او مع جوہر متوسط کیف یکون الطعم الجواب من المقالۃ الثانیۃ من الاصول لابن رضوان حیث یقول الحرارۃ المعتدلۃ مع الجوہر الغلیظ یحدث الطعم الحلو ومع الجوہر اللطیف یحدث الطعم الدسم ومع التوسط یحدث طعم التفہ

السوال الثانی اذا ترکبت البرودۃ مع الجوہر اللطیف او مع الجوہر الغلیظ او مع الجوہر المتوسط کیف یکون الطعم الجواب من المقالۃ الثانیۃ من کتاب الاصول لابن رضوان اذا ترکبت البرودۃ مع الجوہر الغلیظ حدث الطعم العفص فان ترکبت مع الجوہر اللطیف حدث الطعم الحامض وان ترکبت مع التوسط حدث الطعم القابض۔

السوال الثالث اذا ترکبت حرارۃ زائدۃ مع جوہر غلیظ او لطیف او متوسط کیف یکون الطعم الجواب من کتاب الاصول لابن رضوان ان ترکبت حرارۃ زائدۃ مع جوہر غلیظ کان الطعم مرا فان ترکبت حرارۃ

باب پانچواں

دواؤں کے حال میں ہے اور وہ بھی بیس سوال ہیں

سوال ۱ ۔ جب حرارتِ معتدلہ یعنی کم نہ زیادہ کسی غلیظ یا لطیف جوہر یا کسی متوسط جوہر کے ساتھ ترکیب پائے تو اُس کا مزا کیسا ہو جاتا ہے ۔

جواب ابن رضوان کے اُصول کے دوسرے مقالے میں یوں لکھا ہے یعنی وہ اس طرح کہتا ہے کہ حرارتِ معتدلہ جب کسی جوہرِ غلیظ کے ساتھ ملا کرتی ہے تو اُس جوہرِ غلیظ میں میٹھا مزا پیدا کیا کرتی ہے اور اگر جوہرِ لطیف کے ہمراہ ہوا کرتی ہے تو چکنا مزا دیا کرتی ہے اور اگر جوہرِ متوسط کے ساتھ پائی جاتی ہے تو پھیکا مزا بناتی ہے ۔

سوال ۲ جب سردی کسی لطیف جوہر سے یا غلیظ جوہر سے یا متوسط جوہر سے ترکیب پائے تو ہر ایک چیز کا مزا کیسا ہو جائے ۔

جواب ۔ ابن رضوان کی کتاب الاصول کے دوسرے مقالے میں لکھا ہے اُس نے ہر ایک کا مزہ اِس طرح سے کہا ہے کہ اگر جوہرِ غلیظ میں سردی ہو تو وہ چیز مزے میں کسیلی ہو اور اگر جوہرِ لطیف میں برودت آئے تو وہ چیز ترش ہو جائے اور اگر متوسط جوہر میں سردی ملے تو وہ چیز گلا پکڑے ۔

سوال ۳ ۔ اگر کسی جوہرِ لطیف یا غلیظ یا متوسط میں زائد حرارت ہو تو ہر ایک چیز کے مزے کی کیا کیفیت ہو ۔

جواب کتاب اُصول ابن رضواں میں بیان کیا ہے کہ اگر حرارت زائد جوہرِ غلیظ کے ساتھ ترکیب پاوے تو مزہ اُس شئے کا تلخ ہو جاوے ۔ اور اگر وہی حرارت

زائدۃ مع جوہر لطیف کان الطعم حریفا وان ترکبت حرارۃ زائدۃ مع جوہر متوسط کان الطعم مالحا۔

السوال الرابع الی کم قسم تنقسم الامنان الساقطۃ وکم عددہا ومن این یجلب کل واحد منہا الجواب من المقالۃ الحادیۃ عشر من المرشد للتمیمی حیث یقول اما اقسامہا فقسمان احدہما ضرب من الاہویۃ علی الاشجار منہا قابض الطعم کالکشوث ومنہا حادۃ القوۃ کالافتیمون ومنہا مر یسیر المرارۃ عطری کالورس الہندی والحبشی والیمانی والقنبیل واللاذن و اللک فہذا ہو قسم الادویۃ الہوائیۃ الساقطۃ علی الاشجار واما القسم الثانی من الامنان وہو جوہر من الحلاوات التی یخیل بالمار والنار ویجد برد الہوار کالترنجبین والعسل واما عددہا فخمستۃ عشر العسل و سکر العشر و الترنجبین والکزنجبین والبارنکفین۔ والشیرخشت۔ والمن۔ والشمع۔ و اللاذن۔ واللک والورس والقنبیل والکشوث۔ والافتیمون۔ والسکر۔ فالعسل قال التمیمی فی مرشدہ ہو من یسقط من الہوار بکل بلد وبکل اقلیم من الامصار المسکونۃ وسقوطہ علی ورق انواع من الازہار والنوار۔ واما سکر العشر فہو من یسقط علی ورق العشر رطبا لسقوط الاندیۃ علی النبات

زائدہ جوہر لطیف سے ملجائے تو مزہ تیز ہو جائے اور اگر وہی حرارت زائدہ جوہر متوسط ملجائے تو مزہ نمکین ہوگا۔

سوال۔ ترنگبین جو گرتی ہے کے قسم کی ہوتی ہے اور کس سم کی ہوتی ہے اور کتنے عدد پر گنی جاتی ہے اور کہاں کہاں سے آتی ہے۔

جواب تمیمی کی کتاب مسمیٰ مرشد کے گیارھویں مقالے سے لکھا جاتا ہے کہ وہ تمام ترنگبینوں کو دو قسم کا بتاتا ہے۔

ایک قسم وہ ہے جو درختوں پر ہواؤں سے پیدا ہوتی ہے اور حکیم مطلق کی قدرت سے کسی کسی مرض کی دوا ہوتی ہے۔ پس بعض نوع ان میں سے ایسی ہوتی ہے کہ جس کا مزہ گلا پکڑتا ہے جیسے کشوث ہے۔ کہ وہ ایسا ہی بدمزہ ہوتا ہے اور بعضی ان میں سے تیز قوت والی ہے جیسے افتیمون ہے۔ اور بعضی ان میں سے وہ ہے جس میں تلخی ہے مگر تھوڑی سی اور خوشبو بھی ہوتی ہے۔ جیسے ورس ہندی اور یمانی اور حبشی اور وہ ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے اور قنبیل اور لاذن اور لک ہے پس یہ قسم ان دواؤں میں سے ہے جو ہوا سے درختوں پر گرتی ہیں اور بحکم خدا اپنی اپنی جگہ اثر کرتی ہیں۔

اور دوسری قسم ان ترنگبینوں میں سے وہ جو شیریں ہیں کہ پانی اور آگ انکو گھلاتے ہیں اور ہوا کی سردی سے جم جاتی ہیں جیسے ترنجبین ہے اور عسل ہے کہ ہر ایک ترنجبین کی اصل ہے اور وہ پندرہ گنی جاتی ہیں جو بہ تفصیل لکھی جاتی ہیں۔ عسل۔ شکر عشر۔ ترنجبین۔ گزنگبین۔ بارکفین۔ شیرخشت۔ من۔ شمع۔ لاذن۔ لک۔ ورس۔ قنبیل۔ کشوث۔ افتیمون۔ شکر۔ عسل کو تمیمی نے اپنی کتاب مرشد نام میں یوں لکھا ہے کہ عسل وہ ہے جو شبنم ہوا سے ہر شہر اور ہر اقلیم میں گرتا ہے آباد شہروں میں اور ویرانوں میں پھولوں کی کلیوں کی پتیوں پر ٹپکتا ہے۔

شکر العشر وہ بھی ایک شبنم ہے جو درخت عشر یعنی آکھ کے ترپتوں پر گرا کرتی ہے جیسا کہ روئیدگی پر اوس ٹپکا کرتی ہے

فیکسب من ورق العشر قوة مطلقة للطبیعة ویجمد علی الورق واما الترنجبین فهو من یقع علی شوک الشرق وفیه ثمر الشرق موجود فیه مثل الماش وهو بارض خراسان واما الکزنکبین فهو من یقع بارض خراسان علی ورق الطرفا والاثل واما البارنکفین فهو من یقع علی ورق الخلاف واما الشیرخشت فهو من یسقط بهرا علی صنف من الشوک البارد المزاج واما المن نفسه فهو یسقط علی جلنار المظ وورقه وهو الرمان البری وعلی ورق السدر والخوخ والبلوط بالیمن واما الشمع فالاطباء مجمعون علی انه من یقول التمیمی فی مرشده واما انا فلست اری ذلک بل اری ان الشمع جسم قنفری یتکون من الریق النحل ویخرج من بطونها کمثل ما یتکون القز من الریق دود القز والدلیل علیه ما نراه ینتقل فیه من اختلاف الوانه مع سن النحل عاما بعد عام وذلک انا نری الشمع ینتقل مع سن النحل فی کل عام یاتی علیه الی لون غیر لونه الاول فمن ذلک انا نجد شمع الفراخ المسماة طرود اول عام ابیض نقیا و ثانی سنة تتغیر الی الصفرة وثالث سنة یکون اقوی صفرة ورابع سنة یکون احمر وخامس سنة یکون اشد حمرة وسادس سنة یضرب الی السواد وسابع سنة یکون اسود شدید السواد وهو غایة ما یعمر النحل واما اللاذن فهو من

اور اُن پتوں سے قوتِ اسہالی لیا کرتی ہے اور اُسی پتے پر جما کرتی ہے۔

ترنجبین[۳] وہ ہے جو درخت شرق یعنے جواسنے کے کانٹوں پر ایسے وقت کہ جب وہ درخت پھلا ہوتا ہے گرا کرتی ہے چنانچہ اُس میں اُس درخت کا ثمر مثل ماش کے موجود ہوتا ہے اور ترنجبین خراسان میں ہوا کرتی ہے

کزنگبین[۴] بھی شبنم ہے کہ زمینِ خراسان میں ملا کرتی ہے اور درختِ گز اور اثل کے پتوں پر گرا کرتی ہے۔

اور بانکھفشی[۵] خاص بید کے پتوں پر ہوتی ہے نہ اور درختوں پر۔

اور شیرخشت[۶] ایک قسم کے سرد مزاج کانٹوں پر گرا کرتی ہے اور دشت ہرا میں ملا کرتی ہے۔

اور منّ[۷] خاص گلنار مظا اوراُس کے پتوں پر ملتا ہے اور وہ انار دشتی ہے جس کے پتوں پر یہ گرا کرتی ہے اور بیری کے پتوں اور شفتالو اور بلوط کے پتوں پر خاص یمن کے ملک میں پایا جاتا ہے۔

شمع[۸] یعنے موم کے باب میں تمام اطبا نے اُسی پر اجماع کیا ہے جو تمیمی نے اپنی کتاب میں جس کا نام مرشد ہے لکھا ہے لیکن میں وہ بات نہیں دیکھتا بلکہ جو میں دیکھتا ہوں وہی اس مقام پر لکھتا ہوں واضح ہو کہ موم ایک جسم سوراخ دار ہے کہ شہد کی مکھی کے تھوک سے بنتا ہے اور اُس کے پیٹ سے نکلتا ہے جیسا کہ ابریشم ایک کیڑے کے تھوک سے کہ اُس کا نام قز ہے پیدا ہوتا ہے اور دلیل اُسکی یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ موم کا رنگ شہد کی مکھی کے سن اور عمر کے ساتھ سال بسال بدلتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مکھی کے سن کے موافق موم کا رنگ پہلے رنگ سے جدا ہوتا ہے پس اسی وجہ سے موم اُس مکھی کا جو بچۂ یکسالہ ہے جس کا نام طروخ ہے۔ پہلے[۱] برس میں صاف اور سفید پاتے ہیں۔ دوسرے[۲] برس میں زردی مائل تیسرے[۳] سال میں تو خوب زرد پایا جاتا ہے۔

چوتھے[۴] سال میں سرخ اور پانچویں[۵] سال میں اچھا سرخ اور چھٹے[۶] سال میں سیاہی مارتا ہوا اور ساتویں[۷] برس میں خوب سیاہ نظر آتا ہے۔ اور اسی سات برس پر جن میں یہ یہ تغیر ہوتا جاتا ہے شہد کی مکھی کی عمر کی انتہا ہے۔ پھر مکھی بھی تمام ہے اور موم کا بھی اختتام ہے۔ اور لاذن[۹] بھی اُن

الامنان الساقطة مثل الطل والكثر مسقطه هو بجزيرة قبرس على شجر ترتعيه اغنام تلك الجزيرة فاذا رعت الغنم ورق ذلك النبت وطيته باظلافها تعلق بشعور لحاها وباظلافها وتكاثف بعضه على بعض حتى يصير مثل الكعك الذى يسمى الزوفا الرطب المتعلق بلوايا الضان فيجمع اللاذن من شعور تلك الاغنام بامشاط الحديد وديسقوريدس يقول انه من يقع على صنف من الشجر يقال له قيسوس فاذا رعت الغنم تعلق فى لحاها واظلافها لانه فى كيان الدبق واما اللك فقوم قالوا انه صمغ وليس بصحيح والدليل على انه من المنان انا نجده ملتبسا بقضبان الكرم التى يكون منها الورق والعنب والعود المركب عليه اللك فى غلظ الخنصر بل دونها بكثير ونجد ما قد علا عليه من اللك يربو ويزيد على غلظ القضيب الحامل له اضعافا كثيرة حتى يكون فى غلظ الابهام واغلظ وليس فى قضبان الكرم من اللدونة الصمغية ما ان يغلظ ذلك العود الدقيق فيلبسه ويتراكب عليه فدل ذلك على انه جسم لطيف هوائى يبسط على ظاهر تلك القضبان فيقلبه بالخاصية التى جعلت فيها وهو يختص بموضعين من الهند احدهما الديبل والآخر الصيمرة او سيدان واما الورس فيسمى الحص والقنية وهو عند قوم الورس الحبشى وليس ينبت ببلاد الحبشة فقط

١ - كتان نسخہ

تیر اکم نسخہ

تحقیق الدیبل المتعلق بصفحہ ۸۸ المنقول من کتاب تقویم البلدان المطبوع بپیرس من ملک فرانس سنہ ۱۸۴۰ع صفحہ ۳۴۹

الاسماء	الکتاب المنقول منه	الطول درج	الطول دقائق	العرض درج	العرض دقائق	الاقلیم الحقیقی	الاقلیم العرفی	ضبط الاسماء	الاوصاف والاخبار العامة
		ثالث عشر الاقالیم العرفیة وهو السند							
الدیبل	ابن سعید	ص	لا	کد	ک	من الثانی	عن ابن حوقل من السند	من اللباب بفتح الدال المهملة وسکون المثناة من تحتها وضم الباء الموحدة وفی آخرها لام	والدیبل علی شط مار السند وهی علی ساحل البحر وهی بلد صغیر شدید الحر وبها سمسم کثیر ویجلب الیها التمر من البصرة قال ابن حوقل الدیبل علی البحر وهی فرضة تلک البلاد وهی شرقی مهران وکذلک قال فی اللباب انها علی البحر الهندی قریبة من السند قال ابن سعید هی فی دخلة من البحر فی خلیج السند ویجلب منها المتاع الدیبلی وهی اکبر فرض السند واشهرها وبین الدیبل والمنصورة ست مراحل ومن الدیبل الی بیرون اربع مراحل قال الادریسی بین الدیبل وموقع نهر مهران ثلث مراحل وهی فی وسط الطریق الی المنصورة۔
	قانون والاطوال	ص	ل	له	ی				

(ترجمہ) تحقیق دیبل متعلق صفحہ ۸۸ منقول از کتاب تقویم البلدان مطبوعہ پیرس ملک فرانس سنہ ۱۸۴۰ع صفحہ ۳۴۹

نام	جن کتابوں سے نقل کیا گیا ہے ان کے نام	طول درجے	طول دقیقے	عرض درجے	عرض دقیقے	اقلیم حقیقی	اقلیم عرفی	ناموں کے حرکات و سکنات	احوال اور عام خبریں
		عرفی اقلیموں میں سے تیرھویں اقلیم سندھ							
دیبل	ابن سعید	۹۰	۳۱	۲۴	۲۰	دوسری	از ابن حوقل سندھ	لباب میں مرقوم ہے دال مہملہ مفتوح اور یاے تحتانی ساکن اور باے موحدہ مضموم اور آخر کا حرف لام ہے۔	اور دیبل دریاے سندھ کے کنارے ساحل بحر پر واقع ہے اور وہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جس میں گرمی شدت سے ہوتی ہے اور اُس میں تل کثرت سے ہوتے ہیں۔ اور وہاں بصرے سے چھوارے آتے ہیں۔ ابن حوقل کہتا ہے دیبل سمندر کے کنارے ہے اور وہ بندرگاہ ہے اور نہر مہران کے مشرق میں ہے اور لباب کے مصنف نے بھی اسطرح کہا ہے کہ دیبل بحر ہندی کے کنارے سندھ کے قریب ہے۔ ابن سعید نے کہا ہے کہ دیبل خلیج سندھ کے جنگل میں ہے اور وہاں سے دیبلی چیزیں جابجا جاتی ہیں اور وہ سندھ کے بندرگاہوں میں سے بہت بڑا اور مشہور بندرگاہ ہے اور دیبل اور منصورہ کے درمیان چھ منزل کا فاصلہ ہے۔ اور دیبل سے بیرون تک چار منزل کا فاصلہ ہے۔ ادریسی نے کہا ہے دیبل اور اُس جگہ کے درمیان جہاں نہر مہران گرتی ہے تین منزل کا فاصلہ ہے اور دیبل اُس راہ کے وسط میں ہے جو منصورہ کو جاتی ہے۔
	قانون والاطوال	۹۰	۳۰	۳۵	۱۰				

المنقول من کتاب تقویم البلدان

المطبوع بپیرس من ملک فرانس ۱۸۴۰ء صفحہ ۳۶۲

الدیبل والدیبل حیث الطول اثنتان وتسعون ونصف آ العرض خمس وعشرون وعشر دقائق وھو نھر کبیر عذب جداً ویشبہ نیل مصر بان فیہ تماسیح وانہ یرتفع ویرکب البلاد ثم ینزل فیزرع علیہ واما من کتاب رسم المعمور فقال ان اول مھران من طول مائۃ وستۃ وعشرین وعرض ستۃ وثلثین ثم یسیر مغرباً وجنوباً الی طول مائۃ وعشرین وعرض اثنتین وثلثین ثم یغرب الی طول مائۃ واحدی عشرۃ وعرض ستۃ وعشرین ثم یسیر الی الجنوب الی طول مائۃ وسبع درجات وعرض ثلث وعشرین ثم یفترق فرقتین فیصب احداھما فی البحر الھندی حیث الطول مائۃ واربع درجات والعرض عشرون وتمر الفرقۃ الثانیۃ وتصب فی البحر ایضاً بعد ذلک وبین ما ذکرناہ عن ابن حوقل وبین کتاب رسم المعمور اختلاف کثیر وان جعلنا الاطوال التی فی رسم المعمور من الخالدات والاطوال المتقدم ذکرھا من ساحل البحر یقل الاختلاف وقد ذکرنا ما وقع الینا فی ذلک واللہ اعلم بالصواب

منقول از کتاب تقویم البلدان

مطبوعہ پیرس مُلک فرانس ۱۸۴۷ء صفحہ ۹۲

ـ۵ـ دیبل اُس جگہ واقع ہے جہاں طول ساڑھے بانوے درجے ۹۲½ - عرض پچیس ۲۵ درجے اور دس ۱۰ دقیقے ہے اور وہ بڑی اور بہت شیریں نہر ہے اور دریائے نیل (جو مصر میں ہے) سے اِس بات میں مشابہ ہے کہ اُس میں مگرہیں اور استقدر چڑھ جاتی ہے کہ شہروں کو غرقاب کر دیتی ہے - پھر اس قدر اُتر جاتی ہے کہ اُس میں کھیتی ہونے لگتی ہے اور کتاب رسم المعمور کا مصنف کہتا ہے کہ نہر مہران کا ابتدا میں طول ۱۲۶ درجے اور عرض ۳۶ درجے ہے پھر مغرب اور جنوب کی جانب ۱۲۰ درجے طول تک بہتی ہوئی چلی گئی ہے اور وہاں عرض ۳۲ درجے ہے پھر ۱۱۱ درجے طول تک مغرب کو چلی گئی ہے اور وہاں ۲۶ درجے عرض ہے - پھر ۱۰۷ درجے طول تک جنوب کو گئی ہے اور وہاں ۲۳ درجے عرض ہے پھر اُسکے دو حصے ہو گئے ہیں - ایک حصہ تو بحر ہند میں جا گرا ہے جہاں طول ۱۰۴ درجے اور عرض ۲۰ درجے ہے اور دوسرا حصہ بہتا ہوا چلا گیا ہے وہ بھی بعد کو بحر ہند ہی میں جا گرا ہے - اور ابن حوقل اور کتاب رسم المعمور سے جو ہم نے بیان کیا ہے اُس میں بڑا اختلاف ہے - جو طول کہ کتاب رسم المعمور میں ہیں اگر اُنکو ہم ہمیشہ کے طول کہیں اور جن طولوں کا کہ پہلے ذکر ہوا ہے اُنکو ساحلِ بحر کے طول کہیں تو اختلاف کم ہو جائے گا - اِس باب میں جو کچھ ہم کو معلوم تھا وہ ہم نے ذکر کر دیا - واللہ اعلم بالصواب +



متعلق صفحہ ۸۹

دیبل - کراچی - ٹھٹھہ - لاہوری بندر

(تاریخ ہندوستان مصنفہ سرہنری الیٹ جلد اول ضمیمہ صفحہ ۳۷۴ لندن ۱۸۶۷ء)

دیبل مشہور بندرگاہ تھا لیکن اب اُسکی جگہ معلوم نہیں اور دریائے سندھ کے دہانے کی شکل بدلنے کیوجہ سے اب صرف قیاس ہی پر قناعت کرنی ہوگی۔ دیبل کے مقام کے متعلق مختلف رائیں ہیں۔ ہندوستان کے مورخ صاحب فرشتہ کا تتبع کرتے ہیں اور ٹھٹھہ کو دیبل قرار دیتے ہیں۔ میر معصوم دیبل کو ٹھٹھہ اور لاہوری بندر قرار دیتا ہے اور ابوالفضل بھی غلط ہے۔ ادریسی اور عرب جغرافیہ دان یہ قرار دیتے ہیں کہ دہانۂ دریا سے چھ مقام پر دیبل واقع تھا اور اس لیے لازم ہے کہ ٹھٹھہ وہ مقام ہے۔

زمانۂ حال کے مصنف جن میں وی لا دشت اور ایلنل شامل ہیں ٹھٹھہ کو دیبل قرار دیتے ہیں کپتان مک گرو کا بیان ہے کہ عرب اب تک ٹھٹھہ کو دیبل کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن یہ بھی کہتا ہے کہ دیبل بندرگاہ تھا۔ سر اے برنیز بھی یہی بیان کرتا ہے کہ عرب ٹھٹھہ کو دیول سندھی کہتے ہیں لیکن وہ کالیاکوٹ کو دیبل قرار دیتا ہے۔ لفٹنٹ برٹن کے نزدیک یہ امر تحقیق ہے کہ ٹھٹھہ اُسی مقام پر واقع ہے جہاں دیبل تھا۔ کیونکہ عرب اور ایرانی اُسکو دیبل ہی کہتے ہیں اور ٹھٹھہ کی ساخت کی شالوں کو شال دیبالی کہتے ہیں۔ ونیول نے یہ قرار دیا ہے کہ دریائے سندھ کے دہانے پر واقع ہے اور بعض نے [illegible] شہروں کو دیبل قرار دیا ہے۔ رینالڈ کراچی کے قریب قرار دیتا ہے اور الفنسٹون کی بھی یہی رائے ہے ڈاکٹر برنیز کے نزدیک کراچی اور ٹھٹھہ کے مابین واقع تھا۔ مسٹر ہٹچبیل کروکی بھی یہی رائے ہے۔ لیکن ہمیں کچھ شبہ نہیں کہ دیبل ساحل سمندر پر یا اُسکے قریب ہی واقع تھا میرے نزدیک اس میں شبہ نہیں کہ کراچی اُسی جگہ پر واقع ہے۔ دیبل یا دیول کا نام جسکے معنی مندر کے ہیں یہ بتلاتا ہے کہ سمندر کے کنارے پر اسطرح واقع ہوگا کہ ہر جہاز ران کی نظر اُسپر پڑتی ہوگی اور یہ اغلب ہے کہ جس بلند حصۂ ساحل پر اب منوڑا کا قلعہ واقع ہے اُسی جگہ وہ مشہور مندر ہوگا جسکے نام سے بندرگاہ دیبل مشہور ہوئی اور سمندر کیطرف سے اُسپر حملہ کیا گیا۔ جو وجوہات اس امر کی مانع ہیں کہ ٹھٹھہ دیبل نہیں ہو سکتا بلکہ کراچی زیادہ قرین قیاس ہے اُن میں سے چند ذیل میں بیان کیجاتی ہیں۔ سراندیپ سے جو جہاز آتے تھے وہ طوفان میں ساحل دیبل پر پناہ لیتے تھے اس لیے یہ مقام خشکی پر سمندر سے پچاس میل اور دریا کے رستے سو میل دور نہیں ہو سکتا۔ بحری قزاق جو جہازوں پر حملہ کرتے تھے وہ دیبل میں رہتے تھے اور تنگامارا قوم کے تھے۔ یہ تنگامارا قوم ساحل سمندر پر کراچی سے لاہوری بندر تک رہتی تھی۔ بلاذری خلیج دیبل کا ذکر کرتا ہے اور خلیج فارس سے فوج جہازوں پر بھیجی گئی تھی وہ دیبل میں آ کر اتری تھی۔ ابن حوقل کہتا ہے کہ دیبل ایک بڑی بندرگاہ ہے جو ساحل سمندر پر واقع ہے اور بڑی تجارت گاہ ہے اور مہران کے مغرب میں واقع ہے اور اس جگہ بڑے بڑے درخت کسی قسم کے نہیں سب جگہ بنجر ہے اور صرف تجارت گاہ ہونے سے مشہور ہے اس سے ظاہر ہے زرخیز اور شاداب ٹھٹھہ دیبل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کراچی دیبل کے مقام پر واقع ہے اور یہ امر کہ دیبل سے منصورہ چھ منزل پر ہے اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ ٹھٹھہ دیبل کی جگہ واقع نہیں بلکہ کراچی ہے کیونکہ پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ منصورہ حیدرآباد ہے۔ مراصد الاطلاع میں لکھا ہے کہ دیبل مشہور شہر ہے سمندر کے کنارے پر اور اس مقام پر ملتان اور لاہور کے دریا سمندر میں گرتے ہیں ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ دیبل سمندر کے کنارے پر واقع تھا اور نہ ٹھٹھہ اور نہ لاہوری بندر اُس مقام پر واقع ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ سمندر سے دور ہیں اور اغلب یہی ہے کہ کراچی دیبل کے مقام پر واقع ہے۔

ترنگبین میں سے ہے جو شبنم کی طرح گرتا ہے اور اکثر جزیرۂ قبرس میں اُس درخت پر ٹپکا کرتا ہے
جس کو اُس جزیرے کی بکریاں چرا کرتی ہیں۔ پس جب بھیڑیں اُس درخت کی پتی کو چرتی ہیں۔ اور
اپنے کھروں سے اُسکو پامال کرتی ہیں تو وہ اُنکی ڈاڑھیوں کے بالوں میں اور کھروں میں لپٹ
جاتا ہے اور تہ بر تہ جمکر چمٹ کر مثل روئی کے ہوجاتا ہے جس کو زوفائے رطب بولتے ہیں۔ پس یہ اُن
بکریوں کے بالوں سے لوہے کی کنگھیوں سے چھڑایا جاتا ہے تب یہ لاذن ہاتھ آتا ہے۔ اور حکیم
دیسقوریدس کہتا ہے کہ وہ من ہے جو اُس درخت پر گرتا ہے جس کو قلیسوس کہا کرتے ہیں اور جب اُس کو
بکریاں چرتی ہیں تو اُنکے بالوں اور کھروں میں وہ اُس چمٹ جاتی ہے اس واسطے کہ وہ مثل سریش
کے چیپ دار ہوتی ہے۔

اور لک کو ایک قوم تو یہ کہتی ہے کہ وہ گوند کسی درخت کا ہے اور یہ قول اُن کا صحیح نہیں۔ ہے دلیل اِس
بات پر کہ وہ بھی من ہے امتحان سے یہ ہے کہ ہم انگور کی اُن شاخوں پر جن میں پتّے اور انگور ہوتے
ہیں لپٹا ہوا دیکھتے ہیں اور اُس ٹہنی کو جس پر لک ہوتی ہے چھنگلی کے برابر موٹا دیکھتے ہیں بلکہ اُس سے
بھی بہت دُبلا پاتے ہیں۔ اور اُس لک کو جو اُس ٹہنی پر ہوتا ہے اُس ٹہنی کے مٹاپے سے دوچند
موٹا پاتے ہیں یہاں تک کہ انگوٹھے کے برابر یا اُس سے بھی سوا ہوتا ہے۔ اور انگور کی شاخوں میں
گوند جیسا لیس دار جو اُس پتلی ٹہنی کو ڈھانک لے اور تہ پر تہ جم کر موٹا کر دے نظر نہیں آتا ہے۔
پس یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ لک ایک جسم لطیف ہوائی ہوتا ہے جو اُن ٹہنیوں کے
اُوپر کی جانب پھیلتا ہے۔ پس خاص اُسی خاصیت سے جو اُس میں ہے اِس صورت پر بدل جانا
ہے اور یہ لک ہندوستان میں دو جگہ دیبل یا صیمرہ یا ملک سیدان میں ہاتھ آتا ہے۔
اور ورس جکو حص اور قننبہ بھی کہتے ہیں ایک قوم اُس کو ورس حبشی مانتی ہے وہ فقط حبش ہی کے
ملک میں نہیں ہوا کرتی ہے۔

بل قد یسقط بالصین ویجلب من الصین الی الہند ویسمی الورس الہندی وقد یسقط ایضا ببلاد الیمن وہو ثلثۃ اصناف۔ احدہا یسقط بالصین ویجلب الی الہند الثانی الحبشی وہو یسقط ببلاد الحبشۃ ویجلب الی مکۃ الثالث الیمانی وہو ما یسقط باودیۃ الیمن ویجلب منہا وسقوطہ علی صنف من الشجر یشاکل الباذروج ویشاکل ورقہ وزہرہ واما القنبیل فہو احد الامنان الساقطۃ وسقوطہ یکون باودیۃ الیمن کسقوط الورس واما الکشوث فبارض العراق ویسقط علی کل شئی یشاکل الباذروج وہو الحول۔ واما الافتیمون فہو احد الامنان الساقطۃ من الہواء وہو یسقط علی صنف من الصعاتر یسمی الصعترۃ وہو ثلثۃ اصناف من ثلثۃ امصار فافضلہ ما یجیء من جزیرۃ اقریطش وہو ما یجیء من البیت المقدس ومن ضیاع فلسطین واما السکر فقوم یرون انہ من الامنان قال التیمی لیس ہو من الامنان الساقطۃ من الہواء لکنہ احدی العصارات المتخذۃ بالجہد۔

السوال الخامس کم ہی الاقفار التی تخرج من بطن الارض الجواب ثمانیۃ اصناف وہی من المقالۃ الحادیۃ عشر من المرشد للتیمی وہی العنبر والسندروس والمومیائی الفارسی والمومیائی المغربی وقفر الیہود والقار العراقی والنفط والکبریت

بلکہ کبھی چین میں بھی گرا کرتی ہے اور وہاں سے ہند میں آتی ہے اور ورس ہندی کہلاتی ہے۔ اور کبھی یمن کے شہروں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ المختصر ورس تین قسم کی ہوا کرتی ہے۔

ایک[۱] وہ ہے جو چین میں گرتی ہے اور ہند میں آیا کرتی ہے۔

دوسری[۲] حبشی کہلاتی ہے جو حبش کے شہروں میں گرا کرتی ہے اور مکۂ معظمہ کو جایا کرتی ہے۔

تیسری[۳] یمانی ہے جو یمن کے جنگلوں میں ہاتھ آتی ہے اور وہاں سے اور جگہ جاتی ہے اور واضح ہو کہ وہ درخت جس پر یہ گرتی ہے بادروج[۱] کے درخت سے ایسا مشابہ ہوتا ہے کہ کلی سے کلی اور پتے سے پتا ملتا ہے۔

اور قنبیل[۱۲] وہ بھی ایک من ہے اور اس کے گرنے کی جگہ یمن ہے جیسے ورس یمانی یمن میں ہوتا ہے۔ یہ بھی وہیں کے بن میں ہوتا ہے۔

اور کشوث[۱۳] زمین عراق میں پیدا ہوتا ہے اور گرتا ہے ایسے درختوں پر جو بادروج سے ملتا ہوتا ہے۔

اور افتیمون[۱۴] بھی ایک منّ ہے جو ہوا سے گرا کرتا ہے اور صعتر نام درخت پر ہوا کرتا ہے اور وہ تین قسم کا کہلاتا ہے۔ اور تین شہروں سے آتا ہے سب میں بہتر وہ ہے جو جزیرۂ اقریطش میں پایا جاتا ہے اور وہ بیت المقدس اور زمین فلسطین سے جابجا آتا ہے۔

اور شکر[۱۵] کو ایک قوم من مانتی ہے اور ہوا سے گرا ہوا جانتی ہے۔ مگر تمیمی کہتا ہے کہ وہ ہوا سے نہیں گرتا بلکہ وہ ایک قسم کا عصارہ ہے کہ نچوڑ کر بنایا جاتا ہے۔

سوال وہ کتنے عقاقیر[۱] ہیں جو زمین سے نکلتے ہیں۔

جواب تمیمی نے اپنی کتاب مرشد کے گیارھویں مقالے میں آٹھ گنے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ عنبر[۱] سندروس[۲]۔ مومیائی فارسی[۳]۔ مومیائی مغربی[۴]۔ قفر الیہود[۵]۔ قار عراقی[۶]۔ نفط[۷]۔ گندھک[۸]۔

السوال السادس ما تقول فی ثمر الطرفا ہل ذکر احد ان لہ فائدۃ فی الجذام وان کان ذلک فما علتہ الجواب من الادویۃ المفردۃ لابن وافد حیث یقول اخبرنی ثقۃ ان امراۃ ظہر علیہا الجذام فسقیت من طبیخ اصول الطرفا وانزبیب مرارا فبرأت وانہ جربہ مرۃ اخری فصح قال ابن وافد وانا اقول علۃ ذلک ان علۃ ہؤلاء کانت عن ورم الطحال او سدۃ فیہ امتنع فسبب احدہما جذب الخلط السوداوی من الدم وتصفیتہ عنہ فکان ذلک سببا لظہور الداء فیہم فلما تحلل الورم انفتحت السدۃ باستعمالہم ہذا الدواء بما فی طبعہ من التقطیع والجلاء فعادوا الی الصحۃ۔

السوال السابع ما تقول فی الحصا المتولد فی مثانۃ الانسان ہل ذکر لہ نفع فی مرض من الامراض ام لا۔ الجواب من المقالۃ الثانیۃ عشر من المرشد للتمیمی حیث یقول ان الحجر المتولد فی المثانۃ اذا سحق وکحلت منہ العین الکائن فیہا البیاض جلاہ وازالہ بقوۃ۔

السوال الثامن ما ہو الداء الذی اذا شرب الانسان فیہ بولہ لنفسہ انتفع الجواب من الادویۃ المفردۃ لابن وافد حیث یقول بول الانسان اذا شربہ صاحبہ نفع من نہشۃ الافعی والادویۃ القتالۃ وابتداء الجبن۔

سوال۔ گز کے پھل میں تمہارا قول کیا ہے کیا کسی نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ جذام کے مرض کو فائدہ دیتا ہے اور اگر یہی ہے تو سبب اس کا کیا ہے۔

جواب۔ ابن وافد کی کتاب ادویہ مفردہ میں لکھا ہے مصنف مذکور یوں کہتا ہے کہ مجکو ایک معتبر نے خبر دی کہ ایک عورت جذام میں مبتلا تھی پس اُس نے کئی بار بیج گز اور مویز منقی کو جوش کر کے پیا پس وہ مرض جاتا رہا اور ابن وافد نے اس دوا کو کئی مرتبہ اور جگہ آزمایا پس اُسکی تاثیر کو درست پایا۔ ابن وافد کہتا ہے کہ سبب اس کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اُن کا جذام طحال کے ورم سے ہوا ہوگا یا طحال میں کوئی سدہ پڑا ہوگا جس کے باعث سے خلط سودا طحال کیطرف نہ کھنچا اور خون میں ملا ہوا رہا۔ اور جذام کا سبب ہو گیا پس جب ورم تحلیل ہوا اور سدہ کھلا اس دوا کے استعمال سے کہ جسکی طبیعت میں سدہ کا قطع کرنا ہے اور عضو کو صاف اور پاک کر دینا ہے پس اُن بیماروں نے شفا پائی۔ اور یہ دوا اس کام میں آئی۔

سوال۔ اُس کنکر کی نسبت کیا کہتے ہو جو آدمی کے مثانے میں پیدا ہوتا ہے آیا کسی نے اُس کا کچھ نفع کسی مرض کے لیے ذکر کیا ہے یا اُسکی نسبت کوئی فائدہ نہیں لکھا۔

جواب تمیمی نے کتاب مرشد کے بارھویں مقالے میں یوں لکھا ہے کہ وہ کنکر جو آدمی کے مثانے میں پیدا ہوتا ہے اگر وہ کنکر گھسا جاوے اور اُس آنکھ میں جس میں سفیدی آگئی ہو بطور کاجل کے لگایا جاوے تو اُس آنکھ کو جلا دے اور اپنی قوت سے اُس سفیدی کو مٹا دے۔

سوال وہ کون مرض ہے جس میں اگر بیمار اپنا پیشاب پی جائے تو اُس مرض سے جلد شفا پائے

جواب ابن وافد نے ادویہ مفردہ میں لکھا ہے کہ آدمی کا اپنا پیشاب سانپ کے کاٹے سے اُس کو نفع دیتا ہے اور جو دوائی قتالہ کھا جائے تو اپنے پیشاب کے پینے سے شفا پائے اور بزدلی کی ابتدا میں اگر پی لے تو بزدلی نرسے اور مرد بنے۔

السوال التاسع ما الذی ذکر فی السمن من المنفعۃ الغریبۃ وما کیفیۃ العمل بہ
الجواب من المرشد للتمیمی حیث یقول ان السمن من خاصیتہ ان یوقف العلۃ
المسماۃ دار الاسد وہو الجذام وذلک ان یغلی ویسکب فی ابزن واسع او
قدر وترک حتی یمکن ان یجلس فیہ ثم جلس فیہ صاحب العلۃ غارقا الی حلقہ
وسکب منہ علی راسہ دائما الی ان یبرد ثم اخرج منہ فاغتسل بالماء الحار
ثم یلبس ثیابہ فانہ متی لزم ہذا الفعل اسبوعا اوقف العلۃ عند ذلک
الحول کلہ ولم تتزید لکنہ فی العام المقبل یحتاج ان یعاود ذلک الفعل۔
السوال العاشر ما الذی ذکر فی لبن الکلبۃ من المنافع۔ الجواب من المرشد
للتمیمی حیث یقول ان لبن الکلبۃ الفتیۃ السن اذا طلی بہ موضع الشعر
وکرر علیہ حلقہ وان نتف الشعر الزائد فی باطن الجفن ثم طلی منہ علی مواضعہ
لم یعد ینبت فیہ شعر ابدا وکذلک فی سائر الجسد بعد نتفہ وان طلی منہ علی
منابت اسنان الاطفال ولثاتہم الوارمۃ عند خروج اسنانہم سکن
الوجع واسرع بخروج الاسنان بغیر وجع ویخرج الجنین المیت اذا تحمل بہ
السوال الحادی عشر ما الفائدۃ المذکورۃ فی قلب نوی الزیتون وفی
صمغہ الجواب من المرشد للتمیمی حیث یقول واما القلب الموجود فی جوف

سوال ۹ وہ منفعت غریبہ گھی ہیں کونسی ہے جسکو اطبا نے ذکر کیا ہے اور اُسکے عمل ہیں لانے کا طریقہ کیا ہے۔

جواب تیمی نے مرشد ہیں لکھا ہے کہ گھی بالخاصیت جذام کو ٹھیرا دیتا ہے اور یہ طریق اُس کے عمل کا ہے کہ گھی کو جوش دے اور کسی ناند یا دیگ وغیرہ بڑے ظرف ہیں ڈالے اور اتنی دیر صبر کرے کہ وہ اتنا سرد ہو کہ اُس ہیں بیٹھ سکے پھر اُس ہیں مجذوم کو ایسا بٹھائے کہ گھی حلق تک آجائے اور کسی ظرف سے سر پر بھی برابر ڈالے جب تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے بعد ازاں بیمار اُس ہیں سے نکل کر گرم پانی سے نہائے اور کپڑے پہن کر فراغت پائے پس اگر اس طریق سے ایک ہفتہ تک برابر عمل ہیں لائے تو جذام ایک سال تک بڑھنے نہ پائے لیکن سالِ آیندہ ہیں پھر اس عمل کی حاجت ہوگی جب تک کہ اس مرض سے صحت ہوگی۔

سوال ۱۰ کتیا کے دودھ ہیں کیا کیا منفعتیں ذکر کی ہیں مفصل کہو جو کتابوں میں لکھی ہیں۔

جواب تیمی نے کتاب مرشد ہیں یوں کہا ہے کہ جوان کتیا کا دودھ جب بالوں کی جگہ مکرر لگائیں تو اُسکی تاثیر سے تمام بال منڈ جائیں اور اگر پلک کے اندر سے زائد بال اُکھیڑ کر اُسکی جگہ یہ دودھ ملیں تو اُس جگہ کبھی بال نہ اُگیں اور اسی طرح اگر سارے بدن کے بال اُکھیڑ کر یہ دودھ اُنکی جگہ لگایا جائے تو تمام بدن ہیں کبھی بال اُگنے نہ پائیں اور اگر دانت نکلتے وقت بچوں کے مسوڑوں پر ملیں تو درد ٹھیر جائے اور دانت آسانی اور جلدی سے نکلیں اور نیز اگر حاملہ کا بچہ پیٹ ہیں مر جائے اور قابلہ دودھ کی بتی عمل ہیں لائے تو مردہ بچہ پیٹ سے نکل آئے اور عورت نجات پائے۔

سوال ۱۱ وہ کونسا فائدہ ہے جو زیتون کی گٹھلی کی گری ہیں ذکر کیا ہے اور اُس کے گوند کا بھی نفع بتاؤ کہ وہ کیا ہے۔

جواب تیمی نے کتاب مرشد ہیں اسکا فائدہ یہ لکھا ہے اور استعمال کا طریق بھی یوں کہا ہے کہ اگر زیتون کی گٹھلی کی گری

نوى الزيتون فانه اذا سحق وخلط بشحم ودقيق وعمل منه ضماد قلع البياض
العارض للاظفار واما صمغه فقال حبيش انه اذا سحق وذر منه على الجراحة الحمها

السوال الثانی عشر کم ہی الادویۃ التی ذکر ابن وافد انها حارة يابسة
فی الدرجة الاولى وما ہی الجواب من کتاب الادویۃ المفردة لابن وافد
اما عدتها فاثنان وستون وہی افسنتين[1] - آرز[2] - انزروت[3] - اسفنج[4]
اسطوخودوس[5] - اكليل الملك[6] - اذخر[7] - امل[8] - بزركتان[9] - بابونج[10] - بادرنجبويه[11]
دادى[12] - دوسر[13] - دارشيشعان[14] - ہربوه[15] - حرير[16] - حنطه[17] - خور[18] - طرفا[19] - كرنب[20] - كرسنه[21]
كزبره[22] - كرم[23] - عنب[24] - كبسون[25] - كادى[26] - لبلاب[27] - لاذن[28] - لوف[29] - محلب[30]
من[31] - منيعه[32] - نيلج[33] - نشاره[34] - نارمشك[35] - سكر[36] - سنبل[37] - ساذج[38] - سك[39] - سرو[40]
سرخس[41] - سندروس[42] - سنا[43] - فستق[44] - فوه[45] - فادانيا[46] - فوصنوبر[47] - قاقلے[48]
قطن[49] - قلنت[50] - قنبيل[51] - رطب[52] - شليم[53] - شقائق[54] - شاہسفرم[55] - نرجس[56] - جندروس[57]
خطمى[58] - عافت[59] - غاريقون[60] - قاقله[61] - ترمس[62] -

السوال الثالث عشر کم ہی الادویۃ التی ذکرہا ابن وافد فی کتابہ انها
حارة رطبة فی الاولى الجواب ثلثة عشر جوز[1] جندم - حمص[2] - لوبيا[3] - لوز[4] -
لسان الثور[5] - موز[6] - ملوخ[7] - سمسم[8] - عناب[9] - قضب[10] - شقاقل[11] - خصى الثعلب[12] - خصى الكلب[13]

باریک پیسی جائے اور آٹے اور چربی میں ملا کر ناخنوں پر رکھی جائے تو اُس سفیدی کو جو ناخن میں پیدا ہوتی ہے مٹائے اور سُرخی لائے اور حبیش کہتا ہے کہ اگر زیتون کے گوند کو پیس کر زخم پر چھڑکیں تو وہ اُسکو بھر لائے اور جلد اُس میں گوشت آئے

سوال وہ کون کون سی دوائیں ہیں جنکو ابن وافد نے پہلے درجے میں گرم وخشک ذکر کیا ہے۔

جواب۔ ابن وافد نے کتاب ادویہ مفردہ میں باسٹھ دوائیں گنی ہیں۔ افسنتین۔ آرز۔ انزروت۔ اسفنج۔ اسطوخودوس۔ اکلیل الملک۔ اذخر۔ اثل۔ بزرکتاں۔ بابونہ۔ بادرنجبویہ۔ وادی۔ دوسر۔ دارشیشعان۔ برنوہ۔ حریر۔ خط۔ حور۔ طرفا۔ کرنب۔ کرسنہ۔ کزبرہ۔ کرم وعنب۔ کیسون۔ کادی۔ لبلاب۔ لاذن۔ لوف۔ محلب۔ من۔ میعہ۔ نیلج۔ نشارہ۔ نارمشک۔ سکر۔ سنبل۔ سافج۔ سک۔ سرو۔ سرخس۔ سندروس۔ سنا۔ فستق۔ فوہ۔ فاوانیا۔ فو۔ صنوبر۔ قاقلی۔ قطن۔ قلت۔ قنبیل۔ رطب۔ سنبلہ۔ شقایق۔ شاہسفرم۔ نرجس۔ جندروس۔ خطمی۔ غافث۔ غاریقون۔ قاقلہ۔ ترمس۔

سوال۔ بتاؤ وہ دوائیں کتنی ہیں جو ابن وافد نے پہلے درجے میں گرم وتر لکھی ہیں۔

جواب۔ تیرہ ہیں جن کو ابنِ وافد نے ذکر کیا ہے اور پہلے درجے کا گرم وتر لکھا ہے۔
جوز جندم۔ حمص۔ لوبیا۔ لوز۔ گاؤزبان۔ موز۔ ملوخ۔ شحم۔ عناب۔ قصب۔ شقاقل۔ خصی الثعلب۔ خصی الکلب

۵۱؎ گیہوں اور جو کے کھیت میں اُس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے بشکل جو رنگ سیاہ ہندی میں کوا کہتے ہیں۔

۵۲؎ ابرنجم ۱۲ ۵۳؎ گھانس ہے شبیہ بہ اشنان ۱۲

۵۴؎ کیلا ۱۲

۵۵؎ قیطف بحری ۱۲

السوال الرابع عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الاولی۔

الجواب من کتاب الادویۃ المفردۃ لابن وافد اربعۃ واربعون[44] وہی خمسۃ[45] واربعون۔ آس[1]۔ اشنہ[2]۔ اقاقیا[3]۔ آملج[4]۔ اسطراطیقوس[5]۔ باقلا[6]۔ بلوطہ[7]۔ باذاورد[8]۔ بسد[9]۔ بردی[10]۔ جاورس[11]۔ دلیس[12]۔ دخن[13]۔ دردار[14]۔ دیباقوس[15]۔ ہلیلج[16]۔ ورد[17]۔ زعرور[18]۔ خنا[19]۔ خسک[20]۔ حرالصخر[21]۔ کمثری[22]۔ لحیۃ التیس[23]۔ ماش[24]۔ مقل[25]۔ لحلہ[26]۔ سمدر[27]۔ شادروان[28]۔ سکت[29]۔ علس[30]۔ علیق[31]۔ فرطمان[32]۔ قاتل ابیہ[33]۔ قصب[34]۔ رمان[35]۔ شکاعا[36]۔ شعیر[37]۔ توت[38]۔ تفاح[39]۔ سفرجل[40]۔ خل[41]۔ خلاف[42]۔ خرنوب[43]۔ عرا[44]۔

السوال الخامس عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الاولی التی ذکرہا ابن وافد فی مفرداتہ الجواب احد عشر[11]۔ اجاص[1]۔ اسفاناخ[2]۔ دلب[3]۔ بنفسج[4]۔ ہندبا[5]۔ نیلوفر[6]۔ قراصیا[7]۔ قطف[8]۔ سوسن[9]۔ سلق[10]۔ خبازی[11]۔

السوال السادس عشر کم ہی الادویۃ التی ذکر ابن وافد انہا حارۃ یابسۃ فی الدرجۃ الثانیۃ الجواب احد وستون[61]۔ انجرہ[1]۔ اظفار[2]۔ ابنوس[3]۔ ابرنک[4]۔ اناغلس[5]۔ الاسقافس[6]۔ فرنجمسک[7]۔ باذروج[8]۔ بہار[9]۔ بطم[10]۔ بلسان[11]۔ جوز بوا[13]۔ جوز جلوز[14]۔ جوز الرقع[15]۔ جعدہ[16]۔ حرر[17]۔ دبق[18]۔ وسخ الکوائر[19]۔ ورس[20]۔ زراوند[21]۔ زرنباد[22]۔ زعفران[23]۔ حلبہ[24]۔ حمام[25]۔ یاسمین[26]۔ قفر الیہود[27]۔ جندبیدستر[28]۔ کندر[29]۔ کمافیطوس[30]۔ کماذریوس[31]۔ لک[32]۔ مو[33]۔

سوال پہلے درجے کی سرد خشک دوائیں کتنی ہیں نشان دو جتنی ہیں۔

جواب ابن وافد نے وہ کتاب ادویہ مفردہ میں چوالیس لکھی ہیں حالانکہ وہ پینتالیس ہوتی ہیں آس۔ اشنہ۔ اقاقیا آملہ۔ اسطراطیقوس۔ باقلا۔ بلوط۔ بادآورد۔ تبشد۔ بردی۔ جاورس۔ ورس۔ وخن۔ درادار۔ دیباقوس ہلیلہ۔ ورد۔ زعرور۔ حنا۔ حسک۔ حرار الصحر۔ کشری۔ لحیۃ التیس۔ ماش۔ مقل۔ نحلہ۔ سدر۔ سادروان سلت۔ علس۔ علیق۔ فرطمان۔ قاتل ابیہ۔ قصب۔ رمان۔ شکاعی۔ شعیر۔ توت۔ تفاح۔ سفرجل۔ خل۔ خرنوب۔ خلاف۔ عرا۔

سوال۔ پہلے درجے کی سرد و تر دوائیں بیان کرو ابن وافد نے جتنی اپنے مفردات میں لکھی ہیں وہ نشان دو۔

جواب۔ وہ گیارہ ہیں جو ابن وافد نے بتائی ہیں اور اُسکی کتاب مفردات میں لکھی پائی ہیں۔
اجاص۔ اسفاناخ۔ ولب۔ بنفشہ۔ ہندبار۔ نیلوفر۔ قراصیا۔ قطف۔ سوس۔ سلق۔ خبازی
خیار۔ مخزن　الوبابو　بتھوہ　مہک

سوال۔ گرم و خشک دوسرے درجے کی دوائیں جو ابن وافد نے لکھی ہیں وہ سب بتاؤ کتنی ہیں۔

جواب۔ اٹھ دوائیں دوسرے درجے میں گرم و خشک ابن وافد نے بتائی ہیں وہ اس مقام پر اس تفصیل سے لکھنے میں آئی ہیں۔
انجرہ۔ اظفار۔ آبنوس۔ ابرنگ۔ اناعلس۔ الاسقاقس۔ فرنجمشک۔ بادروج۔ بہار۔ بطم بلسان۔ جوز بوا۔ جوز۔ جلوز۔ جوز الرقع۔ جعدہ۔ حرر۔ دبق۔ ورسخ الکوائر۔ ورس۔ زراوند۔ زرنباد زعفران۔ طلبہ۔ حماحم۔ یاسمین۔ قفر الیہود۔ جندبیدستر۔ کندر۔ کمافیطوس۔ کماذریوس۔ لک۔ مو

مصطکی[۳۲] مری[۳۳] مسک[۳۴] بنک[۳۵] لیشرپس[۳۸] نرجس[۳۹] سوسن[۴۰] سلجم[۴۱] سعد[۴۲]
سقولوقندریون[۴۳] سورنجان[۴۴] عسل[۴۵] عنبر[۴۶] عود[۴۷] فراسیون[۴۸] فلیجہ[۴۹] فاغرہ[۵۰] صبر[۵۱]
قرطم[۵۲] قلقاس[۵۳] قثاء الحمار[۵۴] قصب الزریرہ[۵۵] راوند[۵۶] شہدانج[۵۷] تین[۵۸] خیری[۵۹]
حشیش[۶۰] خروع[۶۱]۔

السوال السابع عشر کم ہی الادویۃ الحارۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثانیۃ التی ذکرہا
ابن وافد الجواب ستۃ بہمن[۱] جرجیر[۲] حب القلقل[۳] لسان العصفور[۴] معاذ[۵] نارجیل[۶]

السوال الثامن عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثانیۃ التی ذکرہا
ابن وافد الجواب ثلثۃ عشر امیرباریس[۱] بزرقطونا[۲] جلنار[۳] کثیرا[۴] لسان الحمل[۵]
مامیثا[۶] سماق[۷] عوسج[۸] عفص[۹] عنب الثعلب[۱۰] ضمغ[۱۱] رامک[۱۲] ریباس[۱۳]۔

السوال التاسع عشر کم ہی الادویۃ الباردۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثانیۃ التی
ذکرہا ابن وافد الجواب تسعۃ بقلۃ یمانیۃ[۱] بطیخ[۲] قثا[۳] خیار[۴] ذراع[۵] طحلب[۶]
کماۃ[۷] مشمش[۸] قرع[۹] حسک[۱۰] خوخ[۱۱]۔

السوال العشرون کم ہی الادویۃ المفردۃ الحارۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثالثۃ
والحارۃ الرطبۃ والباردۃ الیابسۃ فیہا والباردۃ الرطبۃ الجواب اما الادویۃ الحارۃ
الیابسۃ فی الدرجۃ الثالثۃ من کتاب ابن وافد فعدتہا ثلثۃ وثمانون۔

سے نو شمار میں گیارہ دوائیں ہوتی ہیں جواب میں نو ظاہر کی گئی ہیں شاید کاتب کی غلطی ہو ۱۲

مصطگی[34]۔ مقری[35]۔ مشک[36]۔ بنگ[37]۔ نسترین[38]۔ نرجس[39]۔ سوسن[40]۔ شلجم[41]۔ سعد کوفی[42]۔ سقولوقندریون[43]۔ سورنجان[44]
عسل[45]۔ عنبر[46]۔ عود[47]۔ فراسیون[48]۔ فلیجہ[49]۔ فاغرہ[50]۔ صبر[51]۔ قرطم[52]۔ قلقاس[53]۔ قثاء الحمار[54]۔ قصب الذریرہ[55]۔ راوند[56]
شہدانج[57]۔ تین[58]۔ خیری[59]۔ خنثی[60]۔ خروع[61]۔

سوال[11]۔ دوسرے درجے کی گرم وتر کون کونسی دوا ہے جن کا ذکر ابن وافد نے کیا ہے۔

جواب چھ ہیں بہمن[1]۔ جرجیر[2]۔ حب القلقل[3]۔ لسان العصافیر[4]۔ معاو[5]۔ نارجیل[6]۔

سوال[12]۔ دوسرے درجے کی سرد وخشک کون کونسی دوا ہے۔ ابن وافد نے اپنی کتاب میں جسکو لکھا ہے۔

جواب تیرہ[13] دوائیں بتائی ہیں جو اُسکی کتاب میں لکھی پائی ہیں۔
امیرباریس[1]۔ بزرقطونا[2]۔ جلنار[3]۔ کثیرا[4]۔ لسان الحمل[5]۔ مامیثا[6]۔ سماق[7]۔ عوسج[8]۔ عفص[9]۔ عنب الثعلب[10]
صمغ[11]۔ رامک[12]۔ ریباس[13]۔

سوال[13] دوسرے درجے کی سرد وتر دوائیں جو ابن وافد نے ذکر کی ہیں بتاؤ اور تفصیل ہر دوا کا نام سُناؤ۔

جواب اِس درجے کی دوائیں ابن وافد نے گیارہ[11] لکھی ہیں اور اس تفصیل سے لکھی ہیں۔
بقلۂ یمانیہ[1]۔ بطیخ[2]۔ قثاء[3]۔ خیار[4]۔ دلاع[5]۔ طحلب[6]۔ کماہ[7]۔ مشمش[8]۔ قرع[9]۔ خس[10]۔ خوخ[11]۔

تربوز ۱۲

سوال[14] تیسرے درجے کی گرم وخشک اور گرم وتر اور سرد وخشک اور سرد وتر مفرد دوائیں کتنی ہیں ہر ایک قسم کی جدا جدا تفصیل بتاؤ جتنی ہیں۔

جواب۔ تیسرے درجے کی گرم وخشک جو ابن وافد کی کتاب میں لکھی ہیں وہ سب دوائیں ان ناموں سے تراسی[83] ہیں۔

۱؎ شیرازی رنگے دارد بیخ نیلوفرست ۱۲ مخزن ۲؎ ہندی اروی ۱۲ مخزن ۳؎ درختی ست خار دار قریب بدرخت انار ۱۲ مخزن۔
۴؎ زرشک ۱۲ ۵؎ مازو ۱۲

انجدان ـ انیسون ـ اقحوان ـ اسارون ـ ابہل ـ افتیمون ـ اشنان ـ بسفائج
بخورمریم ـ بزر بیدان ـ بل ـ وقل ـ وشل ـ جاوشیر ـ جنطیانا ـ دخان ـ دوقو ـ دار شینی
ہوفاریقون ـ سوسن ـ وج ـ زرنب ـ زفت ـ حرشف ـ حامالاون لوقس
حامالاون مالس ـ جوز رومی ـ حب الراس ـ حب بان ـ حماما ـ حب عرعر
حاشا ـ حنظل ـ حب نیل ـ حاما اقطی حرمل ـ بربطورہ ـ کمون ـ کبابہ ـ کرویا
کرفس ـ لبورمر ـ مومیا ـ مقل الیہود ـ مروبہ سوسہ ـ مرزنجوش ـ نانخواہ ـ نعناع
نمام ـ سداب ـ سلیخہ ـ سکبینج ـ سقمونیا ـ عنصل ـ عسکوب ـ عروق ـ فجل ـ
ایاقس ـ اسقلنوس ـ نجکنت ـ فوتج ـ فلفلمویہ ـ صعتر ـ قنطوریون کبیر
قنطوریون دقیق ـ قردمانا ـ قیصوم ـ قسط ـ قرنفل ـ تنی قرمر ـ قسطون ـ
قرۃ العین ـ رازیانج ـ شبث ـ شجرہ مریم ـ شونیز ـ شیح ـ تربد ـ ثوم ـ خولنجان
خرلقان ـ غار ـ درونج ـ زوفا ـ راسخ ـ واما الحارۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثالثۃ فاربعۃ
وہی زنجبیل ـ حب الزلم ـ راسن ـ ثافسیا ـ واما البارذۃ الیابسۃ فی الدرجۃ الثالثۃ
فقسع ستۃ ـ بنج ـ دم الاخوین ـ یبروج ـ کافور ـ فوفل ـ صندل ـ شوکران ـ
تمرہندی ـ طباشیر ـ واما البارذۃ الرطبۃ فی الدرجۃ الثالثۃ فاربع ـ
بقلہ حمقا ـ حی العالم ـ عصی الراعی ـ فطر ـ

انجدان۔ انیسون۔ اقحوان۔ آسارون۔ ابہل اقیمون۔ اشنان۔ بسفایج۔ بخور مریم۔ بوزیدان۔
بل وقل وشل۔ جاؤشیر۔ جنطیانا۔ دخان۔ دوقو۔ دارچینی۔ ہوفاریقون۔ وسق۔ وج۔ زرنب۔ زفت۔
حرشف۔ حامالاون لوقس۔ حامالاون مالس۔ جوز رومی۔ حب الراس۔ حب بان۔ حماما۔ حب عرعر۔
حاشا۔ حنظل۔ حب نیل۔ حامافیطی۔ خربل۔ بربطورہ۔ کمون۔ کبابہ۔ کرویا۔ کرفس۔ لبور م۔ مومیا۔
مقل الیہود۔ مرویہ۔ سوسہ۔ مرزنجوش۔ نانخواہ۔ نعنع۔ نمام۔ سداب۔ سلیخہ۔ سکبینج۔ سقمونیا۔ عنصل
عنکوب۔ عروق فجل۔ ایاش۔ اسفلنوش۔ پنجکست۔ فوتنج۔ فلفلمونہ۔ صعتر۔ قنطوریون کبیر۔ قنطوریون
دقیق۔ قرد مانا۔ قیصوم۔ قسط۔ قرنفل۔ تنی قرمر۔ قسطون۔ قرۃ العین۔ رازیانج۔ شبث۔ شجرۃ مریم۔ شونیز
شیح۔ تربد۔ ثوم۔ خولنجان۔ خربقان۔ غار۔ درونج۔ زوفا۔ راسخ۔

اور گرم و تر تیسرے درجے کی جو ابن وافد کی کتاب الادویہ سے آشکار ہیں وہ دوائیں یہ چار ہیں۔
زنجبیل۔ حب الزلم۔ راسن۔ ثافسیا۔

اور سرد و خشک تیسرے درجے کی نو ہیں جو ابن وافد نے لکھی ہیں وہ اس تفصیل سے ذکر کی ہیں۔
بنج۔ دم الاخوین۔ یبروج۔ کافور۔ نوفل۔ صندل۔ شوکران۔ تمر ہندی۔ طباشیر۔

اور سرد و تر تیسرے درجے کی ابن وافد نے چار بتائی ہیں۔ جو یہاں لکھنے میں آئی ہیں۔
بقلۃ الحمقا۔ حی العالم۔ عصی الراعی۔ قطر۔

---

۵۱ بناتی ست ۱۲ تحفہ

۵۲ کرونس فارسی نور کہتے ہیں ۱۲ مخزن

۵۳ ابہل ہے ۱۲ مخزن

۵۴ ہندی گوگل ۱۲

۵۵ اسقولوقندریون ہے ۱۲ مخزن۔

۵۶ تخم نوحرہ ۱۲ مخزن

۵۷ لنگر آبی ۱۲ مخزن

۵۸ خربق سفید و خربق سیاہ ۱۲ منہ

۵۹ سماروغ ۱۲ مخزن

الباب السادس

فی المداوات وهو عشرون مسئلة

السوال الاول - کم ہی الاغراض المقصودة فی المعالجة وما الذی یرشد الیہا - الجواب من الکتاب التاسع والخمسین من الکتب المائة للمسیحی حیث یقول انہا خمسة احدہا - الغرض الذی یقصد نحو کیفیة الشئ الذی یکون بہ المعالجة ویرشد لذلک نوع المرض الثانی الغرض الذی یقصد بہ نحو مقدار الشئ الذی بہ تکون المعالجة والذی یرشد الی ذلک ہو مزاج البدن ومقدار المرض وحال سائر الاشیاء التی یدل بمخالفتہا وموافقتہا الثالث الغرض الذی بہ یقصد نحو الوقت الذی فیہ یستعمل الشئ الذی تکون بہ المعالجة والذی یرشد الی ذلک ہو الوقت من المرض ومقدار قوة المریض وحال سائر الاشیاء التی یدل بموافقتہا ومخالفتہا - الرابع الغرض الذی یقصد نحو الوجہ فی استعمال الشئ الذی یکون بہ المعالجة الخامس الغرض الذی یقصد بہ نحو اختیار مادة الشئ الذی یکون بہ المعالجة والذی یرشد الی ہذین الغرضین ہو المرض والمزاج والقوة وسائر الاشیاء التی یدل

چھٹا باب

دوا کرنے کے حال میں ہے اور ذکر اُس کا ہر ایک سوال میں ہے

سوال یعنی غرضیں ہیں جو علاج کرنے میں مقصد کیجاتی ہیں اور کون کونسی چیزیں ہیں جو اُن اغراض کیطرف راہ بتاتی ہیں۔ **جواب** کتب مائۃ مسیحی کی آٹھویں کتاب سے لکھا جاتا ہے حکیم مذکور علاج کے واسطے پانچ غرضیں بتاتا ہے **اول** غرض جو قصد کیجاتی ہے یعنی طبیب کو اُسکی حاجت پیش آتی ہے وہ کیفیت اُس چیز کی ہے جس سے علاج کرے یعنی وہ دوا جس سے دفع مرض کا کام لے اور اُس دوا کی طرف خود مرض کی قسم راہ بتاتی ہے یعنی پہلے نوع مرض کی پہچانی جاتی ہے تب اُسکی دوا خیال میں آتی ہے۔

دوسری غرض جو طبیب کو پڑتی ہے اُس چیز کی مقدار کیطرف ہوتی ہے یعنی وہ دوا جو مریض کو دے وزن میں کتنی ہے اور اُس مقدار کیطرف مقدار مرض کی ہدایت کرتی ہے اور بدن کے مزاج کی کیفیت اشارہ کرتی ہے تاکہ جتنا مرض ہے اُتنی ہی دوا کام میں لائے یا جو مزاج بدن کا ہے اُس مزاج کی دوا بتائے۔ علاوہ اسکے اور وہ چیزیں ہیں جو مرض سے مخالفت یا موافقت رکھتی ہیں وہ بھی علاج پر دلالت رکھتی ہیں **تیسری** وہ چیز جسکی طرف طبیب محتاج ہوتا ہے وہ وقت مرض کا ہے۔ وقت ابتدا میں انتہا کی دوا نہ دیجائے اور علی ہذا وقت کے لحاظ سے دوا دی جائے۔ مبادا کوئی اور مرض پیش آئے اور اس بات کا رہنما خود وقت مرض یا مریض کی قوت ہے اور اسی طرح اور اشیا کی مخالفت ہے یا موافقت یعنی جو دوا گرم یا سرد ہے تو مرض کے وقت کو دیکھے اور نیز مریض کی قوت اور ضعف کو بھی دیکھ لے تا ضعیف کو بہت قوی دوا نہ بتلائے اور قوی کے لیے ضعیف کام میں لائے **چوتھی** چیز جسکی طرف طبیب کو حاجت ہے وہ اُس دوا کی علت و جہت ہے یعنی کسواسطے دیتا ہے اور اُس سے کیا کام لیتا ہے **پانچویں** یہ ہے کہ جس چیز کو استعمال میں لاتا ہے اُسکے مادے کو اختیار کرے یعنی اُسکی اصلیت کا اعتبار کرے اور ان دونوں

بموافقتها و مخالفتها وهي البلد والوقت الحاضر وحال الهواء
السوال الثاني كم هي طرق معالجة الامراض في كل واحد من الاعضاء
خاصة وكيف هي الجواب من الكتاب التاسع والخمسين من الكتب المائة
للمسيحي اربعة اولها الطريق الماخوذ من مزاج العضو العليل الثاني
الطريق الماخوذ من خلقته الثالث الطريق الماخوذ من وضعه
الرابع الطريق الماخوذ من قوته اما الماخوذ من مزاج العضو العليل فمثل
ان الاعضاء كلما غلبت فيه الحرارة كاللحم او غلبت فيه البرودة كالعصب
او كان متوسطا كالجلد صار كل واحد منها اذا تغير مزاجه الطبعي يحتاج الى رده
اليه بالاشياء المائلة عن الاعتدال الى خلاف الوجه الذي مال اليه
واما الماخوذ من خلقة العضو فان من الاعضاء ما هو مجوف كالمعدة
ومنها غير مجوف ومنها مصمت بمنزلة اعصاب اليدين والرجلين ومنها
ما لها تجويف من داخل وخارج معا بمنزلة الرية فانها يحيط بها فضاء الصدر
من خارج ومن داخل اقسام قصبة الرية والعروق الضوارب متفرقة
فيها فمتى كان العضو سخيفا متخلخلا كالرية لم يحتمل ان يداوى بادوية قوية
ومتى كان كثيفا ملززا كالكليتين احتمل ادوية قوية ومتى كان متوسطا كالكبد

غرضیکہ مرض اور مزاج اور قوت اور وہ چیزیں جو مرض یا مزاج کی مخالف یا موافق ہوں خود دوا کی جہت اور مادہ
بتاتی ہیں تب مرض اور مزاج اور شہر اور وقت اور ہوا کے موافق عمل میں آتے ہیں۔ مثلاً کسی دوائی مسہل کو
اسہال کی جہت سے استعمال کیا جائے تو لازم ہے کہ اس دوا کی قوت اسہالی کو خیال میں لائے
کہ آیا یہ مسہل ضعیف ہے یا قوی ہے اور مریض کی قوت کیسی ہے تا قوی کو ضعیف اور ضعیف کو قوی
نہ دیا جائے اور اسی طرح مریض کے مزاج اور شہر اور ہوا کی کیفیت کو بھی دیکھے تا انکے خلاف معالجہ
عمل میں نہ آئے **سوال** ہر عضو خاص کے علاج کے طریق کتنے ہیں اور وہ کیا ہیں اور کیسے ہیں۔ **جواب**
کتاب مائۃ مسیحی کی اٹھویں کتاب میں لکھا ہے کہ ہر عضو خاص کے امراض کا علاج چار طرح سے ہوتا ہے۔
اول علاج اس عضو کے مزاج سے علاج کا طریقہ نکالا جاتا ہے یعنی جب وہ عضو بیمار ہو جاوے تو اسکے
اصلی مزاج کو دیکھکر علاج عمل میں آئے **دوسرا** طریق اسکے علاج کا اسکی خلقت سے نکلتا ہے یعنی وہ کیسا
پیدا ہوا تھا اور حالت مرض میں کیسا ہو گیا ہے **تیسرا** طریق علاج کا اس عضو کی وضع سے پیدا ہوتا ہے
کہ اصل پیدایش میں کہاں تھا اور اب کہاں ہے **چوتھا** طریق اس کے علاج کا اسکی قوت سے لیا جاتا ہے اور قوت
وضعف کے لحاظ سے علاج کیا جاتا ہے مثال ہر ایک کی مسیحی نے یوں بیان کی ہے جسطرح سے یہاں لکھی گئی ہے۔
اول طریقہ علاج جو مزاج بیمار عضو سے لیا گیا ہے جیسے گوشت کے مزاج میں حرارت بہت ہوتی ہے اور ہڈیوں کے مزاج
میں برودت بہت اور جلد میں حرارت اور برودت متوسط ہوا کرتی ہے نہ حرارت ہی غالب ہوتی ہے نہ برودت ہی سو اب پس
اگر گوشت یا عصب اپنے اصلی مزاج سے متغیر ہو جائے طبیب کو اس دوا کی حاجت پیش آئے جو اعتدال سے گزری ہو اور عضو کو
اسکے اصلی مزاج کیطرف پھیر لائے اور دوسرا طریق علاج کا جو عضو کی خلقت سے لیا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ مثلاً کوئی
عضو اندر سے خالی پیدا ہوا ہے جیسے معدہ ہے اور بعض عضو وہ ہے جو ٹھوس بنا ہے اور کوئی عضو ٹھوس تنگ مسام
بنایا گیا ہے جیسے ہاتھ اور پاؤں کے پٹھے ہیں اور بعض عضو ایسے ہیں جو اندر اور باہر سے کھوکھلے بنے ہیں جیسے پھیپھڑا
ہے کہ باہر سے تو اسکو سینے کے میدان نے گھیرا ہے اور اندر سے طرح طرح کی ڈنڈیاں اور پھیپھڑے کی رگیں جو نہ دہ اسمیں

احتاج الی دوار متوسط واما الماخوذ من وضع العضو فهوان نیظر الموضع
الذی فیہ العضو فی معالجۃ سور مزاجہ لانہ ان کان قریب الموضع حتی
یمکن الدواران یلاقیہ وقوۃ الدوار باقیۃ علی حالہا اوکان لبعید الا
یمکن الدواران یصل الیہ حتی یمر باعضا ر اخر زدنا فی مقدار الدوار بمقدار
ما یعلم انہ لا ینقص من قوتہ فی الطریق قبل الوصول الیہ واما الطریق الماخوذ
من قوۃ العضو فہوان یعتبرہل یفعل فعلا عامیا ینتفع بہ فی جمیع البدن مثل
المعدۃ والحجاب وان یعتبرہل ہو ذکی الحس بمنزلۃ العین ومتی احتجنا ان
نداوی الکبدا و المعدۃ لضماد محلل خلطنا مع الادویۃ المحللۃ ادویۃ قابضۃ
طیبۃ الرائحۃ لیبقی قوۃ الدوار علی ما ہو علیہ۔

انہ ینقص

السوال الثالث۔ کم ہی مراتب المعالجۃ بالدوار۔

الجواب من کلیات القانون ثلثۃ۔ احدہا قانون اختیار کیفیتہ
ای اختیارہ حاراً او بارداً او رطبا او یابسا۔

الثانی قانون اختیار کمیتہ وہذا ینقسم الی قانون تقدیر وزنہ والی
قانون تقدیر کیفیتہ

الثالث قانون ترتیب وقتہ

پھیلی ہوئی ہیں اب جو عضو ڈھیلا اور پلپلا ہے جیسے پھیپھڑا ہے تو وہ قوی دوا کو اٹھا نہیں سکتا اور جو موٹا اور
لچکتا ہوا ہے وہ قوی دواؤں کا متحمل ہوتا ہے جیسے گردے اور جو انکے میانہ ہے یعنی نہ پلپلا اور نہ ٹھوس جیسے
جگر ہے پس اسکو دوائے متوسط کی حاجت ہے طبیب کو ان باتوں کے لحاظ کی ضرورت ہے اور تیسرا طریق
علاج جو عضو کی وضع سے لیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو کی جگہ دیکھے جسکا مزاج بگڑا ہے تاکہ طبیب اس
بات پر قادر ہو جائے کہ اگر وہ عضو کہ جس کا علاج کرتا ہے اتنا قریب ہے کہ وہاں تک پہونچتے پہونچتے قوت دوا
کی باقی رہجائیگی تو ایسی دوا دے اور اگر عضو کی جگہ ایسی دور ہو کہ اور عضا [illegible] کر دوا وہاں پہنچے گی تو دوا
کی مقدار اسقدر بڑھائیں گے جس مقدار سے دوا وہاں تک پہونچے اور اسکی قوت نہ [illegible] چوتھا طریق
علاج کا جو عضو کی قوت سے لیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ عضو کو دیکھے کہ آیا وہ ایسا ہے کہ اس [illegible] سے
تمام بدن نفع پاتا ہے جیسے معدہ اور جگر ہے کہ ان دونوں کے علاج کا اثر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے
اور اس عضو کی جس کا علاج کرنا ہے قوت حس کو دیکھے کہ کیسی ہے تیز ہے یا دھیمی ہے جیسے [illegible] قوی یا
قوی رکھتی ہے اور جلد دوا کا اثر لیتی ہے پس ایسے عضو کو دوا دیکھکر دے کہ مبادا نفع کے عوض ضرر [illegible]
اور علاج درست نہ آئے۔ پس جب ہمکو جگر اور معدے پر ضماد محلل لگانیکی حاجت ہوگی تب محلل دوا [illegible]
قابض اور خوشبو دواؤں کے ملانیکی بھی ضرورت ہوگی تاکہ دوا اپنی قوت پر باقی رہجائے اور جگر یا معدے
کو اثر بخشے اور ضرر نہ پہنچائے۔ **سوال** دوا سے علاج کرنیکے کتنے مرتبے ہیں جو اطبا نے تجویز کیے ہیں۔
جواب کلیات قانون میں جو لکھے ہیں وہ تین مرتبے ہیں ایک تو دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنی گرمی سردی یا خشکی
یا تری کا اعتبار کرنا دوسرے اسکی مقدار کو جان لینا اور اسی پر بیمار کو دینا اور یہ مقدار کا جاننا دو قسم پر تقسیم کیا جاتا ہے
اور طبیب کو اسکا جاننا بڑا کام آتا ہے **ایک** تو خاص اس دوا کی مقدار دیکھے کہ کتنی دی جائے **دوسرے**
اسکے اثر کی مقدار دیکھے تا اس اثر پر نظر کرکے جتنی درکار ہو اسیقدر عمل میں آئے مثلاً ایک دوا تیسرے
درجے کی حار ہے پس دیکھنا چاہیے کہ مریض کو اس میں سے کتنی سزاوار ہے **تیسرے** ترتیب وقت کا

السوال الرابع کم ہی الشرائط التی تراعی فی الجذب الجواب من کلیات
القانون اربعة الاول مخالفة الجہة کما یجتذب من الیمین الی الیسار ومن
فوق الی اسفل الثانی مراعات المشارکة کما یحتبس الطمث بوضع الحجام
علی الثدیین جذبا الی الشریک الثالث مراعات المحاذات کما یفصد
فی علل الکبد الباسلیق الایمن وفی علل الطحال الباسلیق الایسر الرابع
مراعات التبعید فی ذلک کیلا یکون المجذوب الیہ قریبا من المجذوب منہ
السوال الخامس کم ہی الخلال الموجبۃ الی ترکیب الادویۃ
وما مثالہا الجواب من الفصول للرازی خمسۃ۔ احدہا انہ ربما کان الدواء
الذی ینتفع بہ من علۃ ما ویقوی عضوا ما نضر بآخر فیضطر معہ الی ترکیب
ما یمنع من ذلک مثال ذلک اخلاطنا الجندبیدستر بالافیون کیلا یعظم
ضررہ الثانی ان یکون الدواء لا یصل الی الموضع الذی یرید فیضطر
الی ان نخلط معہ ما یوصلہ الیہ کاخلاطنا الافاویۃ اللطیفۃ بالطین المختوم
والصمغ عند نفث الدم من الریۃ والصدر الثالث ان یکون ادویۃ
نافعۃ لعلۃ ما الا ان بعضہا انفع من بعض لبعض الابدان والامزاج
فیرید الطبیب ان یکون عندہ دواء یصلح لتلک العلۃ فی اکثر الامر

لامزجۃ

قانون جاننا یعنی مرض کی ابتدا اور بحران اور انحطاط اور زوال کو پہچاننا تا ہر وقت کے موافق عمل کرے ایسا نہو کہ بے ترتیبی سے خلل پڑے **سوال** کتنی شرطیں ہیں جو مادے کے کھینچنے میں رعایت کیجاتی ہیں اور مادے کے نکالنے کیوقت کام آتی ہیں **جواب** کلیات قانون میں چار لکھی ہیں جو اطبا رنے اختیار کی ہیں **پہلی شرط** مخالفت جہت کی ہے جو زیادہ تر منظور اور رعایت کی ہے مثلاً جب مرض داہنی طرف پایا جائے تو جذب مادہ بائیں طرف سے کیا جائے اور اگر مادہ اوپر ہو نیچے کیجانب کو مادہ کھینچا جائے **دوسری شرط** جذب رعایت مشارکت کی ہے یعنی ایک عضو کی دوسرے عضو سے اصلی شرکت کی رعایت کیجاتی ہے چنانچہ حیض کے بند کرنے میں سینگیاں پستانوں پر لگاتے ہیں اور چونکہ پستانوں کو رحم سے شرکت ہے تو خون حیض کو جو جاری ہے ادھر کو کھینچ لاتی ہیں **تیسری شرط** یہ ہے کہ اس طرف مادے کو کھینچا جائے جو مریض کے عضو کے مقابل پایا جائے جیسا کہ جگر کی بیماریوں میں داہنے ہاتھ کی فصد باسلیق لیں اور طحال کے امراض میں بائیں ہاتھ کی باسلیق کھولیں **چوتھی شرط** جذب رعایت دوری ہے اور یہ بڑی ضروری ہے یعنی مادے کو دور کیطرف کھینچ لائیں اور عضو قریب کو بچائیں اسواسطے کہ مادہ عضو بعید کیطرف آہستہ آہستہ آئیگا اور عضو قریب پر ایک دفعہ ہی آجائیگا **سوال** دوا کی ترکیب دینے کیطرف کس کس سبب سے حاجت ہوتی ہے انکی مثال دو جسکی ضرورت ہوتی ہے **جواب** فصول رازی میں پانچ امر لکھے ہیں وہ اس تفصیل سے کہے ہیں **ایک** تو یہ ہے کہ کبھی ایسی دوا ہوتی ہے کہ کسی مرض کو تو نفع اور کسی عضو کو قوت اور کسیکو ضرر پہنچاتی ہے پس دوا کی ترکیب میں ایسے ضرر کے روکنے کے لیے طبیب کو ناچاری پیش آتی ہے اسکی مثال یہ ہے کہ ہم جند بیدستر کو افیون کے ساتھ ملاتے ہیں تا اُس کا ضرر بڑھ نجائے اور جند بیدستر کا جتنا اثر درکار ہے وہ ظہور میں آئے **دوسرا** یہ ہے کہ جب دوا اُس جا سے نہ پہونچے کہ جہاں کا ارادہ ہے پس اُس وقت میں طبیب کو لازم ہے کہ اُس طرف آمادہ رہے کہ اُسکے ساتھ وہ دوا ملائے جو اُسکو اُس جگہ پہنچائے جیسے ادویہ لطیف خوشبودار کو گل ارمنی اور گوند کیساتھ ملاتے ہیں تب نفث الدم کے مرض میں صدر اور ریہ تک پہنچاتے ہیں **تیسرا** یہ ہے کہ بعض دوائیں

ویرید الطبیب ان یکون عنده دواء یصلح ان یستعمله فی علل کثیرة
فیضطر لترکیب ذلک الدواء من ادویة نافعة لعلل شتی کالتریاق
مثلا النافع من ادواء شتی الرابع انه ربما احتاج ان یخرج من البدن
اخلاطا مختلفة فیحتاج ان یرکب ذلک الدواء من ادویة کل واحد
منها یخرج خلطا من الاخلاط مثال ذلک حب جالینوس المعروف
بالفوقایا المرکب من الصبر والسقمونیا وشحم الحنظل وعصارة الافسنتین
الخامس انه ربما کان الدواء النافع لا یستعمل حتی یخلط بالشیء آخر
کالمرداسنج وسائر الادویة الحجریة التی لا یمکن ان یستعمل فی المراہم
حتی یخلط بالادہان والخلول وترکب ویذاب مثل الصموغ والشحوم۔

السوال السادس کم ہی اصناف معالجۃ سوء المزاج۔

الجواب من کلیات القانون ثلثة۔ احدہا ان یکون سوء المزاج
مستحکم فیکون علاجه بالضد علی الاطلاق وہذا ہو المداواة المطلقة
الثانی واما ان یکون فی حد الکون فاصلاحه مداواة مع التقدم بالحفظ
بقطع السبب الثالث واما ان یرید ان یکون ویحتاج فیه الی منع
السبب فقط ویسمی التقدم بالحفظ۔

لہذا اُن دواؤں کی ضرورت ہوگی جن میں چند در چند امراض کے دفع کرنیکی منفعت ہوگی جیسے تریاق ہے کہ وہ بہت سے
مرضوں کی دوا بالاتفاق ہے **چوتھے** بعض وقت میں طبیب کو مریض کے بدن میں سے اخلاطِ مختلفہ کے
نکالنے کے واسطے اُس اُس دوا کی حاجت ہوگی جسکو ہر ایک خلط کے نکالنے کے لیے خصوصیت ہوگی جیسے
جالینوس کی حب ہے کہ جس کا نام قوقایا ہے جسکو صبر اور سقمونیا اور شحم حنظل اور عصارہ افسنتین سے ترکیب
دیکر بنایا ہے **پانچواں** یہ ہے اکثر اوقات دوائے نافع استعمال میں نہیں آتی ہے جب تک کہ وہ کسی اور
ایسی چیز سے کہ جس میں گھل سکے ملائی نہیں جاتی جیسے مردا سنگ ہے اور تمام سنگین دوائیں کہ وہ مرہموں
میں استعمال نہیں کیجاتیں جب تک کہ وہ کسی قسم کے تیل یا سرکے میں نہیں ملائی جاتیں یا گوند اور چربیوں کیساتھ
نہیں پگلائی جاتیں۔ پس طبیب اِس امر کا بھی ضرور خیال رکھے کہ وہ دوا جو کسی زخم یا درد کو نافع ہے ایسی چیز سے
ملے کہ جو ضرر نکرے۔ **سوال** سوءِ مزاج یعنی مزاج کے بگڑجانے کے علاج کی کے صورتیں ہیں اور اُن
علاجوں میں طبیب کو کیا کیا ضرورتیں ہیں **جواب** کلیات قانون میں تین صورتیں لکھی ہیں اور اُس تفصیل
سے بیان کی ہیں **ایک** یہ کہ سوءِ مزاج مستحکم ہوجائے پس علاج اُس کا مطلق اُسکی ضد کے ساتھ عمل میں
آئے یعنی گرم مرض میں سرد دوا دے اور سرد میں گرم تجویز کرے۔ یہ جو لکھا گیا ہے مطلق علاج ہر مرض کا ہے
دوسری یہ ہے کہ سوءِ مزاج پیدا ہونیکی حد میں آگیا۔ یعنے تازہ پیدا ہوا ہو اور بالکل نہ جما ہو پس علاج
اُس کا یہ ہے کہ وہی علاج بالضد کیا کریں اور علاج سے اول اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑا ہے
تاکہ مزاج اصلاح پر آتا جائے اور اُس سبب کے نہ روکنے سے بڑھتا نہ جائے۔

تیسری یہ ہے کہ مزاج بگڑ جانے کا ارادہ ہو یعنی ابھی نہ بگڑا ہو لیکن آمادہ ہو۔ اُس صورت
میں پہلے سے اُس سبب کو روکیں جس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اور یہ علاج تقدم بالحفظ نام پاتا ہے
یعنے پہلے ہی سے ایسی چیزوں سے بچائے جس سے کوئی مرض پیش آئے۔

السوال السابع ۔ کم ہی الاشیاء التی تدل علی صواب الحکم فی الاستفراغ

الجواب من کلیات القانون عشرۃ الامتلاء ۔ والقوۃ ۔ والمزاج والاعراض الملائمۃ ۔ والسحنۃ ۔ والسن ۔ والفصل ۔ وحال الہواء والبلد وعادۃ الاستفراغ ۔ والصناعۃ ۔

السوال الثامن ۔ کم ہی الامور التی تقصد فی کل استفراغ

الجواب من کلیات القانون خمسۃ احدہا استفراغ ما یجب استفراغہ ولیعقبہ لا محالۃ راحۃ

الثانی تامل جہۃ میلہ کالغشیان ینقی بالقئی والمغص بالاسہال ۔

الثالث عضو یخرجہ من جہۃ میلہ کالباسلیق الایمن لعلل الکبد لا القیفال الایمن فانہ ان خطی فی ہذا فربما جلب خطرا وینبغی ان یکون عضو المخرج اخس لئلا تمیل المادۃ الی ما ہو اشرف ویجب ان یکون مخرجہ منہ طبعیا کاعضاء البول لحدبۃ الکبد والامعاء لتقعیرہ وربما کان العضو الذی یندفع منہ ہو العضو الذی یجب ان یستفرغ منہ لکن بہ علۃ فیحتاج ان یمال الی غیرہ ۔

الرابع وقت استفراغہ وجالینوس یجزم القول بان الامراض

سوال وہ کتنی چیزیں ہیں جن سے مادے کے نکالنے میں طبیب کی رائے اچھی کہی جاتی ہے اور تدبیر اُسکی خدا کے فضل سے بشرط حیات راست اور درست بھی آتی ہے **جواب** قانون کے کلیات میں شیخ نے لکھا ہے کہ وہ دس[۱۰] چیزیں ہیں جن میں استفراغ مفید ہوتا ہے **ایک** تو امتلا ہے یعنی بدن کا مادے سے بھرا ہونا پس طبیب پہلے بدن میں امتلا دیکھے اگر ہو تو تنقیہ کرے **دوسری** مریض کی قوت دیکھی جائے تا اُسکے موافق استفراغ مادے کا عمل میں آئے **تیسری** مریض کے مزاج کو دیکھ لے تاکہ اُسکے مطابق استفراغ کرے **چوتھی** بیماریاں بھی اُس استفراغ کے مناسب ہوں جو طبیب نے تجویز کیا ہو نہ یہ کہ استفراغ اُس بیماری کے ساتھ علاقہ نہ رکھتا ہو **پانچویں** بدن کی لاغری اور فربہی دیکھے تا اُسکے مطابق چلے **چھٹی** سن یعنی سال مریض کا ہے کہ کس سن میں تنقیہ روا ہے اور کب ناروا ہے۔ **ساتویں** فصل کو دیکھے کہ کونسی فصل ہے اور مزاج فصل کا کیا ہے **آٹھویں** ہوا اور شہر جسکا دیکھنا ضروری ہوا ہے تا معلوم ہو کہ طبیب نے کس وقت اور کس موسم میں استفراغ تجویز کیا ہے اور اُس موسم میں وہ تنقیہ جو کیا جاتا ہے اچھا ہے یا بُرا ہے اور جس شہر میں مریض رہتا ہے طبیب کو لازم ہے کہ اُس شہر کی کیفیت بھی دیکھے کہ کیسی ہے اور کیا ہے **نویں** اِس بات کے بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ آیا مریض کو استفراغ کی عادت ہے **دسویں** چیز صناعت ہے کہ بیمار کا کیا پیشہ اور عادت ہے۔ **سوال** وہ کتنے امر ہیں جو ہر استفراغ میں قصد کیے جاتے ہیں اور دفع مرض میں کام آتے ہیں **جواب** کلیات قانون میں وہ پانچ امر معدود ہیں جو استفراغ میں مقصود ہیں **ایک** یہ کہ وہی مادہ نکالا جاوے جس کے نکالنے کی ضرورت ہو اور بعد اُسکے نکلنے کے مریض کو راحت ہو **دوسرے** یہ ہے کہ مادے کے میلان میں تامل کیا جائے جدہر کو مادہ مائل ہو اُدھر سے نکالا جائے مثلاً اگر کسی مریض کو متلی ہو تو قے کرائے اور اگر امعا میں قولنج ہو تو مسہل دیا جائے **تیسرے** اُس عضو کو دیکھے جدہر مادہ مائل ہے کہ کونسا عضو استفراغ کے قابل ہے جیسے جگر کی بیماریوں کیواسطے داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے اور داہنے سرارو کی فصد عمل میں نہیں آتی پس اگر طبیب اس امر میں خطا کر جائیگا تو بڑا خطرہ اُٹھائیگا اور سزاوار یہ ہے کہ وہ عضو جسکی راہ سے مادہ نکالا جائے وہ کمتر رتبہ میں ہوتا کہ مادہ عضو اشرف کیجانب نہ آئے اور واجب ہے کہ جس عضو کی راہ سے مادہ نکلے وہ راہ اُس مادے کا مخرج طبعی ہو۔ یعنی جو

المزمنة ننتظر فيها النضج وقبل الاستفراغ وبعد الاستفراغ يجب ان يسقى من الملطفات واما فی الامراض الحادة فالاصوب ايضاً انتظار النضج وخصوصاً ان كانت ساكنة واما ان كانت متحركة فالمبادرة الى استفراغ المادة اولى اذ ضرر حركتها اكثر من ضرر استفراغها قبل نضجها وخصوصاً اذا كانت الاخلاط رقيقة وخصوصاً اذا كانت فی تجاويف العروق غير مداخلة للاعضاء واما اذا كان الخلط محصوراً فی عضو فلا تحرك البتة حتى ينضج ويحصل له القوام المعتدل۔

الخامس تقدير ما يستفرغ وهذا يحصل من النظر فی كمية المادة و من النظر فی القوة ومن النظر فی الاعراض التی تتخلف بعد الاستفراغ فانها ان كان فيها عرض يتبعه استفراغ نقص مما يراد استفراغها بقدر ما يقدر ان ذلك العرض الذی يتبعه استفراغ يستدركه كما لفعل فی التشنج الامتلائی۔

السوال التاسع۔ اذا اجتمعت امراض فبای المعالجات نبتدی

الجواب من الكليات يبدی بما يخصه احدى الخواص الثلث۔ احدها بالذی لا يبرء الثانی دونه مثل الورم والقرحة اذا اجتمعا فانا نعالج

بدونہ

اس صورت میں اور کسی عضو کیطرف پھیرنے کی حاجت ہوتی ہے **چوتھا** یہ ہے کہ استفراغ کیوقت کو بھی دیکھ لے تب استفراغ کرے چنانچہ جالینوس نے یہی کہتا ہے کہ کہنہ مرضوں میں اتنا انتظار کیا جائے کہ دوبخوبی نضج پائے اور قبل استفراغ کے اور نیز بعد اسکے لطیف کرنے والی دوائیں پلائی جائیں تا اُن دواؤں کے سبب سے مادہ لطیف ہوجائے اور نیز عضو میں بھی انتظار نضج کا بہت اچھا ہے خصوصاً جس صورت میں کہ مادہ ٹھیرا ہوا ہے اور اگر مادہ حرکت میں ہے تب استفراغ میں دیری کرنی والی ہے اس واسطے کہ اُس مادے کا جو حرکت کرتا ہو ضرر بہت سوا ہے اس ضرر سے جو استفراغ قبل از نضج ہوتا ہے خصوصاً جس وقت کہ خلط پتلا ہو اور رگوں کے اندر بھرا ہوا اور اعضائے میں دخل نہ رکھتا ہو لیکن جب خلط کسی عضو میں گھر کر ساکن ہو اور حرکت نہ کرے تب تک کہ وہ پک کر قوام معتدل نہ پائے **پانچواں** اندازہ کرنا اُس مادے کا ہے جو نکالا جاتا ہے تا اُسی اندازے کے مطابق استفراغ کام میں آئے اور یہ اندازہ تین صورت سے کیا جاتا ہے تب استفراغ نفع بخشتا ہے (ایک) یہ ہے کہ مادے کی مقدار کو دیکھیں تا اُسیقدر استفراغ کریں (دوسری) مریض کی قوت پر نظر رکھیں تا قوت کے مطابق باہر نکالیں (تیسری) اُن عارضوں کو دیکھ لیں جو بعد استفراغ پیدا ہوں اسواسطے کہ اگر وہ مادہ ایسا ہو کہ جسکے نکالنے کے بعد کوئی عارضہ ایسا پیدا ہو کہ پھر دوبارہ استفراغ کرنا ہو تو اُسیقدر استفراغ کریں جس سے دوسرے استفراغ میں کام پورا ہو اگرچہ بالفعل استفراغ ادھورا ہو جیسا کہ تشنج امتلائی میں کیا جاتا ہے جس میں دوبارہ استفراغ عمل میں آتا ہے یعنی پہلے امتلا کے لیے استفراغ کیا کرتے ہیں اور پھر اگر تشنج پیدا ہوتا ہے تو دوبارہ بھی مادہ لیا کرتے ہیں

سوال۔ جب کئی مرض اکٹھے ہوجاویں۔ اول کس کا علاج عمل میں لائیں۔

جواب کلیات قانون میں لکھا ہے اور شیخ نے یوں کہا ہے کہ ہم پہلے اُس مرض کا علاج کریں گے جس میں تین خاصیتوں میں سے ایک چیز دیکھیں گے۔

(ایک) تو یہ ہے کہ وہ مرض ایسا ہو کہ جب تک وہ نجائے دوسرا نہ اچھا ہو مثلاً اگر ورم زخم سے باہم ہے تو ہم کو علاج ورم کا اہم ہے۔

الورم او لا حتی یزول المزاج الذی یصحبه ولا یمکن ان یبرأ معه القرحة ثم نعالج القرحة الثانی ان یکون احدهما هو السبب فی الثانی مثل انه اذا عرضت سدة وحمیٰ عالجنا السدة اولا ثم الحمیٰ ولم نبال من الحمیٰ ان احتجنا الیٰ ان نفتح السدة بما فیه شئ من التسخین ونعالج السل بالمجففات ولانبالی بالحمیٰ لان الحمی یستحیل ان تزول وسببها باق وعلاجها التجفیف و هو یضر بالحمیٰ۔ الثالث ان یکون احدهما اشد اهتماما کما لو اجتمع سونوخس وفالج فانا نعالج سونوخس بالتطفیة والفصد ولا نلتفت الی الفالج واما اذا اجتمع المرض والعرض فانا نبتدی بعلاج المرض الا ان یغلب العرض ولا یلتفت للمرض کما لیسقی المخدرات فی القولنج الشدید الوجع اذا صعب وان کان نفس القولنج۔

السوال العاشر کم ہی منافع السکنجبین۔

الجواب من تجارب ابن المدور نقله من مقالة حنین فی السکنجبین وہی ثمانٌ وثمانون منفعة الاول انه یبرد المزاج المائل الی الحرارة المفرطة ویعدله بتطفیة تلک الحرارة وتهدیة لها۔ الثانی انه یحمی البدن البارد اذا شرب صرفا۔ الثالث انه یرطب البدن الیابس اذا شرب بمزاج

تاکہ وہ مزاج جو ورم کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور بدون اُس کے زخم کا اچھا ہونا معلوم نہیں ہو سکتا دور ہو جائے بعد ازاں زخم کا علاج کرینگے تا وہ زخم آسانی کے ساتھ شفا پائے (دوسری) یہ ہے کہ ایک مرض کے سبب دوسرا مرض پیدا ہو پس پہلے اُس کا علاج کرینگے جو پہلے ہوا ہو جیسا کہ کوئی سدے اور تپ میں مبتلا ہوا ور سدے ہی سے تپ کا ہوا ہو تو پہلے سدے کے علاج سے ابتدا کریں گے اور بعد اُس کے تپ کی دوا کرینگے پس ہم تپ سے نڈرینگے اور سدے کو دوائے گرم سے کھولیں گے اور علاج کیا جاتا ہے سل کا خشک کرنے والی دواؤں سے اور تپ سے نڈریں گے اِس واسطے کہ تپ کا جانا جب تک کہ سل نجائے محال ہے کیونکہ سل کا علاج اُس کا خشک کرنا ہے اور اس میں تپ کے ضرر کا خیال ہے (تیسری) یہ ہے کہ ایک مرض ایسا ہو کہ جس میں دوسرے کی نسبت اہتمام بڑا ہو جیسا کہ اگر سونوخس اور فالج ایک وقت میں جمع ہونگے تو ہم پہلے سونوخس کا علاج کرینگے اور دوائیں حرارت کے بجھانیکی دینگے اور مریض کی فصد کرینگے اور فالج کیطرف کچھ التفات بھی نہوگا جب تک مریض سونوخس سے بری نہوگا اور جب مرض اور عرض دونوں جمع دیکھینگے تو اول مرض کی دوا کرینگے مگر جب عرض غالب پایا جائیگا تو پہلے اُسی کا علاج کیا جائیگا اور مرض کیطرف توجہ بھی نہوگی جب تک عرض سے شفائے کلی نہوگی جیسا کہ حس کرنے والی دوائیں اُس قولنج میں جس میں سخت درد ہو پہلے پلائیں گے جب تک کہ درد سے جو قولنج کے سبب عارض ہوا ہے فرصت نہ پائینگے اسواسطے کہ وہ درد سخت اور بُرا ہے اگرچہ قولنج کے سبب سے ہوا ہے۔

سوال سکنجبین کے منافع بتاؤ کتنے ہیں مفصل بیان کرو جتنے ہیں۔

جواب اپنی کتاب تجارب میں ابن المدور نے مقالۂ حنین سے جو سکنجبین کے باب میں ہے اٹھاسی فائدے لکھے ہیں اور اس تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ (۱) یہ کہ اُس مزاج کو جو بہت حرارت کی طرف مائل ہو سرد بناتی ہے اور اُس حرارت کو جو مفرط ہے بجھاتی ہے تاکہ مزاج معتدل ہو جائے اور صاحب مزاج آرام پائے۔

(۲) یہ ہے کہ اگر خالص پی جائے تو سرد بدن کو گرم کرے۔

(۳) یہ ہے کہ اگر تین حصے پانی میں ایک حصہ ملے خشک بدن کو تر کرے۔

كثير يكون هو الربع والماء ثلثة ارباع۔ الرابع انه يجفف البدن الرطب بتقطيعه الرطوبات واحدارها من البدن ونقضها الى خارج اذا شرب صرفا وخاصة اذا شرب صرفا سخنا الخامس انه ينفع من الغب الدائرة۔ السادس انه ينفع من الغب الدائمة السابع انه ينفع من حمى الربع النائبة الثامن انه ينفع من حمى الدق التاسع انه ينفع من الحمى المواظبة الدائمة العاشر انه ينفع من الحمى المواظبة النائبة الحادي عشر ينفع من الحمى المطبقة المعروفة بسونوخس وهي الدموية الثاني عشر ينفع من الحمى المحرقة الثالث عشر ينفع من الحمى المركبة من حمى بلغم وحمى غب دائمة الرابع عشر ينفع من حمى مركبة من حمى بلغمية دائمة وحمى بلغمية نائبة الخامس عشر ينفع من حمى مركبة من غب دائمة وغب نائبة السادس عشر ينفع من الحمى المركبة من حمى بلغم دائمة وغب نائبة وهي شطر الغب السابع عشر ينفع من الحمى الربع الثامن عشر ينفع من تركيب غب نائبة وحمى ربع التاسع عشر ينفع من تركيب حمى ربع نائبة وربع دائمة العشرون ينفع من تركيب حمى غب دائمة وربع دائمة الحادي والعشرون ينفع من تركيب حمى غب دائمة وربع نائبة الثاني والعشرون ينفع من تركيب حمى غب نائبة وربع دائمة الثالث والعشرون ينفع من تركيب حمى غب دائمة ونائبة

(۴) یہ ہے کہ تری بدن کو خشک کرے اور رطوبت کو کاٹ کر باہر ڈالے خصوصاً صرف اگر نیم گرم استعمال میں آئے -

(۵) غب دائر کو نفع دیتی ہے - (۶) غب دائمی کو - (۷) تپ ربع نائبہ کو

(۸) تپِ دق کو -

(۹) تپ مواظبہ نائبہ کو -

(۱۰) تپ مواظبہ دائمہ کو -

(۱۱) تپِ مطبقہ کو جو سونوخس کہلاتی ہے اور وہ تپِ دموی ہے -

(۱۲) تپ محرقہ کو -

(۱۳) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی اور تپ غب دائمی سے -

(۱۴) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی دائم اور بلغمی نائبہ سے

(۱۵) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب دائمی اور غب نائبہ سے -

(۱۶) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی دائمہ اور غب نائبہ سے جسکو شطر الغب کہتے ہیں -

(۱۷) حمّی ربع یعنی چوتھیا بخار کو نافع ہے

(۱۸) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور تپِ ربع سے -

(۱۹) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ ربع نائبہ اور ربع دائمی سے -

(۲۰) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ غب دائمہ اور ربع دائمہ سے -

(۲۱) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب دائمہ اور ربع نائبہ سے -

(۲۲) اُس تپ کو جو مرکب ہو غب نائبہ اور ربع دائمہ سے -

(۲۳) اُس تپ کو جو تپ غب ذات الفترات کی ترکیب سے ہو -

الرابع[۲۴] والعشرون ینفع من ترکیب بلغمیۃ ذات فترات وغب ذات فترات الخامس[۲۵] والعشرون ینفع من ترکیب حمی دائمۃ وربع ذات فترات السادس[۲۶] والعشرون ینفع من حمی عفونۃ الاخلاط باسرہا ویحللہا ویجلوہا السابع[۲۷] والعشرون ینفع من حمی الدق التی یکون حدوثہا فی الاعضاء الرطبۃ الموجودۃ فی نفس الاعضاء الاصلیۃ الباطنۃ الثامن[۲۸] والعشرون ینفع من حمی الدق التی یکون حدوثہا فی الاعضاء الرطبۃ التاسع[۲۹] والعشرون ینفع من حمی الدق التی یکون حدوثہا فی الرطوبۃ الموجودۃ فی نفس الاعضاء الاصلیۃ الثلثون[۳۰] ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن التعب الحادی[۳۱] والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن السکر الثانی[۳۲] والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن التخمۃ من غیر اسہال الثالث[۳۳] والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن البرد الشدید الرابع[۳۴] والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن احتراق الشمس وشدۃ السموم الصیفیۃ الخامس[۳۵] والثلثون ینفع من حمی یوم عن تکاثف ظاہر البدن کما یحدث بمن یستحم بماء الشب السادس[۳۶] والثلثون ینفع من الحمی الحادثۃ عن الارق الحادث بسبب الحزن السابع[۳۷] والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ من الہم والغم الثامن[۳۸] والثلثون ینفع من حمی یوم الحادثۃ عن السہر الذی لا یعرف لہ سبب التاسع[۳۹] والثلثون

(۲۴) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ بلغمی ذات الفترات سے۔

(۲۵) اُس تپ کو جو مرکب ہو تپ دائمی اور ربع ذات الفترات سے۔

(۲۶) اُس تپ کو جو تمام اخلاط کی عفونت سے ہو بالکل نفع دیتی ہے اور اُن اخلاط کو تحلیل بھی کرتی ہے اور صاف بھی کرتی ہے۔

(۲۷) اُس تپ دق کو جو اعضاے رطب میں پیدا ہوتی ہے وہ جو اعضاے اصلیہ باطنیہ میں موجود ہوا کرتی ہے۔

(۲۸) اُس دق کو جو اعضاے رطب میں حادث ہوتی ہے۔

(۲۹) اُس دق کو جو نفس اعضاے اصلیہ کی رطوبات موجودہ میں حادث ہوا کرتی ہے۔

(۳۰) اُس حمیٰ یوم کو جو تعب سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۱) اُس حمیٰ یوم کو جو نشے کے استعمال سے ہو۔

(۳۲) اُس حمیٰ یوم کو جو تخمہ سے ہو بغیر اسہال کے۔

(۳۳) اُس حمیٰ یوم کو جو شدید سردی سے ہو۔

(۳۴) اُس حمیٰ یوم کو جو دھوپ کی گرمی سے یا بادِ سموم یعنی لُو سے پیدا ہو۔

(۳۵) اُس حمیٰ یوم کو جو ظاہر بدن کے تکاثف سے پیدا ہو جیسا کہ پھٹکری کے پانی کے نہانے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳۶) اُس تپ کو جو بسبب بیداری کے جو بباعثِ حزن واندوہ کے ہو۔

(۳۷) اُس حمیٰ یوم کو جو رنج وغم سے ہوئی ہو۔

(۳۸) اُس تپ یوم کو جو اُس بیداری سے پیدا ہو جس بیداری کا سبب معلوم نہ ہو۔

ينفع من حمى يوم الحادثة لعاشق اذا سمع كلاما مولما او ضجرا وضجر الاربعون ينفع من
سائر الحميات المختلطة الحادي والاربعون ينفع من الغشي الحادث من الاستطلاق
الذي يسهل الطبقات من سوء مزاج الثاني والاربعون ينفع من الغشي الحادث
من سوء مزاج الثالث والاربعون ينفع من الغشي الحادث من الوجع الرابع
والاربعون ينفع من اختناق الرحم الخامس والاربعون ينفع من السكتة والاغماء
اذا تغرغر به صرفا وذلك به الحلق مع الايارج الفيقرا السادس والاربعون
ينفع من اللذع العارض في المعدة السابع والاربعون ينفع من الغشي الحادث
في ابتداء نوبة الحمى الثامن والاربعون ينفع من السرسام التاسع والاربعون
ينفع من البرسام الخمسون ينفع من ذات الجنب الحادي والخمسون ينفع من ذات
الرئة الثاني والخمسون ينفع من الصداع الحادث من حر الشمس الثالث والخمسون
ينفع من الصداع الحادث من الرياح من سوء مزاج حار مخالط للمادة الرابع
والخمسون ينفع من الصداع الحادث من سوء مزاج بارد مخالط للمادة الخامس
والخمسون ينفع من الصداع الحادث من الرياح البارد السادس والخمسون
ينفع من الصداع الحادث عن شرب الخمر والخمار السابع والخمسون ينفع من السدر
والدوار الثامن والخمسون ينفع من الصداع الرابع لالم فم المعدة التاسع

(۳۹) اُس حمّیٰ کو جو کسی عاشق کو ہو جائے یا کسی کلام آزار رساں یا بیہودہ یا جُدائی کے سخن سے چڑھ آئے۔

(۴۰) اُن تمام حمیات کو جو اخلاط کے باعث ہوں۔

(۴۱) اُس غشی کو جو امتلاء کے سبب سے عارض ہو اور سب طبقات کو بند کرے۔

(۴۲) اُس غشی کو جو سوء مزاج سے پیدا ہوئی ہو۔

(۴۳) اُس غشی کو جو کسی درد کے سبب سے ہو۔

(۴۴) اختناق الرحم کو نفع دیتی ہے۔

(۴۵) سکتہ اور بیہوشی کو جب کہ اُس سے ہی غرغرہ کرے اور ایارج فیقرا سے ملا کر حلق پر ملے۔

(۴۶) اُس لذع کو جو معدے میں حادث ہو۔

(۴۷) اُس غشی کو جو تپ کی نوبت سے پہلے ہو۔

(۴۸) سرسام کو۔

(۴۹) برسام کو۔
یعنے ورم سینہ کو ۱۲

(۵۰) ذات الجنب کو۔
درد پہلو کو ۱۲

(۵۱) ذات الریہ کو۔
پھیپھڑے کے درد کو ۱۲

(۵۲) اُس درد سر کو جو دھوپ سے ہوا ہو۔

(۵۳) اُس درد سر کو جو اُن ریاح سے عارض ہو جو ریاح سوء مزاج حار مخالط بالمادہ سے پیدا ہوئی ہیں

(۵۴) اُس درد سر کو جو سوء مزاج بارد مخالط بالمادہ سے ہو۔

(۵۵) اُس درد سر کو جو سرد ہواؤں سے ہوا ہو۔

(۵۶) اُس درد سر کو جو شراب پینے سے یا نشے کے اُتر جانے سے ہوا ہو۔

(۵۷) سدر و دوار کو۔ (۵۸) اُس درد سر کو جو فم معدے کے درد سے ہو۔

والخمسون ینفع من الشقیقة المزمنة والحاوة الستون ینفع من قرانیطس الحادی و الستون ینفع من الم الدماغ من الخلط المحرق والسوداوی الثانی و الستون ینفع من الاختلاج اذا کان صرفا الثالث والستون ینفع من السدد الحادثة فی العروق التی بین الکبد والمرارة الرابع والستون یفتح المجاری التی بین الکبد والمرارة الخامس والستون یفتح المجاری التی بین الکبد والطحال السادس والستون یفتح المجاری التی بین المعدة والمرارة السابع والستون ینفع من انواع الاستسقاء خصوصًا اللحمی الثامن والستون یفتت حصاة الکلی اذا شرب صرفا مع رماد العقارب التاسع والستون یفتت حصاة الکلی اذا شرب السبعون ینفع من الماشرا الحادی والسبعون ینفع من الدمامیل العارضة فی البدن الثانی والسبعون من البثور والقروح وخاصة فی المفاصل الثالث والسبعون من اوجاع المفاصل التی تکون من المواد الحارة الرابع والسبعون یقلع البلغم اللزج الذی ہو یلبس بخمل المعدة و بجدرہ الخامس والسبعون یسہل المرة الصفراء اذا کثرت فی المعدة وطال مقامها السادس والسبعون ینفع من الجرب الحاد الاکال السابع والسبعون ینفع منفعة عجیبة من حدة الدم و یسکنها الثامن والسبعون یفتح السدد الحادثة فی مجاری الطحال التاسع

(۵۹) درد شقیقہ کہنہ اور حادہ کو۔

(۶۰) قرانیطس کو۔

(۶۱) دماغ کے اُس درد کو جو خلط سوختہ سوداوی سے ہوا ہو۔

(۶۲) صرف اختلاج کو۔

(۶۳) اُن سدوں کو جو جگر اور پتے کے درمیان کی رگوں میں ہوں۔

(۶۴) اُن مجاری کو کھولتی ہے جو جگر اور پتے کے درمیان ہیں

(۶۵) اُن مجاری کو جو جگر اور طحال کے درمیان ہیں۔

(۶۶) اُن مجاری کو جو معدے اور مرارہ کے درمیان ہیں۔

(۶۷) استسقا کی تمام انواع کو مفید ہے خصوصًا استسقاے لحمی کو۔

(۶۸) گردے کی پتھری کو توڑتی ہے اگر صرف پی جاوے خاکستر عقرب کے ہمراہ۔

(۶۹) اُنھیں پتھریوں کو سکنجبین خالص بھی توڑتی ہے۔

(۷۰) ماشرا کو بھی نفع دیتی ہے۔

(۷۱) اُن دنبلوں کو بھی فائدہ کرتی ہے جو بدن میں پیدا ہوں۔

(۷۲) بثور اور قروح کو بھی نفع بخشتی ہے خصوصًا جب مفاصل پر ہوں۔

(۷۳) اوجاع مفاصل کو جو گرم مواد سے ہوں نفع دیتی ہے۔

(۷۴) اُس بلغم لزج کو جو معدے کے اندر چپک گیا ہو اُکھیڑتی ہے اور اُس کو نکالتی ہے۔

(۷۵) صفراے خالص کو نکالتی ہے جب معدے میں زیادہ رہا ہو اور مدت تک وہیں ٹھیرا ہو۔

(۷۶) نیز خارش کو بھی فائدہ کرتی ہے (۷۷) خون کی تیزی کو عجیب نفع پہنچاتی ہے اور تسکین کرتی ہے۔

(۷۸) اُن سدوں کو کھولتی ہے جو مجاری طحال میں پیدا ہوں۔

والسبعون ینفع اورام الکبد الثمانون ینفع الخفقان العارض فی الفواد الحادی والثمانون یحدر المرار الاسود المحتقن بالمعدۃ الثانی والثمانون ینفع من الجدری الثالث والثمانون ینفع من الحصبۃ الرابع والثمانون ینفع من قروح المثانۃ الخامس والثمانون ینفع من سوء التنفس السادس والثمانون ینفع من انتصاب التنفس السابع والثمانون یحدر الطمث اذا تشوش انحدارہ فی اوقاتہ الثامن والثمانون ینفع میل الرحم الی الجوانب

والمتاخرون زادوا علی ہذا وقالوا ینفع التخمۃ والامتلاء والحمی الوبائیۃ والہیضۃ والبواسیر الریحی ویحفظ الصحۃ ویمنع اجتماع مواد ویزول العفونۃ ویلطف الخلط الغلیظ ویغلظ الرقیق وینقی المعدۃ ویطفی الحرارۃ وینقی الخلط الغلیظ و یسکن غلیان الدم ویدر البول ویرطب الکام والحلق ویحدر الرطوبات اللزجۃ من مجاری النفس والاضلاع ویسکن العطش ویہیج استحالۃ الشربات الی الصفراء ویصلح کیفیات غریبۃ ویجلو المعدۃ ویقوی الشہوۃ وقال جالینوس السکنجبین السفرجلی مقویا بالزنجبیل ینفع جمیع علل المعدۃ وفی حالۃ الزکام والنزلۃ وخشونۃ الصدر ینفع سکنجبین قلیل الحموضۃ بمصحوب اللعابات ویسہل الفتی وقال الشیخ فان وجدت فی الاول قیٔ فیقی بصنعہ

(۷۹) تمام اورام جگر کو نافع ہے (۸۰) اُس خفقان کو جو دل کو عارض ہوا ہو سودمند ہے (۸۱) اُس صفرائے سیاہ کو نکالتی ہے جو معدے کے اندر گھٹا ہوا ہو (۸۲) جدری کو نافع ہے (۸۳) حصبہ کو بھی نافع ہے (۸۴) قروح مثانے کو بھی مفید ہے (۸۵) سوء تنفس کو نافع ہے (۸۶) انتصاب النفس کو بھی دافع ہے (۸۷) حیض کو بھی جاری کرتی ہے اگر مختلف اوقات میں آتا ہو (۸۸) رحم کو جو جوانب کو میل رکھتا ہو نفع دیتی ہے یعنی میلان الرحم کو اچھا کر دیتی ہے۔ **متاخرین** نے ان منافع پر اور بھی بڑھائے ہیں چنانچہ بہ تفصیل ذیل وہ سب اس طرح سے فرمائے ہیں (اول) یہ کہ سکنجبین تخمہ اور امتلار کو نفع پہنچاتی ہے (دوسرے) یہ کہ تپ وبائی میں بھی فائدہ پہنچاتی ہے (تیسرے) یہ کہ ہیضے اور بواسیر ریحی کو بھی نفع رساں ہے (چوتھے) یہ کہ تندرست کی صحت کی نگہبان ہے (پانچویں) یہ کہ مواد کے جمع ہونیکی مانع ہے (چھٹے) یہ کہ خلط عفن کی عفونت کی دافع ہے (ساتویں) یہ کہ گاڑھے خلط کو پتلا کرتی ہے اور پتلے خلط کو گاڑھا کرتی ہے (آٹھویں) یہ کہ معدے کو مادے سے پاک و مصفےٰ کرتی ہے (نویں) یہ کہ حرارت مفرط کو بجھا کر ٹھنڈا کرتی ہے (دسویں) یہ کہ گاڑھے خلط کا تنقیہ کیا کرتی ہے (گیارھویں) یہ کہ خون کے جوش کو تسکین دیا کرتی ہے (بارھویں) بند پیشاب کو رواں کرتی ہے (تیرھویں) حلق اور تالو کو تری و کیفیت تر دیا کرتی ہے (چودھویں) یہ کہ چپکی ہوئی رطوبتوں کو سانس کے رستوں سے اور پسلیوں سے ہٹاتی ہے (پندرھویں) پیاس کی شدت کو تسکین پہنچاتی ہے (سولھویں) مشروبات کو صفرا بنجانے سے روکا کرتی ہے (سترھویں) کیفیات غریبہ کو جو مزاج یا بدن میں پیدا ہوں اصلاح کیا کرتی ہے (اٹھارھویں) معدے کو جلا کرتی ہے۔ (انیسویں) اشتہا کو قوت دیا کرتی ہے۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ سکنجبین سفرجلی جو زنجبیل کے ساتھ مقوی کی ہوئی ہو معدے کی سب بیماریوں کو نفع پہنچاتی ہے اور زکام و نزلہ اور سینہ جکڑ جانیکو سکنجبین کم ترش ہمراہ لعابات کے فائدہ پہنچاتی ہے (بیسویں) سکنجبین تقے کو آسانی سے لاتی ہے یعنی اُسکے سبب سے تقے جلدی سے آجاتی ہے اور شیخ الرئیس نے یوں فرمایا ہے کہ اگر اول ہی سے تقے پائی جاتے تو اُس چیز سے تقے کرائی جائے

امر بما الیبس فیہ مخالفۃ للمعتاد مثل السکنجبین بالماء الحار وفی حالۃ الغشیان المقوی بالنعناع او بماء السفرجل وینفع الیرقان خصوصاً الہندبائی و السکنجبین المنعنعی بان یطرح اوزان المنعنع فی اثناء الطبخ یقوی المعدۃ ویرفع الغثیان اللازمۃ لہا والنعناع ضامن لمنافع السکنجبین ومصلح لجمیع الحموضات لکن السکنجبین یصنع للمحرورین لم یطرح النعناع وکذا المن اراد القئی۔

السوال الحادی عشر لم حمد السکنجبین القلیل الحموضۃ قوم الجواب من مسائل النجاد حیث یقول انہ اذا کان کذلک رطب الفم والحنک لتسکینہ المرۃ الصفراء بما فیہ من الحموضۃ واعان علی نفث التحامہ وسکن العطش ووافق المواضع التی دون الشراسیف ومنع من حدوث المضار المعائیۃ لان طبع المعاء البرد والیبس ولانہا عصبیۃ۔

السوال الثانی عشر لم امر ان یسقی السکنجبین فی الامراض الحادۃ قبل تناول ماء الشعیر بساعتین وبعدہ بساعتین الجواب من مسائل النجاد اما قبلہ فلانہ یجلو ویطفی اللہیب واما بعدہ فلانہ ینفذ ما یولدہ ماء الشعیر۔

السوال الثالث عشر ما ہو القانون الکلی فی مداواۃ حمی العفونۃ الجواب من الجزئیات لابن سینا حیث یقول الغرض فی مداواۃ ہذہ الحمیات

جو چیز عادت کی مخالفت نکرے یعنی معدے کو اذیت ندے جیسے سکنجبین گرم پانی کے ساتھ معدے کو ضرر نہیں پہنچاتی ہے اور آسانی سے قے لاتی ہے اور غثیان یعنی متلی میں وہ سکنجبین پلائیں جس میں پودینہ یا ہی کا پانی ملائیں (اکیسویں) یرقان کو بھی فائدہ دیتی ہے خصوصًا وہ سکنجبین جس میں کاسنی ملی ہے اور وہ سکنجبین پودینے کی جس کے دوسرے جوش میں پودینے کے پتے ملائے جائیں معدے کو قوت دیتی ہے۔ خصوصًا جس میں کاسنی ملی ہو اور اُس غثیان کو بھی جو لازمی ہو منفعت دیتی ہے اور پودینہ سکنجبین کے تمام منافع کا ذمہ دار ہے اور سب ترشیوں کا مصلح اور دافع اضرار ہے لیکن وہ سکنجبین جو گرم مزاج والوں کے لیے بنائیں اُس میں پودینہ نہ ملائیں اور اسی طرح جس کسیکو قے کرائیں اُسکو بھی پودینے کی سکنجبین نہ پلائیں اور احقر کہتا ہے کہ وہ سکنجبین جو پودینے کے پانی سے بہ نسخۂ ذیل بنی ہو خونی بواسیر کو نفع دیتی ہے اسوجہ سے کہ بواسیر کے خون کو روک دیتی ہے بلکہ ایسی نافع ہے کہ ہر طرح کے نزف الدم یعنی خون نکلنے کو مانع ہے۔ ترکیب اس سکنجبین کی یہ ہے کہ تازہ پودینے کا پانی ۵ تولہ لیں سرکہ بھی اسی کے مطابق دیں اور شکر تری ۲۰ تولہ ملائیں اور ان سبکی سکنجبین پکائیں۔

سوال[۱۱] حکیموں نے کم ترش سکنجبین کی کیوں تعریف کی ہے مفصل بیان کرو جو کتابوں میں لکھی ہے

جواب مسائل نجاد میں یوں لکھا ہے اور سبب اسکی مدح کا یہ بیان کیا ہے کہ جب سکنجبین کم ترش ہو تو دہان نالو کو تر کریگی اس وجہ سے کہ اپنی ترشی کے باعث سے خالص صفرا کو تسکین دیگی اور بلغم کے تھوکنے میں بھی مدد پہنچائیگی اور مریض کی پیاس کو بھی بجھائیگی اور سوائے شراسیف کے سب جگہ موافق آئیگی اور امعا کی بیماریوں سے بھی بچائیگی اسواسطے کہ طبیعت امعا کی سرد و خشک ہے اور امعا سب عصبی ہیں یعنی پٹھوں سے بنی ہیں اور یہ سکنجبین گرم و تر ہے پس اُنکے واسطے مانع ضرر ہے **سوال**[۱۲] کیوں یہ حکم دیا گیا ہے کہ سکنجبین تیز مرضوں میں تو آش جو سے دو ساعت پہلے پلائی جائے اور بعد آش جو کے بھی اسی طرح سے استعمال میں لائی جائے **جواب** مسائل نجاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبل آش جو کے تو اس غرض سے دی جاتی ہے کہ وہ مادے کو صاف کرتی ہے اور سوزش کو بجھاتی ہے اور بعد آش جو کے اس غرض سے پلائی جاتی ہے کہ وہ اُس چیز کو جو آش جو سے پیدا ہوتی ہے نفوذ

تارة يتجه نحو الحمى فيحتاج ان يبرد ويرطب وتارة نحو المادة حتى يحتاج ان ينضج او
يستفرغ والانضاج في الغليظ تعديله بالترقيق وفي الرقيق تعديله بالتغليظ
وربما ينا قض ما يستدعيه الحمى من التبريد والخلط من الانضاج فحينئذٍ
يجب ان يراعي الاهم من الامرين فان كانت القوة قوية قطعت السبب
وويت الخلط ومنعت الغذاء وان كانت ضعيفة اشتغلت بتعديل المضاد
لها فبردته وانعشت القوة بالغذاء

السوال الرابع عشر ما هو القانون الكلي في معالجات امراض العصب الخمسة
اعني الخدر والتشنج والرعشة والاختلاج والفالج الجواب من جزئيات ابن
سينا يقصد فيها قصد موخر الدماغ ولا يعجل باستعمال الادوية القوية
بل تقتصر على اشياء لطيفة مما يلين وينضج والحقن جيدة ثم بآخره يستعمل
المستفرغات القوية ويغذي المفلوج في اول الامر بماء العسل او ماء الشعير
يومين ثلثة وان احتملت القوة فالى الرابع عشر واجتهد في تجويعه وتعطيشه

السوال الخامس عشر ما الفرق بين الدواء والغذاء الجواب من الاصول
لابن رضوان حيث يقول الفرق بين الغذاء والدواء ان الغذاء تغير في
البدن ويستحيل كيلوسه الى ان يصير كيموساً من كيموسات البدن فمنه ما هو

جو عفونت سے ہو پس کبھی تو اس تپ کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے پس سرد کرنے اور تر کرنیکی حاجت ہوتی ہے اور کبھی مادے کی طرف رجوع کرنی پڑتی ہے پس پکانا اور نکالنا ہوتا ہے اور نضج خاص ہوتا ہے یعنی غلیظ مادہ تلطیف کو رقیق کیا جاوے اور رقیق کو غلیظ بنایا جائے اور اکثر اوقات یہ قاعدہ بھی بگڑ جاتا ہے یعنی اول تبریدہ بسبب تپ کے بعد اخراج خلط کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اسکے معکوس ضرورت ہوتی ہے پس اسوقت چاہیے کہ دونوں باتوں میں جو ضروری ہو اسکی رعایت کریں پس اگر ساتھ اسکے قوت مریض بھی قوی ہے تو تپ کے سبب کو قطع کرینگے اور خلط کی تدبیر کرینگے اور غذا نہ دینگے اور اگر ضعیف ہوگی تو امر غذا کو معتدل کر کے تبرید کیجاویگی اور غذا و تدبیر قوت کو بڑھایا جاویگا اس طرح سے علاج اس تپ کا عمل میں آئیگا تب مریض بحکم خدا شفا پاے گا

سوال [۱۴] پٹھوں کے پانچوں مرضوں کے علاج کا قانون کلی بتاؤ یعنی خدر اور تشنج اور رعشہ اور اختلاج اور فالج کا علاج سمجھاؤ

جواب شیخ نے قانون کی جزئیات میں یوں لکھا ہے کہ ان امراض میں مؤخر دماغ کا علاج کیا جاسکے اور قوی دواؤں کا دینا عمل میں نہ آئے بلکہ لطیف دواؤں پر جو طبیعت کی تلیین کریں اور مادے کو پکائیں اور جید حقنوں پر اقتصار کریں گے پھر مرض کے آخر قوی استفراغ کرنے والی دوائیں دینگے اور فالج کے بیمار کو مرض کے شروع میں ماء العسل پلائیں گے یا پانی اسکے اگر مادہ گرم ہوگا تو آش جو بتائینگے دو یا تین دن تک علاج کی یہی صورت رہے گی اور اگر قوت اٹھا سکے گی تو چودہ روز تک یہی کیفیت رہے گی اور مفلوج کے بھوکا اور پیاسا رکھنے میں کوشش کیجائے کسی قسم کی غذا مطلق نہ دیجائے۔

سوال [۱۵] دوا اور غذا میں فرق کیا ہے یعنی کیا چیز دوا ہے اور کونسی غذا ہے۔

جواب ابن رضوان کے اصول میں یہ لکھا ہے یعنے حکیم مسطور اس طرح سے کہتا ہے کہ دوا اور غذا میں فرق یہ ہوتا ہے کہ غذا بدن میں جا کر تغیر پاتی ہے اور کیلوس ہو کر یعنے معدے سے پک کر جگر میں آتی ہے اور جگر سے کیموس بن کر یعنے جگر میں پک کر جزو بدن ہوتی ہے اور باعث بقاے تن ہوتی ہے۔ پس غذا وہ ہے جو تغیر تو پاتی ہے مگر نہ بہت دیر اور نہ بہت شتاب وہ جیسے روٹی ہے جو ہر روز کھائی

سریع التغیر مثل الخمر ومنہ ما ھو وسط مثل الخبز ومنہ ما ھو بطئ مثل لحم البقر ومنہ ما یغیر البدن اولاثم یعود فیتغیر عن البدن ویستحیل کیلوسہ الی بعض کیموسات البدن مثل الخس ویسمی ما کان کذلک غذاءً دوائیا۔ و الدواء ھو ما کان اما یغیر البدن فمنہ ما یغیر البدن ثم یعود فیتغیر من البدن وتنقلب الیہ ویسمی دواءً غذائیا مثل الادویۃ الحلوۃ ومنہ ما یغیر البدن ویضمحل قوتہ قلیلا قلیلا اما ان یدفعہا طبیعۃ البدن فیخرجہ عن البدن واما ان ینقسم و یستحیل ویبطل قوتہ ویسمی دواءً علی الاطلاق ومنہ ما یغیر البدن و لایتغیر عن البدن ویسمی ما کان کذلک دواء قتالا۔

السوال السادس عشر ما ھو القانون الکلی فی علاج القئ الجواب من الجزئیات لابن سینا حیث یقول ما کان من القئ متولدا عن فساد استعمال الغذاء اصلح الغذاء واستعین بمقویات المعدۃ الحارۃ العطرۃ وما کان سببہ مادۃ ردیۃ اوکثیرۃ استفرغت تلک المادۃ علی قوانین الاستفراغ والحقن جیدۃ والقئ ایضا یقطع القئ اذا کان عن مادۃ فان کانت غلیظۃ بدانا فلطفناھا ثم قطعناھا ثم استفرغناھا وجذب المادۃ الھائجۃ الی الاطراف نافع جدا فی حبس القئ واذا کانت الطبیعۃ یابسۃ فلا یحبس القئ مما یخفف من القوابض

جاتی ہے اور بعض غذا جلد تغیر پاتی ہے جیسے شراب اور بعض غذا وہ ہے کہ دیر میں متغیر ہوتی ہے جیسے
گائے کا گوشت کہ بہت دیر میں تغیر پاتا ہے تب کیموس بنکر بدن کے کام آتا ہے اور بعض غذا وہ ہے
کہ پہلے بدن کو تغیر دیتی اور پھر اپنی حالت پر آجاتی ہے پھر آپ بدن سے تغیر پاتی ہے یہاں تک کہ اُس کا
کیلوس کسی قسم کا کیموس بنکر بدن کے کام آتا ہے جیسے کا ہو ایسی غذا کا نام غذاے دوائی ہے اور
دوا روہ ہے جو بدن کو تغیر دے پس بعض تو وہ ہے کہ بدن کی کیفیت بدلے اور پھر اپنی حالت پر آ جائے
اور بدن سے تغیر پائے اور بدن ہی کی طرف پلٹ جائے جیسے شیریں دوائیں ہیں کہ وہ دوائیں غذائیں
ہیں پہلے اپنا اثر دکھاتی ہیں پھر بدن کی تاثیر سے جزو بدن ہو جاتی ہیں اور بعض دوا روہ ہے کہ بدن میں
تغیر دکھاتی ہے اور کم کم مضمحل ہوتی ہے قوت اُسکی۔ پس یا تو طبیعت بدن کی اُسکو دفع کرتی ہے اور بدن سے
باہر لاتی ہے یا وہ دوا رتمام جسم میں تقسیم پاتی ہے اور کسی خلط کی طرف مستحیل ہوتی ہے اور باطل [illegible]
قوت دوا کی۔ اس کا نام مطلق دوا ہے۔ اور بعض دوا روہ ہے جو بدن کو بدل دیتی ہے اور خود بدن سے کچھ
اثر نہیں لیتی وہ دوا رقتال ہے جس کے ضرر سے بچنا محال ہے۔ **سوال** قے کے علاج کا قانون کلی کیا ہے
اور کس طرح یہ مرض دفع ہوتا ہے **جواب** ابن سینا کے جزئیات میں لکھا ہے کہ قے کا مرض اگر غذا کے استعمال کے
فساد سے پیدا ہوا ہے تو چاہیے کہ غذا کی اصلاح کیجائے یعنی اچھی غذا یا اچھے طریق سے دیجائے اور گرم خوشبو مقویات
سے معدے کو مدد ہوتا یہ بلا قے کی رد ہو اور اگر قے کسی ردی مادے سے خواہ وہ کم ہو یا سوا ہو پیدا ہوئی ہو تو اُس
مادے کو استفراغ کے قانون سے یا اچھے حقنوں سے نکالیں تا کہ معدے کو اُس مادے سے صاف و پاک
کر ڈالیں اور قے کروانا بھی قے کو نفع کرتا ہے اور اُس مادے کو دفع کرتا ہے جب کہ قے بسبب کسی مادے کے ہو
پس اگر مادہ گاڑھا ہو گا تو ہم اُسکو ہلکا کرینگے اور پھر اُسکو اُس جگہ سے جہاں لگا ہو گا جدا کرینگے پھر مسہل یا حقنہ
عمل میں لائینگے اور اس طرح کا استفراغ کر کے اُس مرض کے علاج سے فراغت پائیں گے اور جوش مارنے والے
مادے کا اطراف کی طرف کھینچنا بھی قے کے روکنے میں بہت نفع پہنچاتا ہے اس طرح سے بھی علاج قے کا

الا بقدر من غیر اجحاف واذا قذف دوا رمقویا جالبا للقئ قاعدہ مرۃ اخریٰ فان اشتدت کراہیتہ فغیر لہ شئ من رائحتہ او لونہ واذا کان الغشیان علی الخلو فیجب ان یمتلی صاحبہ ویتقئ واکثر الغثیان العارض عن حرارۃ ویبوسۃ تزول بالتضمید المبرد المرطب واما الغثیان المادی فلا بد من تنقیۃ المعدۃ بما یلیق ثم یعالج الکیفیۃ الباقیۃ بما یضادہا من الادویۃ العطرۃ مع الربوب حارۃ او باردۃ لکل بحسبہ۔

السوال السابع عشر ما الفرق بین الضماد والکماد الجواب فی الاصول لابن رضوان ان الکماد یوضع وہو حار والضماد یوضع وہو بارد والقصد فیہما ان تستفید العضو قوۃ او تبدیل مزاج حتی یعود الی الاعتدال او تحلیل ما اجتمع فیہ وانضاجہ او دفعہ الی ورا او منع ما یتحلب او ینصب او تسخیف اجزاء العضو او تقبیضہا او تلینہا او تصلیبہا او تلطیف ما حصل او تغلیظہ او تقطیعہ او تلزیجہ و تالیف الادویۃ یکون بحسب المقصود الیہ من ہذہ الانحاء

یحلل

السوال الثامن عشر کم ہی الاغراض المقصودۃ فی حرق ما یحرق من الادویۃ وغسل ما یغسل الجواب من کلام امین الدولہ بن التلمیذ حیث یقول اما الاغراض المقصودۃ فی حرق ما یحرق فخمسۃ ما التنقیص حدتہ کالقلقطار والزاج واما تکسیب

کیا جاتا ہے اور جب طبیعت مریض کی خشک ہو یعنی قبض ہو تو اُن قابض دوانوں سے جن میں خشکی ہو تنقیہ نہ کرنی چاہیے مگر جب تک کہ وہ پیٹ میں نہ ٹھیر نہ جائیں پس اگر بیمار کسی مقوی اور حابس دوا کو ڈالدے تو کچھ دوبارہ دی جائیں اور اگر مریض کو شدت سے کراہت ہو تو قدرے اُسکی بو اور رنگ کو بدلدیں ان تدبیروں سے اُس دوا سے کام لیں اور اگر غثیان معدے کے خلا سے ہو تو مریض کو پیٹ بھر کے غذا کھلائیں اور بعد امتلا کے اُس سے تنقیہ کرائیں اور اکثر وہ متلی جو گرمی اور خشکی سے وقوع میں آتی ہے سرد و تر دواؤں کے کھانے سے دفع ہو جاتی ہے اور جو متلی کہ مادہ معدے میں جمع ہونیکے سبب سے ہو پس اِس صورت میں معدے کا تنقیہ کرنا اُن تدبیروں سے جو مذکور ہیں ناچار ہوگا۔ پھر جو کیفیت کہ باقی رہے گی اُن کا اُن دواؤں سے جو اُس کیفیت سے برخلاف اور خوشبو ہوں علاج درکار ہوگا ساتھ ربوب گرم یا سرد کے کہ جو مریض کے حال کے مناسب ہوں اور دفع کیفیت کے لیے ضروری و واجب ہوں۔

سوال [۱۷] ضماد اور لگاد میں فرق کیا ہے اور کس کس جگہ کیا جاتا ہے **جواب** ابن رضوان کے اصول میں لکھا ہے کہ لگاد وہ ہے جو گرم رکھا جائے اور ضماد وہ ہے جو سرد کام میں آئے اور دونوں کے عمل میں لانے کا ارادہ کئی سبب سے کیا جاتا ہے اور ہر ایک اپنے اپنے موقع پر کام میں آتا ہے (ایک) یہ کہ کسی عضو کو قوت پہنچانی ہو یا مزاج کی کیفیت جو بگڑی ہے اعتدال کیطرف لانی ہو (دوسرے) اُس مادے کا گھلانا ہے جو وہاں جمع ہوگیا ہے اور پھر اُس کا پکانا ہے جو کچا پڑا ہے پھر اُس کا نکالنا ہے اور عضو کا دھو ڈالنا ہے (تیسرے) اُس مادے کا روکنا ہے جو کسی عضو کی طرف کھنچا آتا یا کسی عضو پر ٹپکا جاتا ہے (چوتھے) اُس عضو کے اجزا کو نرم کرتا ہے جو کسی مادے سے سخت ہو جائیں (پانچویں) سخت کرنا اُن اجزائے عضو کا ہے جو کسی مادے کی جہت سے نرم نظر آئیں (چھٹے) نرم کرنا عضو کے اجزا کا ہے (ساتویں) سخت کرنا اُنھیں کا ہے (آٹھویں) اُس چیز کا لطیف کرنا ہے جو عضو بیمار میں آئی ہے (نویں) غلیظ کرنا اُس کا ہے جس نے کسی عضو میں رقت پائی ہے (دسویں) جدا کرنا اُس مادے کا ہے جو عضو علیل سے چپکا ہوا ہے (گیارھویں) چپکانا اُسی مادے کا ہے جو کہیں سے جدا ہوگیا ہے اور دواؤں کا ترکیب دینا ان صورتوں میں اُسی غرض سے ہوتا ہے جس غرض کا قصد کیا جائے تا ضماد یا لگاد جیسا کہ چاہیے ہے ویسا ہی عمل میں آئے **سوال** [۱۸] کس کس غرض سے بعض دوا جلا کرا دیگ

حدة کالنورة المحرقة واما التلطیف کثافة کالسرطان وقرن الایل واما الیهیا للسحق کالابریسم واما الان مطیل رواز وجوہرہ کالعقارب واما غسل ما یغسل فالاغراض المقصودة فیه ثلثة ازالة ناریة مکتسبة کالنورة وامکان التصویل کالتوتیا وازالة قوة مقصودة کقوة التغشیة عن الحجر الارمنی۔

السوال التاسع عشر ما ہی الامور الضارة بالمعدة والامعاء۔ الجواب من جزئیات القانون لابن سینا التخم والامتلاء ولذلک لا یخصب بدن النہم لان طعامه لا ینهضم ولا یخصب منه البدن ولذلک منع الریح والثقل عظیم الضرر فانه ربما ارتد الثقل من لفافة الی لفافة الی فوق حتی یعود الی المعدة فیوذی اذی عظیما وکل ما لا قبض فیه من العصارات خاصة فهو ردی وجمیع الادہان یرخی المعدة ولا یوافقها واسلمها الزیت ودہن الفستق ومن الادویة والاغذیة الضارة بالمعدة فی الاکثر حب الصنوبر والسلق والباذروج والسلجم غیر المہرا بالطبخ والحماض والشبرق والبقلة الیمانیة الا بالخل والمری والزیت والحلبة والسمسم فانهما یضعفان المعدة واللبن ضار للمعدة وکذلک المخاخ والادمغة ومن الاشربة ما کان غلیظا ومن الادویة حب العرعر

دالسرمق

(دوسرے) کسی دوا کو تیز بنانا ہے جیسے نورے کو جلا کر لگاتا ہے (تیسرے) کسی کثیف دوا کا لطیف کرکے استعمال میں لانا ہے جیسے سرطان اور بارہ سنگھے کی شاخ کا جلانا ہے (چوتھے) استعداد پیدا کرنی اُس دوا میں تاکہ سہولت سے پس جائے جیسے ابریشم کو جلا کر کام میں لانا (پانچویں) اُس دوا کی ذاتی بُرائی کو جلا کر دور کرنا جیسے بچھو جلا کر کام میں لانا۔ اور جن دواؤں کو دھوتے ہیں اُن میں یہ تین فائدے مقصود ہوتے ہیں (اول) کسی دوا کی اُس ناریت کو جو بالفعل حاصل ہوئی ہو مٹاتے ہیں جیسے نورہ محرقہ کو دھو کر کام میں لاتے ہیں۔ (دوسرے) دوا کو غلبہ دینا ہے جیسے توتیا ہے کہ جب دھو کر لگایا جاتا ہے تو بہت جلد نفع پہنچاتا ہے۔ (تیسرے) اُس قوت کا دور کرنا ہے جو قوت مقصد کی جائے جیسا حجر ارمنی کا دھونا ہے اِس غرض سے کہ نقلیان زیادہ نہ لائے **سوال** وہ کون کون امور ہیں جو معدے اور امعا کو ضرر پہنچاتے ہیں اور عقلمند آدمی اون سے حذر کرتے ہیں **جواب** جزئیات قانون میں جو لکھے ہیں وہ تفصیل استے ہیں (اول) تخمہ یعنی بدہضمی کے دستوں کا آنا (دوسرے) خوب پیٹ بھر کر کھانا اور اسی واسطے حریص کا بدن پھلتا نہیں اسواسطے کہ کھانا اُس کا پچتا نہیں (تیسرے) ریح اور پاخانے کا روکنا کہ یہ بھی معدے کو بڑا نقصان دیتا ہے کس واسطے کہ لبا اوقات پاخانہ ایک غلاف سے دوسرے غلاف میں پھرتا ہے یہاں تک کہ معدے میں پہونچکر اُس کو بڑی ایذا پہنچاتا ہے (چوتھے) اُس چیز کا کھانا جس میں قبض نہ ہو اور عصارات سے خاص کر جو نچوڑنے سے ٹپک سکتے ہیں۔ پس وہ خاص کر معدے کو ردی ہیں اور چکنی چیزیں معدے کو ڈھیلا کرتی ہیں اور موافق نہیں ہوا کرتی ہیں مگر روغن زیتون اور روغن پستہ کہ سب سے اچھے ہیں اور اس قدر ضرر نہیں دیتے ہیں جسقدر اور دیتے ہیں۔ اور اُن دواؤں اور غذاؤں میں سے جو اکثر معدے کو ضرر کرتی ہیں یہ چیزیں ہیں حب صنوبر اور چقندر اور بادروج اور شلغم جو پکنے میں بہت نہ گلا ہو اور کچار رہگیا ہو اور حماض اور شبرق اور بقلہ یمانی مگر سرکہ اور مری اور زیتون کیساتھ ہو تو ضرر نہیں کرتا ہے اور میٹھی اور تیل یہ دونوں معدے کو ضعیف کرتے ہیں اور دودھ بھی معدے کو ضرر پہنچانیوالا ہے اور اسی طرح ہڈیوں کا گودا اور ہر جانور کا بھیجا ہے اور پینے کی چیزوں میں سے جو شے کہ گاڑھی ہو اور

گیا ہلیست ۱۲

سرمق قطف

وحب الفقد والادویۃ المسہلۃ وجمیع مایستبشع ردی للمعدۃ والجماع من اضر الاشیاء بالمعدۃ والقیٔ العنیف وان نفع من جہۃ التنقیۃ فہو یضر ضررا کثیرا بالضعیف۔

السوال العشرون ماہی الاشیاء الضارۃ بالکبد الجواب من جزئیات ابن سینا حیث یقول ادخال طعام علی طعام واساءۃ ترتیبہ من اضر الاشیاء بالکبد وشرب الماء البارد دفعۃ علی الریق وفی اثر الحمام او الجماع او الریاضۃ لانہ ربما ادی الی تبرید شدید لحرص الکبد الملتہبۃ علی الامتیاز السریع والکثیر منہ ربما ادی الی الاستسقاء ویجب فی مثل ہذہ الحال ان یمزج ولا یبرد تبریدا شدیدا ولا یعب عبا بل یمص قلیلا قلیلا مصا والاشیاء اللزجۃ کلہا تضر بالکبد من جہۃ ما یورث السدد والشراب الحلو یحدث فی الکبد سددا وہو فی نفسہ یجلو ما فی الصدر



دواؤں میں سے حب عرعر اور حب فقد یعنی تخم فنجنکشت جسے ہندی میں سنبھالو کے بیج کہتے ہیں اور جو دوائیں کہ دست آور ہیں اور کل وہ چیزیں جو بھوک بند کر دیں معدے کے واسطے بدتر ہیں اور جماع ان سب سے زیادہ بُرا ہے معدے کو بہت ضرر دیتا ہے اور وہ قے جو دشواری سے آئے اگرچہ بسبب تنقیہ کرنے معدے کے وہ نافع ہے مگر بسبب ضعف پیدا کرنے کے معدے میں نقصانِ عظیم دیتی ہے -

سوال کون کون سی چیزیں ہیں جو جگر کو ضرر دیتی ہیں اور کیا کیا بیماریاں پیدا کر دیتی ہیں -

جواب جزئیات قانون سے لکھا جاتا ہے کہ کھانے پر کھانا اور بے ترتیبی سے کھانا جگر کو بہت ضرر پہنچاتا ہے اور نہار یا بعد حمام کے یا بعد جماع کے یا بعد ریاضت کے دفعۃً سرد پانی پینا جگر کو اذیت دیتا ہے اسواسطے کہ جگر جوان اوقات میں بھڑکتا ہوتا ہے وہ جلد اور بہت پینے کا حریص ہوتا ہے پس جب اس طرح سے پانی پیا جاتا ہے تو جگر کو بہت سردی پہنچاتا ہے اور جگر کا سرد ہونا بہت برا ہے کس واسطے کہ ندا کا کیموس یعنی اخلاط کا پیدا ہونا اسی سے ہوتا ہے اور اکثر اوقات ان ہی امور گزشتہ کے بعد پانی پینے سے استسقا ہو جاتا ہے پس واجب ہے کہ ان امور کے بعد پانی کے ساتھ کچھ اور چیز ملا دے اور بہت سرد نکرے اور ڈگڈگا کر نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوسے اور چیکنی ہوئی چیزیں بھی جگر کو ضرر پہنچاتی ہیں کیونکہ ایسی چیزیں سدہ بناتی ہیں اور شراب حلو بھی جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے اگرچہ سینے کو صاف بھی کر دیتی ہے -



الباب السابع

فيما يسأل عنه الكحال وهو عشرون مسئلة

السوال الاول فی ای امراض العین یکتحل بعرق السوس الجواب من کلام دیسقوریدس مما نقله ابن وافد فی ادویة المفردة حیث یقول ان اصل السوس اذا قشر وسحق ونخل بمنخل واکتحل به کان دوا رنا فعًا للطفرة فی العین یذر علیها فیاکلها ویفنیها ویمحو اثرها وکذلک فعله باللحم الزائد الذی یخرج فی اصول الاظفار

السوال الثانی کم ہی الاسباب فی رویة الشئ الواحد اثنین الجواب من طبیعیات الشفاء لابن سینا حیث یقول ان السبب فی رویة الشئ الواحد اثنین اربعة اسباب احدہا اتصال الآلة الموویة للشبح التی فی الجلیدیة الی ملتقی العصبتین فلا یتادی الشبحان الی موضع واحد علی الاستقامة بل ینتہی کل عند جزء من الروح الباصر المرتب ہناک علیحدة لان خطی الشبحین لم ینفذ انفوذا من شانه ان یتقاطعا عند مجاورة ملتقی العصبتین فیجب لذلک ان ینطبع من کل شبح ینفذ عن الجلیدیة خیال علیحدة وفی

ساتواں باب

اُن چیزوں کے بیان میں ہے جو آنکھیں بنانے والے سے پوچھی جاتی ہیں اور وہ بیس سوال ہیں

سوال ۱ آنکھ کے کس کس مرض میں عرق سوس نکالا جاتا ہے جو آنکھ کو فائدہ دکھاتا ہے۔

جواب - ابن وافد نے اپنے ادویہ مفردہ میں جو حکیم دیسقوریدس کے کلام سے نقل کیا ہے اِس طرح سے عرق سوس کا فائدہ ذکر کیا ہے کہ جب ملوٹی چھلکا اور باریک پیس کر چھلنی میں چھانی جائے تو اُس آنکھ کو جس میں ناخنہ ہو بہت نفع پہنچائے اس طرح سے کہ اُس پر چھڑکی جائے پس اُس ناخنے کو کھائے اور فنا کرے اور ایسا مٹائے کہ اُس کا نشان بھی کوئی نہ پائے اور یہی تاثیر اُس زائد گوشت میں بھی دکھائے جو ناخنوں میں نکل آئے۔

سوال ۲ کس کس سبب سے آنکھیں ایسی ہو جاتی ہیں کہ ایک چیز کے دو دو نظر آتے ہیں۔

جواب طبعیات شفا میں لکھا ہے یعنی شیخ الرئیس نے یوں کہا ہے کہ ایک چیز کے دو دکھائی دینے کے سبب چار ہیں جنکی جہت سے آنکھیں اِس بات میں ناچار ہیں۔

(ایک) یہ ہے کہ وہ آلہ جو کسی کی صورت کو جو رطوبت جلیدیہ میں ہے دونوں پٹھوں کے ملاپ کی جگہ تک پہنچاتا ہے مل جاتا ہے پس اس صورت میں دونوں صورتیں ایک جگہ پر ٹھیری ہوئی نظر نہ آئیں گی بلکہ علیحدہ علیحدہ روحِ باصرہ کے جزو منتہی ہو جائینگی اس واسطے کہ دونوں خطوں نے دونوں صورتوں کو ویسا نفوذ نہیں کیا کہ جسکی شان سے یہ ہے کہ دونوں پٹھوں کے ملاپ کے قریب تقاطع کرنا پس ایسی صورت میں واجب ہے کہ ہر ایک صورت سے جو رطوبتِ جلیدیہ میں نفوذ کرتی ہے ایک علیحدہ خیال پیدا ہو اور روح باصرہ کے

جزء من الروح الباصر علی حدة فیکون کانهما خیالان عن شیئین متفرقین

من خارج ای اذ لم تتحد الخطان الخارجان منهما الی مرکز الجلیدیة نافذین

فی العصبتین الثانی حرکة الروح الباصر وتموجه یمنة ویسرة حتی یتقدم

الجزء الذی [illegible] من کرة المرسوم له فی الطبع آخذا الی جهة الجلیدیة متموجا مضطربا

فیرسم فیه الشبح والخیال قبل تقاطع المخروطین فیری شبحین وہذا مثل

الشبح المرتسم من الشمس فی الماء الراکد الساکن مرة واحدة والمرتسم منها

فی المتموج ارتساما متکررا الثالث اضطراب حرکة الروح الباطن الذی

وراء التقاطع الی قدام وخلف حتی یکون لها حرکتان الی جهتین متضادتین

حرکة الی الحس المشترک وحرکة الی ملتقی العصبتین فیتادی الیها صورة المحسوس مرة قبل ان ینمحی

ینمحی

ما یودیه الی الحس المشترک کانها کما ادت الصورة الی الحس المشترک رجع منها جزء وقبل ما تودیه القوة

الباصرة وذلک بسرعة الحرکة فیکون ما تودیه القوة الباصرة مثلا قد ارتسم فی الروح

المودیة صورة فیقبلها الی الحس المشترک ولکل مرتسم زمان ثبات الی ان

ینمحی فلما زال القابل الاول من الروح عن مرکزه لاضطراب حرکته خلفه

جزء آخر فقبل قبوله قبل ان تمحی عن الاول فتحرکت الروح لاضطراب الی

جزء متقدم کان فی سمت المری فادرکه ثم زال ولم تزل عنه الصورة دفعة

جزو میں اُسی جیسا دوسرا ہو پس وہ دونوں خیال ایسے ہونگے کہ گویا خارج ہی سے جدا جدا ہیں اس واسطے کہ وہ دو خط جو دونوں صورتوں سے مرکزِ جلیدیہ کی طرف نکلے ہیں اور دونوں عصبوں کی طرف رسا ہیں متحد نہیں ہیں (دوسرا) سبب روح باصرہ کی موجی حرکت ہے دائیں بائیں اُسکی چال موج کی صورت ہے یہاں تک کہ وہ جزو کشتی ہیئت کا جو آنکھ کی مقرری گردش سے حاصل ہو کر طبیعت میں نقش ہوجاتا ہے وہ رطوبتِ جلیدیہ میں متموج اور مضطرب رجوع کرتا ہے پس اُس میں وہی ہیئت اور خیال اُس جزو کا نقش ہوجاتا ہے پہلے اس سے کہ وہ مخروطی خطوں میں تقاطع پائے پس اس صورت میں ضرور ہے کہ ایک چیز دو مرتبہ دیکھی جائے اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے آفتاب کی ہیئت ٹھیرے ہوئے پانی میں ایک ہی نظر آتی ہے اور موج مارتے ہوے پانی میں بار بار بنتی جاتی ہے (تیسرا) سبب روح باطنی کی حرکت کا اضطراب ہے کبھی وہ اضطراب روح کو پیچھے لیگیا ہے اور کبھی آگے لایا ہے تا آنکہ روح باطنی کو دو حرکتیں ہونگی اور دونوں کی دو جہتیں متضاد ہونگی ایک حرکت حس مشترک کی طرف لیجائیگی دوسری حرکت دونوں پٹھوں کے ملاپ کی جگہ لائیگی پس دونوں میں محسوس چیز کی صورت ایک ہی دفعہ آئی قبل اسکے کہ وہ صورت مٹ جائے جسکو حرکت روح کی حس مشترک کیطرف پہنچائے گویا کہ روح نے اُس چیز کی صورت حس مشترک کی طرف پہنچائی وہ صورت اُلٹی پھر آئی اور حس مشترک نے اُس چیز کو قبول کیا جسکو قوت باصرہ نے پہنچایا ہے اور یہ امر حرکت کی سرعت سے ہوتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ اُس روح میں جو صورت کو حس مشترک کیطرف پہنچاتی ہے ایک چیز کی صورت نقش ہوئی پھر روح نے وہ صورت جو اُس میں آئی تھی حس مشترک کی طرف نقل کردی اور ہر نقش کے لیے ایک زمانہ ٹھیرنے کا ہوتا ہے جب تک کہ وہ نقش مٹ جاتا ہے پس جب وہ جزو روح کا جسنے اُسکے نقش کو قبول کیا تھا اپنے مرکز سے اضطراب کے سبب سے ہٹ گیا دوسرا جزو روح کا اُسکی جگہ آگیا اور اُس صورت کو پہلے اس سے کہ جزو اول سے مٹ چکی ہو قبول کرلیا پس روح نے پہلے تو اُس اول جزو کی طرف جو اُس دیکھے ہوئے جزو کی جانب مقابل تھا حرکت کی اور وہ صورت حاصل کرلی اور ہنوز اُس جزو کی صورت اُس جزو سے مٹی نہ تھی کہ دوسرے جزو کی طرف روح نے حرکت کی اور وہ صورت اس دوسرے جزو نے

بل ہی فیہ والی جزو آخر قابل للصورۃ ایضا بحصولہ فی السمت الذی
فی مثلہ تدرک الصورۃ عاقبا للجزو الاول والسبب الاضطراب الرابع اضطراب
حرکۃ یعرض للثقبۃ العنبیۃ فان الطبقۃ العنبیۃ سہلۃ الحرکۃ الی ہیئۃ یتسع
لہا الثقبۃ ویضیق تارۃ الی خارج وتارۃ الی داخل علی الاستقامۃ اوالی جہۃ
فیتبع اندفاعہا الی داخل اجتماع یعرض لہا فاذا اتفق ان ضاقت الثقبۃ
یری الشئ اکبر او اتسعت یری الشئ اصغر واتفق ان مالت الی جہۃ رای فی
مکان آخر فیکون کان المری اولا غیر المری ثانیا وخصوصا اذا کان قد تمثل
قبل انمحاء الصورۃ الاولی صورۃ اخری۔

السوال الثالث فی ای امراض العین تذر بالقصب البالی العتیق فیبرأ
الجواب من الملکی حیث یقول ان القصب البالی العتیق اذا سحق نعما وذر بہ
العین نفع البیاض۔

السوال الرابع کم ہی الامور الضارۃ بالنظر وما ہی الجواب من الکتاب الثالث
من القانون حیث یقول انہا ثلثۃ احدہا افعال وحرکات الثانی اغذیۃ
الثالث حال التصرف فی الاغذیۃ اما الافعال فمثل الجماع الکثیر وطول النظر
فی المضیئات وقراءۃ الدقیق قراءۃ تامل بافراط فان المتوسط فیہا

قبول کرلی اُسی طرح سے جیسی پہلے جزو نے لی تھی (چوتھا) سبب اضطراب اُس حرکت کا ہے جو ثقبۂ عنبیہ کو عارض ہوتا ہے اس واسطے کہ طبقۂ عنبیہ کسی ہیئت کی طرف جلد حرکت کرتا ہے اور اُس ہیئت کے آنے کیواسطے اُس کا سوراخ چوڑا ہوجاتا ہے پھر کبھی باہر کیطرف تنگ ہوتا ہے اور کبھی داخل کیطرف چھوٹا ہوجاتا ہے یا وہ طبقہ کسی جانب کو متحرک ہو پس اُسکے داخل کیطرف دفع ہونے سے ایک اجتماع پیش آتا ہے پس ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اگر وہ سوراخ تنگ ہو تو وہ چیز جو دکھائی دیتی ہے بڑی نظر آتی ہے اور اگر چوڑا ہو۔ تو چھوٹی معلوم ہوجاتی ہے اور اگر کسی جانب کو وہ سوراخ مائل ہو تو وہ شئے کسی اور جگہ دکھائی دیتی ہے پس گویا وہ شئے جو اول دکھائی دی وہ مخالف اُسکے ہوتی ہے جو دوسری بار نظر پڑی خصوصاً جب پہلی صورت کے مٹ جانے سے پہلے دوسری صورت سامنے آئے۔

سوال آنکھ کے کون سے مرض میں پرانا بانس بوسیدہ چھڑکا جاتا ہے کہ مریض اُس سے شفا پاتا ہے۔

جواب ملکی میں یوں لکھا ہے کہ جب پرانا بانس بوسیدہ باریک پیس کر چھڑکا جائے تو اُس سفیدی کو جو آنکھ میں پڑجاتی ہے نفع دکھائے۔

سوال کتنے اُمور ہیں جن سے نظر کو ضرر ہوتا ہے یعنی بینائی کو اُنسے خطر ہوتا ہے اور وہ کون کون سے ہیں۔

جواب قانون کی تیسری کتاب سے لکھا جاتا ہے کہ تین اُمور سے نظر میں فتور آتا ہے۔

(ایک) تو افعال و حرکات ہیں جو عمل میں آئیں (دوسرے) غذائیں یعنی جو چیزیں کھائی جائیں۔

(تیسرا) حال غذاؤں کے تصرف کا ہے اب ہر ایک کا ضرر دیکھو اور اُنسے بچتے رہو (پہلے) افعال ہیں اور وہ یہ اعمال ہیں (اول) تو جماع کی کثرت ہے کہ اس لذت میں بڑی مضرت ہے (دوسرے) چمکتی چیزوں کو بہت نظر کرنا ہے کہ یہ بھی آنکھوں کو ضرر کرتا ہے۔

(تیسرا) ایسے باریک لکھے ہوئے کو پڑھنا جو تامل کے ساتھ پڑھا جاتا ہو یعنی بہت غور کرنے سے نظر آتا ہو۔ پس میانہ روی اس میں نفع پہنچاتی ہے اور زیادتی ضرر پہنچاتی ہے اور اسی طرح سے اور باریک کام بھی ضرر

نافع وکذلک الاعمال الدقیقة والنوم علی الامتلاء والعشاء وکلما یجفف
الطبیعة ایضا وکلما یعکر الدم من الاشیاء المالحة والحریفة والسکر واما القئ
فینفعه من حیث انه ینقی المعدة ویضره من حیث انه یحرک مواد الدماغ
فیدفعها الیه وان کان لا بد فینبغی ان یکون بعد الطعام وبرفق والاستحمام
ضار والنوم المفرط ضار والبکاء الکثیر ضار وکثرة الفصد وخصوصا الحجامة
المتوالیة ضارة واما الاغذیة الضارة فالمبخرة والمالحة والحریفة وما یؤذی
فم المعدة والکراث والبصل والثوم والباذروج اصلا والزیتون والکرنب
والشبت والعدس واما التصرف فی الاغذیة فان تیناولها ویحترز من فسادها
وکثرة بخارها۔

بسد هضمها و ابخرتها

السوال الخامس اذا رأیت العین کحلاء کیف تعلم انها من قبل الرطوبات
او من قبل الطبقات الجواب من القانون اما الکحلاء بسبب الرطوبات
فیکون بصرها باللیل اقل بسبب ان ذاک یحتاج الی تحدیق وتحریک للمادة
الی خارج والمادة الکثیرة تکون اعصی من القلیلة واما الکحلاء بسبب الطبقات
فتجمع البصر اشد۔

السوال السادس کیف یعلم ان العین الزرقاء بسبب قلة الرطوبة البیضیة

کرتے ہیں (چوتھا) پیٹ بھرے پر سونا اور رات کے کھانے پر سونا پس لازم ہے کہ کھانا کھا کر اتنا جاگے کہ کھانا منحدر اور کچھ ہضم ہو جائے بعد ازاں مضایقہ نہیں ہے اگر سو جائے۔ (پانچواں) امر جو بصر کو ضرر دیتا ہے وہ ہے جو قبض کر دیتا ہے (چھٹا) امر جو آنکھوں کو ضرر دکھاتا ہے وہ جو خون کو گدلا بناتا ہے جیسے نمکین چیزیں اور تیز چرپری چیزیں اور نشے کی چیزیں (ساتویں) قے کرنا پس قے اِس وجہ سے کہ معدے کو صاف کرتی ہے آنکھ کو نفع پہنچاتی ہے اور اِس حیثیت سے کہ دماغ کے مواد کو حرکت دیتی ہے آنکھ کو ضرر دکھاتی ہے اور اگر قے کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ کھانے کے بعد نرمی سے کرے (آٹھویں) حمام میں جانا ہے کہ یہ بھی آنکھ کو ضرر پہنچاتا ہے (نویں) بہت سونا (دسویں) بہت رونا (گیارہویں) فصد بہت کھلوانا اور پے در پے پچھنے لگانا۔ اور غذاؤں کا یہ حال ہے کہ جو غذا بخارات اُٹھاتی ہے آنکھوں کو ضرور ضرر پہنچاتی ہے اور نمکین اور تیز چرپری اور جو غم معدہ کو تکلیف پہنچائے اور گندنا اور پیاز اور لہسن اور تلسی خنگلی بالضرور اور زیتون اور کرنب اور سویا اور مسور کل چیزیں ضرر کرتی ہیں اور غذاؤں کا تصرف یہ ہے کہ اگر کھائی جاویں تو پرہیز کیا جائے اُس کے فساد سے اور کثرتِ بخارات سے۔ **سوال** جب آنکھ سرگیں نظر آئے تو یہ بات کیونکر جانی جائے کہ یہ کیفیت رطوبات سے ہے یا یہ صورت طبقات سے ہے **جواب** قانون میں یوں لکھا ہے یعنی شیخ الرئیس نے اس طرح کہا ہے کہ آنکھ کا سرگین ہونا اگر رطوبات کے باعث سے ہوگا پس اُس آنکھ کی بینائی رات کو کم پائی جائیگی اس واسطے کہ اندھیرے کا دیکھنا اس بات کا محتاج ہے کہ جو چیز دیکھی جائے اُس پر غور کیجائے اور بہت سا مادہ کم مادے سے نافرمان زیادہ ہوتا ہے پس جب ایسی آنکھ کا آدمی دیکھنے پر آمادہ ہوتا ہے تو وہ رطوبت جو آنکھ میں ہوتی ہے آنکھ میں بھر کر پردہ سا ہو جاتی ہے پس اسی وجہ سے شب کو جو چیز دیکھنی چاہتا ہے وہ کم نظر آتی ہے اور اگر سرگیں ہونا آنکھ کا طبقات کے سبب سے ہوتا ہے تو بینائی بہت اکٹھی ہو جاتی ہے اور ایسی آنکھ والا جس چیز کو دیکھتا ہے بخوبی ہر چیز ہویدا ہو جاتی ہے **سوال** کیونکر معلوم ہوتا ہے کہ بیضیہ رطوبت کی کمی کے سبب سے آنکھ کرنجی ہے اور اُس رطوبت میں کس سبب سے کمی ہوگئی ہے۔

وما علۃ ذلک الجواب ہذہ تکون البصر باللیل وفی الظلمۃ من النہار لما یعرض من تحریک الضوء للمادۃ القلیلۃ فیستعد ہا عن التبیین فان مثل ہذہ الحرکۃ تعجز عن تبیین الاشیاء کما یعجز عن تبیین ما فی الظلمۃ۔

السوال السابع ما ہی القوانین الکلیۃ فی معالجات امراض العین

الجواب لما کانت لہ امراض اما مزاجیۃ مادیۃ واما مزاجیۃ ساذجۃ واما ترکیبیۃ واما تفرق الاتصال فعلاج العین اما استفراغ فیدخل فیہ تدبیر الاورام واما تبدیل مزاج واما اصلاح ہیئۃ کما فی الجحوظ اما ادمال والحام والعین یستفرغ المواد عنہا اما علی سبیل الصرف عنہا واما علی سبیل التحلیب منہا والمصرف عنہا ہو اولی من البدن ان کان ممتلیا واما التحلیب منہا بالادویۃ المدمعۃ واما تبدیل المزاج ینفع بالادویۃ خاصۃ واما تفرق الاتصال فیعالج بالادویۃ التی یجفف یسیرا وہی بعیدۃ من اللذع۔

السوال الثامن اذا کان مع وجع العین صداع شدید فایہما تبدی بالعلاج

بالعلاج

الجواب نبتدر فی العلاج بالصداع ولا نعالج العین قبل ان نزیلہ واذا لم یغن الاستفراغ والتنقیۃ والتدبیر الجید فاعلم ان فی العین

جواب کرنجی آنکھ کی رات کو بہت بینائی سوا ہوتی ہے اور دن کو بھی تاریکی میں اُسکی بینائی سوا ہوتی ہے
اس سبب سے کہ آفتاب کی روشنی جب قلیل مادے کو ہلاتی ہے تو بینائی اشیار کے ظاہر کرنے سے دور
ہوجاتی ہے اسواسطے کہ ایسی حرکت آنکھ کو اشیاء کے ظاہر کرنے سے ایسا ہی عاجز کرتی ہے جیسے تاریکی
میں دیکھ نہیں سکتی **سوال** آنکھوں کے امراض کے علاج میں قانون کلی کیا ہے اور کس طرح سے ہر مرض کا
علاج ہوسکتا ہے **جواب** چونکہ امراض چار قسم کے ہوتے ہیں اور ہر واحد اس اسم کے ہوتے ہیں (ایک)
تو مزاجی مادی ہیں جو مادے کے پیدا ہونے سے مزاج بگڑ جاتا ہے (دوسرے) مزاجی سادے ہیں یعنی وہ
امراض جو بغیر مادے سے حادث ہوتے ہیں اور مزاج میں خلل آتا ہے (تیسرے) ترکیبی ہیں یعنی وہ مرض
جن سے آنکھ کی ترکیب میں فرق پیدا ہوتا ہے (چوتھے) وہ امراض ہیں جو تفرق اتصال سے عارض ہوتے
ہیں جیسے ورم وغیرہ ہوپیدا ہوتا ہے پس اُن امراض میں جو مادۂ فاسد سے ہوں استفراغ یعنی مادے کا نکالنا اُنکا علاج
ہے اور جو امراض کہ بغیر مادے سے ہوں اُنکا علاج فقط تبدیل مزاج ہے اور وہ امراض جن سے آنکھ کی ترکیب میں
فرق آیا ہو تبدیل ہیئت ہے جیسے جحوظ العین میں یعنی اُبھر آنا آنکھ کا اور اگر کوئی زخم یا ناسور ہو تو اُسکے علاج کی
یہ صورت ہے کہ زخم بھریں اور گوشت کو پیدا کریں پس جہاں استفراغ کی حاجت ہو اور مادہ نکالنے کی ضرورت ہو تو آنکھ
کے مادۂ فاسد کو یا تو کسی اور جانب کو پھیر دیں یا مادے کے کھینچنے کی تدبیر کریں اور آنکھ کے مادے کو بدن کیجانب پھیرنا
اچھا ہے اگر بدن مادے سے بھرا ہے مثلاً اگر آنکھ دموی مادے سے بھری ہو اور بدن میں بھی مادہ وہی ہو تو بدن کیطرف
مادے کو لائیں اور آنکھ کو اُسکے ضرر سے بچائیں اور اگر مادے کا کھینچنا ہو تو آنسو لانے والی دواؤں سے کھینچیں اور اگر محض
مزاج کی تبدیل نظر آئے تو اُن دواؤں سے جو تعدیل مزاج کے لیے خاص ہوں علاج کیا جائے مثلاً اگر دھوپ کی حرارت
سے مزاج بدل جائے اور آنکھ دکھنے کو آجائے تو مزاج کی تبرید کا علاج عمل میں لائے اور اگر تفرق اتصال سے یعنی ورم
وغیرہ سے آنکھیں دکھیں تو اُن دواؤں سے علاج کریں جو کم کم مادہ کو خشک کردیں اور گزند نہ دیں **سوال** جب آنکھ کے
درد کے ساتھ دردسر بھی بہت سا ہو تو ان دونوں میں کسکے علاج سے ابتدا ہو **جواب** پہلے ہم دردسر کا علاج کریںگے

مزاجًا ردیًا او مادة ردیة تحدث فی الطبقات یفسد الغذاء الوارد الیها او ہناک ضعف فی الدماغ او فی موضع یتقذف منه النوازل الی العین

السوال التاسع ما من اجزاء العین ما اذا مرض مرضًا مخصوصًا انتفعت العین بذلک ولم تستضر

الجواب من المقالة الثالثة من التذکرة حیث یقول اذا تشنج العضل الثالث الذی علی فم العصبة النوریة فانها تسد العین وتربطها۔

السوال العاشر کم ہی اسباب الشبکرة۔

الجواب خمسة اسباب من المقالة الثالثة من التذکرة اما من رطوبة یعرض للبیضیة واما لغلظ الروح النفسانی واما لرطوبة الجلیدیة وکدورتها واما من مداومة الشمس واما من قبل بخار من المعدة۔

السوال الحادی عشر کم ہی امراض البیضیة۔

الجواب سبعة۔ تغیر لونها جفوفها جفاف حرٍ ومنها صغرہا کبرہا رطوبتها غلظها۔

السوال الثانی عشر علی کم وجه یکون تغیر البیضیة فی اللون۔

الجواب ثلثة اما ان تغیر کلها فتری الجسم کله باللون التی ہی علیه الثانی

اجزاء العین (؟)

تستضر

الثالث

اور آنکھ کے درد کو نہ دیکھیں سگے جب تک کہ درد سر زائل نہو اور اُس درد سے آرام حاصل نہو اور جبکہ ہاوے کا نکالنا اور آنکھ کا ناف کرنا اور اچھی تدبیر عمل میں لانا آنکھ کے مرض سے مستغنی نکرے اور آنکھ کو صحت نہ دیوے تو یہ جان کہ آنکھ کا مزاج بگڑ گیا ہے یا ایسا کوئی بگڑا ہوا مادہ طبقات میں اتر گیا ہے جو اُس غذا کو جو آنکھ کیطرف آتی ہے فاسد کرتا ہے اور علاج کو بیکار کرتا ہے یا اُس جگہ دماغ میں ضعف ہے کہ جس کے سبب سے علاج کچھ اثر نہیں کرتا ہے یا اُس جگہ ضعف ہے جہاں سے نزلہ آنکھ پر اُترتا ہے۔

سوال۹ اجزاے چشم میں وہ جزو کونسا ہے کہ جب وہ عضو کسی مرض خاص سے بیمار ہوجاتا ہے تو تمام آنکھ کو ضرر نہیں ہوتا بلکہ نفع پہنچاتا ہے۔

جواب تذکرہ کے تیسرے مقالے میں ذکر کیا ہے کہ جب اُس تیسرے عضو میں جو عصبہ نوریہ کے موند پر ہے تشنج ہوجاتا ہے تو آنکھ کو منضبوط اور مربوط بناتا ہے۔

سوال۱۰ شبکوری کے کے سبب ہیں بتاؤ بے سبب ہیں **جواب** تذکرے کے تیسرے مقالے میں پانچ سبب لکھے ہیں جو اس طرح سے کہے ہیں (اول) تو یہ ہے کہ وہ اُس رطوبت سے پیدا ہوتی ہے جو بیضیہ میں ہوتی ہے (دوسرے) روح نفسانی کی غلظت سے ہوجاتی ہے کہ شبکو کوئی چیز نظر نہیں آتی ہے (تیسرے) جلیدیہ کی رطوبت ہے اور اُسی رطوبت کی کدورت ہے (چوتھے) دھوپ میں ہمیشہ بیٹھنے سے (پانچویں) بخارات معدے کے اوپر چڑھنے سے **سوال۱۱** امراض بیضیہ کتنے ہیں تفصیل بتاو جتنے ہیں **جواب** وہ امراض سات ہیں کہ رطوبت بیضیہ کی آفات ہیں (پہلے) رنگ کا بدلجانا یعنی رنگین نظر آنا (دوسرے) اُس میں خشکی کا آنا (تیسرے) اُس کے کسی جزو کا خشک ہوجانا (چوتھے) چھوٹا ہونا (پانچویں) بڑا ہوجانا۔ (چھٹے) پانی کا آنا (ساتویں) موٹا ہوجانا **سوال۱۲** کے وجہ پر بیضیہ کا رنگ بدلجاتا ہے اور یہ تغیر کس طرح پیش آتا ہے **جواب** تین وجہ سے رنگ بدلتا ہے جو کتابوں میں لکھا ہے (اول) تو یہ ہے کہ سارا رنگ بدلجاتا ہے پس ایسے مریض کو ہر چیز کا رنگ اُسی رنگ کے مطابق نظر آتا ہے۔

انه ربما تغيرت فی بعض الاوقات لسبب بخارات تتصاعد اليها من المعدة فترى الاجسام علی حسب ذلک البخار الثالث انه ان کان قد تغير بعض اجزائها فيرى من اصابه بين يديه اجساما شبيهة فی الوانها واشکالها باجزاء تلک الرطوبة۔

السوال الثالث عشر کم ہی الامراض الخاصة بالاجفان۔

الجواب احد عشر الجرب والبردة والتحجر والالتصاق والشترة والشعيرة والشعر الزائد فی العين وانقلاب الشعر والوردينج والسلاق والشرناق

السوال الرابع عشر من کم سبب يکون مرض من يبصر بالليل ولا يبصر بالنهار

الجواب اما من شدة يبس الروح الحيوانی النوری واما من قلته وضعفه واما من افراط التحليل۔

السوال الخامس عشر ما الفرق بين الاتساع والانتشار

الجواب من التذکرة ان الاتساع يحدث فی الطبقة او العصبة والانتشار فی النور فالاتساع مرض والانتشار عرض۔

السوال السادس عشر کم ہی الاشياء التی لاجلها استعملت الاشيار

الرطبة اللزجة فی العين

(دوسرے) یہ ہے کہ کبھی کبھی اُن بخارات کے سبب سے تغیر ہوتا ہے جو معدے سے چڑھ جاتے ہیں پس تمام اجسام جو سامنے ہوتے ہیں اُنھیں بخارات کے رنگ کے نظر آتے ہیں۔ (تیسرے) یہ ہے کہ کبھی رطوبت کے کسی جزو کے رنگ میں تغیر آتا ہے۔ پس جو جسم اُس جزو کے سامنے ہوتا ہے وہ بھی اُسی رنگ کا پایا جاتا ہے

سوال وہ کون کون مرض ہیں جنکو پلکوں سے خصوصیت ہے مفصل بتاؤ جو جو اُنکی کیفیت ہے۔

جواب گیارہ مرض ہیں جو مختص بمژگاں ہیں اُنکے اِس تفصیل سے نام و نشاں ہیں۔

(اول) کھجلی۔ | (دوسرے) بردہ۔
(تیسرے) تحجر | (چوتھے) چٹنا۔
(پانچویں) شترہ۔ | (چھٹے) شعیرہ۔
(ساتویں) زائد بال کا اُن میں اُگ آنا۔ | (آٹھویں) پلکوں کا اُلٹنا۔
(نویں) درو ہنج | (دسویں) سلاق۔
(گیارھویں) شرناق۔

سوال کس سبب سے یہ مرض ہوتا ہے کہ آدمی رات کو دیکھتا ہے اور دن کو ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ اُسکو کچھ بھی نظر نہیں آتا ہے۔ **جواب** یہ مرض یا تو روح حیوانی نوری کی بہت یبوست سے ہوتا ہے یا اُسی روح کی قلت سے ہوتا ہے یا اُسی روح کے ضعیف ہو جانے سے یا بہت تحلیل پانے سے۔

سوال اتساع اور انتشار میں فرق کیا ہے بیان کرو جو حکیموں نے کہا ہے۔ **جواب** تذکرے میں لکھا ہے کہ اتساع یعنی چوڑائی طبقہ میں یا عصبہ میں پیدا ہوتی ہے اور انتشار یعنی پراگندگی نظر کی نور میں ہویدا ہوتی ہے پس اتساع مرض ہے اور انتشار عرض ہے یعنے جب آنکھ کے طبقے میں یا نور کے عصبے میں چوڑائی ہو جاتی ہے تب نور میں پراگندگی آتی ہے۔ **سوال** وہ کتنی چیزیں ہیں جن کے سبب سے دوائیں تر او چپکتی ہوئی آنکھ میں لگائی جاتی ہیں اور امراض چشم میں وہ ادویہ نفع دکھاتی ہیں۔

الجواب من التذکرۃ اربعۃ احدہا انہا غیر لذاعۃ الثانی لتعری الخشونۃ الکائنۃ عن الحدۃ وبقلہا الثالث انہا تبقی فی العین اکثر من تقاطر الرطوبۃ المائیۃ الرابع ان العین عضو کثیر الحس واکثر الادویۃ التی یعالج بہا حجریۃ وکل شیٔ خشن اذا لقی کثیر الحس آذاہ فاختارت الاطباء ان یخلطوا فی ادویتہا شیئا یلین خشونتہا وہی لطیف بیاض البیض وماء الحلبۃ وماء الصمغ والکثیراو نحوہا۔

السوال السابع عشر ما الفرق بین الجسا العارض للجفن وبین الغلظ

الجواب من التذکرۃ ان الجسا لایکون معہ نفخۃ وہو صلابۃ تعرض للجفن وتعرض ذلک فی جفن واحد اوفیہما وسببہ برد ویبس والغلظ معہ نفخۃ ویکون فی الجفنین جمیعًا وسببہ مادۃ باردۃ رطبۃ غلیظۃ

السوال الثامن عشر ما الفرق بین نتو العنبیۃ وبین البثر الحادث فی القرنیۃ

الجواب من التذکرۃ ینبغی ان ینظر الی لون العنبیۃ ما ہو ثم یقیس لون ذلک الی العلۃ فان لم تکن علی لونہا علمت انہا نتو فی القرنیۃ وان لم تر شیئا مما ذکرت فہی بثرۃ فان کان علی لون العنبیۃ فانظر

جواب تذکرے میں چار لکھی ہیں (۱) یہ ہے کہ ادویہ رطبہ ولزجہ گزند نہیں پہنچاتی ہیں (۲) اس واسطے کہ وہ دوائیں اُس خشونت یعنی درشتی کو جو مادے کی تیزی سے ہوئی ہو دور کریں اور آنکھ کو دھوئیں۔

(۳) یہ کہ وہ دوائیں آنکھ میں دیر تک رہتی ہیں بنسبت اُن دواؤں کے جو محض تر ہوتی ہیں۔

(۴) یہ کہ آنکھ میں حس سوا ہے اور اکثر علاج آنکھ کا سنگی دواؤں سے ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ جب کوئی سخت و درشت چیز ایسے کثیر الحس عضو میں لگائی جاوے گی تو وہ اُسکو بہت ایذا پہنچائیگی لہذا اطبا نے یہ اختیار کیا ہے کہ اُن سخت دواؤں میں کوئی چیز ایسی ملائی جائے جو اُنکی درشتی کو مٹائے جیسے خفیف انڈے کی سفیدی یا میتھی کا پانی یا گوند کا یا کتیرے کا پانی ہے اور یہ دوا اس طرح اس کام کے لائق جانی ہے

سوال جسارۃ الجفن اور غلظ الجفن میں فرق کیا ہے۔

جواب تذکرے سے لکھا جاتا ہے کہ جسارۃ وہ مرض کہلاتا ہے جس کے ساتھ میں نفخہ نہ پایا جاوے یعنی پلک پھولی ہوئی نظر نہ آئے اور وہ محض ایک سختی ہے جو پلک میں عارض ہوتی ہے اور وہ بھی یا ایک پلک میں پیدا ہوتی ہے یا دونوں پلکوں میں ہوا کرتی ہے اور سبب اس مرض کا سردی و خشکی ہے جس سے یہ سختی ہوتی ہے اور غلظت یعنی مٹاپا پلکوں کا وہ ہے کہ دونوں پلکیں بالکل پھول جاتی ہیں اور سرد و تر و غلیظ مادے کے سبب سے موٹی نظر آتی ہیں۔

سوال نتو عنبیہ میں اور اُس پھنسی میں جو قرنیہ میں حادث ہوتی ہے فرق کیا ہے صاف صاف کہو جو کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔

جواب تذکرے میں یوں لکھا ہے چاہیے کہ عنبیہ کے رنگ کو دیکھیں کہ وہ کیسا ہے پھر اُس رنگ کو جو جو پھنسی سے ہوتا ہے قیاس کریں اگر عنبیہ اپنے رنگ پر نہو تو یہ جانیں کہ قرنیہ میں کچھ اونچائی ہوئی ہے اور اگر یہ بات دیکھی نہ جائے کچھ بھی پس یہ جانیں کہ کوئی پھنسی ہوئی ہے اگر وہ پھنسی عنبیہ کے رنگ پر ہو

الى اصل الشئ الناتى والى نفس الحدقة فان رأيت اصل الشئ الناتى اثر بياض فاعلم ان ذلك الشئ الابيض خرق القرنية والشئ الناتى من العنبية وان لم تر شيئا من ذلك فهى بثرة

السوال التاسع عشر بماذا تفرق بين نتو القرنية والبثر الحادث فيها۔

الجواب اما نتوها فصلب حاسٍ واذا غمزت عليه بالميل لم ينخفض لصلابته واما البثر فيتبعها دمعة وضربان ويكون لونها احمر الى البياض۔

السوال العشرون فى اى زمان من ازمنة المرض يستعمل الذرورات۔

الجواب من التذكرة اياك ان تستعمل الذرورات فى الابتدار لا فى الرمد ولا فى القروح لان آفته عظيمة الا ان كنت على ثقة من نقاء البدن و الراس ثم قال واحذر ان تستعمل فى الابتدار او الصعود ذرورا فيه انزروت فانه يجلب على المريض اذية عظيمة۔



اُس اونچائی کی جڑ کی طرف نظر کرو اور آنکھ کے ڈھیلے کو بھی دیکھو اگر اُو نچائی کی جڑ میں اثر سفیدی کا ہو تو پس جان لو کہ وہ سفیدی قرنیہ کے پھٹ جانے سے ہوئی ہے اور وہ اُونچائی عنبیہ سے نکلی ہے اور اگر سفیدی کا اثر نہ ہو تو وہ محض پھنسی ہے۔

سُوال ۔ قرنیہ کے بلند ہوجانے میں اور اُس میں پھنسی نکل آنے میں کس طرح فرق کیا جاوے تا موافق مرض کے علاج اُس کا عمل میں آوے۔

جواب ۔ قرنیہ کی اونچائی سخت اور حس دار ہوتی ہے اور جب سلائی سے دبائی جاتی ہے تو سختی کے سبب سے نہیں دبتی اور پھنسی کے ہمراہ لیکن ہوتی ہے اور آنسو نکلتا ہے اور رنگ اُسکا سُرخ سفیدی جھلکتا ہوا ہوتا ہے۔

سُوال ۔ آنکھوں کے امراض میں ذرورات کا استعمال کونسے زمانے میں زمانۂ مرض سے کیا جاتا ہے کہ جو مرض کو نفع دکھاتا ہے۔

جواب ۔ تذکرے میں لکھا ہے کہ خبردار کبھی مرض کی ابتدا میں ذرورات کا استعمال نکرنا اور ایسی دواؤں کا خیال نہ کرنا نہ آنکھوں کے دکھنے میں نہ قروح میں مبادا بڑی آفت پیدا ہوجائے مگر جب بھروسا بدن اور سر کے پاک ہونے کا رکھتا ہو یعنی کوئی مادہ ان میں نہ دیکھتا ہو۔ اور پھر اُسی تذکرے میں کہا ہے کہ مرض کی ابتدا اور تزاید کے زمانے میں اُس ذرورسے ڈرو جس میں انزروت ہو کس واسطے کہ یہ دوا بیمار پر بڑی آفت لاتی ہے اور نہایت اذیت دکھاتی ہے۔



الباب الثامن

فیما یسئل عنہ الجراحی

السوال الاول کم ہی العظام التی فی البدن۔

الجواب حررہ ابن جمیع وہی علی ما یاتی تفصیلہ مائتان وستۃ وارلعون عظما ۲۴۶

تفصیلہ القحف اثنان مادون القحف خمستہ الزوج اربعۃ اللحی الاعلی اثنا عشر الانف اثنان الاسنان اثنان وثلثون اللحی الاسفل اثنان فقرات الصلب ثلثون الاضلاع اربعۃ والعشرون القص سبعۃ الکتفان اثنان الترقوتان اثنان العضدان اثنان الساعدان اربعۃ الرسغان ستۃ عشر المشطان ثمانیۃ الاصابع ثلثون العانۃ اثنان الفخذان اثنان الرضفتان اثنان الساقان اربعۃ القدمان اثنان وخمستون۔ ہذا کلام ابن جمیع واما صاحب القانون فیقول انہا مائتان ثمانیۃ وارلعون عظما سوی السمسانیۃ والشبیہ باللام قال ابن جمیع والعظمان الباقیان ہما راس الکتفین۔

آٹھواں باب

اُن باتوں میں جو جراحوں سے پوچھی جائیں اور شکستہ بندی میں کام آئیں

سُوال آدمی کے بدن میں ہڈیاں کتنی ہیں مفصل بتاؤ جتنی ہیں **جواب** ابن جمیع نے دو سو چھیالیس[۲۴۶] گنی ہیں اور اس تفصیل سے لکھی ہیں۔

نام استخوان	شمار	کیفیت
کھوپری	۲	اُوپر سر کے برابر بچھی ہوئی پیشانی سے پیچھے تک اور بیچ میں ان کے درزے جہاں مانگ نکلتی ہے۔
کاسۂ سر	۵	چار بطور چاردیواری کے ایک پیشانی اور ایک داہنی اور ایک بائیں اور ایک پیچھے اور ایک دماغ کے نیچے بطور فرش کے جسکو قاعدہ دماغ کہتے ہیں
کنپٹی کی	۴	ایک ایک طرف دو دو۔
اوپر کا کلّہ	۱۲	چھ داہنی طرف آنکھ کے نیچے اور چھ بائیں طرف یہ چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہیں۔
ناک	۲	پیشانی کے نیچے سے لیکر نتھنوں کے اوپر تک ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف۔
دانت	۳۲	سولہ اوپر کے جبڑے میں اس تفصیل سے کہ دو دانت بیچ میں اور دو دو طرف اور ایک ایک کچلی دونوں طرف اور پانچ پانچ ڈاڑھیں اور اسی طرح نیچے کے جبڑے میں ہوتے ہیں۔
نیچے کا جبڑا	۲	ایک داہنے کان کے نیچے سے ٹھوڑی تک دوسری بائیں کان کے نیچے سے ٹھوڑی تک۔
مہرہائے پشت	۳۰	جو گردن کے نیچے سے ڈھڈی تک اس طرح اُوپر نیچے لگے ہوئے ہیں جیسے کسی ڈورے میں دانے پروئے ہوں۔
پسلیاں	۲۴	سینے کی ہڈیوں سے پیٹھ کی ہڈیوں تک بارہ بارہ داہنے بائیں جڑی ہوئی ہیں اور بیچ میں سے خم دار ہیں۔
سینے کی ہڈیاں	۷	جو ہنسلی سے لیکر کوڈی کے اوپر تک نیچے اوپر لگی ہوئی ہیں۔

نام استخوان	شمار	کیفیت
مونڈھے	۲	ایک داہنی طرف پیٹھ کے غضروف سے ملی ہوئی دوسری اسیطرح بائیں طرف لگی ہوئی۔
ہنسلی	۲	ایک داہنی طرف گردن سے نیچے اور مونڈھے سے لیکر سینے کی ہڈیوں سے ملی ہوئی دوسری بائیں طرف اسی طرح۔
بازو	۲	ایک ہڈی داہنی طرف مونڈھے سے کہنی تک دوسری اسی طرح بائیں طرف۔
کلائیاں	۴	دو اوپر نیچے داہنے ہاتھ میں اور دو اسیطرح بائیں ہاتھ میں کہنیوں سے پہنچے تک۔
پونہچے	۱۶	آٹھ آٹھ ہڈیاں ہر ایک ہاتھ میں کلائی سے لیکر پنجہ تک۔
پشت دست[۱]	۸	چار چار ہر ہاتھ میں پہنچے سے لیکر انگلیوں کی جڑوں تک۔
انگلیاں	۳۰	ہر ہاتھ میں پندرہ پندرہ ہیں اس صورت سے کہ ہر انگلی کی تین تین پوری ہیں۔
عانہ	۲	
رانیں	۲	ایک داہنی طرف پسلیوں سے لیکر گھٹنے تک دوسری بائیں طرف اسی طرح۔
چپنیاں	۲	رانوں اور پنڈلیوں کے جوڑوں پر ایک گول ہڈی اوپر کی طرف لگی ہوئی ہے۔
پنڈلیاں	۴	ہر پاؤں میں دو دو نیچے اوپر گھٹنوں سے ٹخنوں تک ہیں۔
دونوں قدم	۵۲	ہر قدم میں چھبیس چھبیس پنڈلیوں کی انتہا سے لیکر انگلیوں تک ہیں۔

[۱] ہاتھ کی ہتھیلی ۱۲

السوال الثانى كم هى عضل البدن۔ الجواب خمس ۵۲۹ مائة وتسعة وعشرون عضلة

تفصيل ذلك الوجه تسعة العينين اربعة وعشرون اللحى الاسفل اثنا عشر الفكين اربعة عشر الراس ثلثة وعشرون قصبة الرية اربعة الحنجرة ستة عشر العظم الشبيه باللام ستة اللسان تسعة الحلق اثنان الرقبة اربعة مفصل الكتفين مع العضدين ستة وعشرون المرفقين ثمانية الساعدين اربعة وثلثون الكفين ستة وثلثون الصدر مائة وسبعة الصلب ثمانية واربعون البطن ثمانية المثانة واحد القضيب اربعة الانثيين اربعة الشرج اربعة وعلى الوركين محركة الفخذين ستة وعشرون وعلى الفخذين محركة الساقين ثمانية و عشرون وعلى الساقين ثمانية وعشرون وعلى القدمين اثنان وخمسون وقيل خمس وخمسون

خمسة

السوال الثالث كم هى اعصاب البدن الدماغية والنخاعية وغيرهما

الجواب ثمان وثلثون زوجا وفرد لااخ له **تفصيل ذلك** الدماغية سبعة النخاعية احد وثلثون زوجا وفرد لااخ له منها من فقار العنق ثمانية ازواج ومنها من فقار الصدر اثنا عشر زوجا ومنها من فقار القطن

سوال انسان کے بدن میں کتنے عضلے ہیں جو ہڈیوں کے اوپر وہری ہیں۔

جواب وہ پانچ سو انتیس گنے گئے ہیں جو حکمارسے نے بیان کئے ہیں۔

چہرہ

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
مونہہ	۹	آنکھوں کے	۲۴	نیچے کے کلے کے	۱۲
دونوجبڑوں کے	۱۴	سرکے	۲۳	قصبۃ الریہ	۴
نرخرہ	۱۶	استخوان شبیہ بلام	۶	زبان	۹
حلق	۲	گردن	۴	مونڈھوں کے جوڑوں یعنی شانوں کے مع ہردو بازو	۲۶
کہنیوں کے	۸	کلائیوں کے	۳۴	ہتھیلیوں کے	۳۶
سینے کے	۱۰۷	پشت کے	۴۸	شکم کے	۸
مثانہ	۱	ذکر کے	۴	فوطوں کے	۴
مقعد	۴	کولھوں کے واسطے حرکت ران کے۔	۲۶	رانوں کے واسطے حرکت پنڈلیوں کے	۲۸
پنڈلیوں کے	۲۸	قدموں کے	۵۲ اور ایک قول سے ۵۵		

سوال بدن میں کتنے پٹھے ہیں جو دماغ سے اُگے ہیں اور حرام مغز سے نکلے ہیں اور اُن دونوں کے سوا ہیں اُس تفصیل سے کہو جس طرح سے حکیموں نے لکھے ہیں **جواب** اڑتیس ۳۸ جوڑ ہیں اور ایک تنہا ہے جو اپنا جیسا دوسرا نہیں رکھتا ہے یہ تفصیل اُنکی ہے جو حکمار نے لکھی ہے اُن میں سات تو دماغی جو دماغ سے نکلے ہیں اور نخاعی یعنی جو حرام مغز سے اُگے ہیں اکتیس ۳۱ زوج ہیں اور ایک فرد جس طرح درج جدول ذیل ہے

خمسۃ ازواج ومنہا من عظام العجز ثلثۃ ازواج ومنہا من عظام العصعص ثلثۃ ازواج ومن طرف عظم العصعص الاخیر یخرج عصب فرد لا اخ لہ

السوال الرابع کم عدد العروق التی یفصد فی الاکثر الجواب ثلثۃ وثلثون عرقا منہا اثنا عشر فی الیدین قیفالان وباسلیقان انسیان وباسلیقان ابطیان واکحلان وحبلا الذراع واسیلمان ومنہا فی الراس والرقبۃ ثلثۃ عشر عرقا الصدغین وعرقان خلف الاذنین وعرقا الماقین وعرقا الوداجین وعرق الیافوخ وعرق الجبہۃ وعرق موخر الراس وعرق الارنبۃ وعرق تحت اللسان ہذا قول صاحب الملکی ورایت فی ہذا الموضع حاشیۃ ثم الجہارک الاربعۃ اثنان فی الشفۃ العلیا واثنان فی الشفۃ السفلی وفی الرجلین ثمان عروق عرقان فی مابض الرکبتین وعرقا السافین وعرقا النسار وعرقا مشطی القدمین۔

السوال الخامس کم ہی الاصول التی تجب ان ینظر فیہا عند مداواۃ تفرق الاتصال الواقع فی الاعضاء اللینۃ۔

الجواب من الکلیات الغرض فی علاجہ امور ثلثۃ الاول ان کان السبب ثابتا فاول مایجب قطع مایسیل وقطع مادتہ ان کانت حاقرۃ الثانی

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
گردن کے پیے	۸ جوڑ	سینے کے ٹکڑوں کے پیے	۱۲ جوڑ	پشت کے ٹکڑوں کے پیے	۵ جوڑ
عجز کے پیے	۳ جوڑ	عصعص کے پیے	۳ جوڑ	ریڑھ کی ہڈی کے اخیر سے	افزوجودوسیرا رکھتا ہی نہیں

سوال وہ کتنی رگیں ہیں جنکی اکثر فصد کیجاتی ہے اور دفع مرض کے واسطے کام آتی ہے

جواب وہ تینتیس ۳۳ رگیں ہیں جنکی فصد ہوا کرتی ہے اُن میں سے بارہ رگیں تو ہاتھ میں ہیں جن میں سے اپنے اپنے وقت میں ہر ایک کھلا کرتی ہے۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
سرارو	۲	باسلیق اندر کیطرف یعنی رگ کیجانب	۲	ابطی یعنی محاذی بغل	۲
ہفت اندام	۲	حبل الذراع	۲	اسیلم	۲

سروگردن میں تیرہ ۱۳ رگیں ہیں

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
کنپٹیوں میں	۲	کانوں کے پیچھے	۲	گوشۂ چشم میں	۲
گردن کی	۲	کھوپری میں	۱	پیشانی میں	۱
گدی میں	۱	ارنبہ	۱	زبان کے نیچے	۱

یہ قول تو صاحب ملکی کا ہے اور ایک جگہ حاشیہ پر دیکھا گیا ہے کہ چار رگیں اور ہیں جو چہار رگ کہلاتی ہیں دو اوپر کے ہونٹ میں اور دو نیچے کے ہونٹ میں پائی جاتی ہیں۔ پاؤں میں آٹھ رگیں ہیں۔

نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار	نام	شمار
مابض	۲	صافنین	۲	عرق النسا	۲	قدمین	۲

سوال وہ کتنے اصول ہیں جو اعصاب مرکبہ کے تفرق الاتصال کے علاج میں دیکھے جاتے ہیں یعنی وہ

الحام الشق بالادویة والاغذیة الموافقة والثالث منع العفونة ما امکن

السوال السادس کم ہی الاشیاء المانعة من برء القرحة وکیف یتداوی کل واحد منہا الجواب من الکلیات اربعة الاول مزاج العضو ویجب ان یعنی باصلاحہ الثانی رداءة مزاج الدم المتوجہ الیہ ویجب ان یتدارک بما یولد الکیموس المحمود الثالث کثرة الدم الذی یسیل الیہ ویتدارک بالاستفراغ وتلطیف الغذاء واستعمال الریاضة ان امکن الرابع وفساد العظم الذی تحتہ وارسالہ الصدید وہذا لا دواء لہ الا اصلاح ذلک العظم وحکہ ان کان الحک یاتی عن فسادہ واخذہ وقطعہ۔

فساد

السوال السابع ای الادویة التی ینبغی عملہا فی قروح الاحلیل۔

الجواب من المقالة الرابعة من حیلة البرء لجالینوس حیث یقول قروح الاحلیل تحتاج الی کثیرة التجفیف بحسب فضل یبسہ فی طبعہ بمنزلة القرطاس المحرق والصبر فی اول الامر یسحق ایہا کان او ما یجری مجراہا وینثر علی القرحة۔

السوال الثامن کیف یکون الحال اذا اصابت العصبة نخستة وکیف یکون طریق مداواتہا۔

نخستة

اُس شنی ہیں گوشت پیدا کریں اگر زخم ہوگیا ہو یعنی دوددہ ہیں اور غذا ایسی دیں جن سے زخم بھرتا ہو نیز بہر سے جہاں تک ہوسکے زخم کو عفونت سے روکیں یعنی اُس کو بدبو نہ ہونے دیں۔ **سوال** کون کونسی چیزیں ہیں جن سے ناسور اچھا نہیں ہوتا ہے اور اُنہیں سے ہر چیز کے دفع کرنیکا تدارک کیا ہے **جواب** کلیات قانون میں وہ چیزیں چار ہیں (**اول**) مزاج اُس عضو کا ہے جس میں ناسور ہوا ہے پس واجب ہے کہ پہلے اُسکے مزاج کی اصلاح کیجائے تا ناسور کی صحت نظر آئے (**دوسری**) اُس خون کے مزاج کی خرابی ہے جو ناسور میں آتا ہے۔ اُس کا علاج اس طرح سے کیا جاتا ہے جس سے کیموس اچھا پیدا ہو (**تیسری**) زیادتی اُس لہو کی ہے جو ناسور کیجانب رواں ہوتا ہے پس اُس کا علاج خون کے نکالنے اور لطیف غذا کھلانے سے عیاں ہوتا ہے اور نیز اگر مریض میں امکان پائیں تو اُس سے ریاضت بھی کروائیں (**چوتھی**) چیز ناسور کے نیچے کی ہڈی کا بگڑ جانا ہے اور اُسکے سبب سے پیپ کا آنا ہے اور یہ ایسی صورت ہے کہ اسکی کوئی دوا نہیں اور اگر ممکن ہوسکے تو کچھ اس کے سوا نہیں کہ ہڈی کی اصلاح کریں اور اُسکو چھیلیں اگر چھیلنے سے وہ فساد دور ہوجائے یا اُس ہڈی کو باہر نکالیں یا کاٹ ڈالیں تا بیمار شفا پائے۔

سوال وہ کون کونسی دوائیں ہیں جو ذکر کے سوراخ کے قرحوں کو سزاوار ہیں اور اُن کے علاج کرنے میں جراح کو درکار ہیں۔

جواب جالینوس کی کتاب حیلۃ البرء کے چوتھے مقالے میں لکھا ہے یعنی حکیم مذکور نے اس فصل میں اس طرح کہا ہے کہ سوراخ ذکر کے قرحوں کو بہت خشک کرنیکی طرف حاجت ہے کس واسطے کہ خاص سوراخ ذکر کی طبیعت خود بہت مائل بہ یبوست ہے پس ابتدا میں جلا ہوا کاغذ اور ایلوا اور جو چیز کہ خشک کرنے والی ہو پیسی جائے اور اُس ناسور پر چھڑکی جائے۔

سوال کیا حال ہے اُس کا جس کا پٹھا زخمی ہوجائے اور اس کا علاج کس طرح عمل میں آئے۔

الجواب من المقالة السادسة من کتاب حیلة البرء لجالینوس۔
حیث یقول اذا اصابت عصبة نخسة فلابد ضرورة لفضل حسه من
ان ینالہ وجع شدید اکثر من سائر الاعضاء وکذلک لامحالة یرم ان لم نحتل
له فی تسکین الوجع ومنع حدوث الورم وذلک یکون بان نستبقی موضع
الخرق من الجلد علی حالہ ویمنع من الالتحام لیخرج مایرشح من موضع
النخسة من الصدید ونُنقی البدن کله من الفضول بفصد العرق ان کان ثَمّ
قوة یحتمل وتنقیة الاخلاط الردیة بدواء مسهل یبادر به فی اول الامر وان یوسع
الجرح وان نطل بالزیت الذی لاقبض فیه بعد ان یسخن والاجود ان یکون
الزیت الذی قداتت علیه سنتان او ثلث فان هذا یحلل اکثر ونختار من الاول
من الادویة ما کان لطیف الاجزاء معتدل الحرارة مجففا بلا اذی معه مثل علک
البطم والیسیر من الفربیون ووسخ الکور والسکبینج والجاوشیر والحلتیت
فی الابدان الصلبة والکبریت الذی لم یصبه نار یخلط احد هذه کان بالزیت
حتی یصیر فی ثخن العسل ویضمد به الجرح۔

السوال التاسع هل یجوز ان یستعمل فی قروح العصب شیئا من الاشیاء
المرخیة او یستعمل الماء الحار۔ الجواب من المقالة السادسة من حیلة البرء

جواب جالینوس کی کتاب حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں مسطور ہے اور اس عارضے کا علاج یوں مذکور ہے کہ جب کسی پٹھے کو زخم پہنچے گا تو اُس کی حس کی زیادتی سے درد کی بھی وہ شدت ہوگی جو کسی عضو میں نہیں ہوتی اور پٹھہ البتہ ورم بھی کرے گا اگر کسی تدبیر سے درد نہ تھمایا جاوے اور اسباب ورم کے روکنے کی طرف توجہ کیجائے پس علاج اُس کا یہ ہے کہ اُس جگہ کو بدستور اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور زخم کو بھرنے نہ دیں اور تدبیر زخم کے بھرنے کی نکریں جب تک کہ اُسکی پیپ وغیرہ اچھی طرح نہ نکل جائے۔ اور میل کچیل سے صاف نہ ہوجائے پھر اُسکی فصد لیں اگر قوت دیکھیں اور ابتدا میں دوائے مسہل پلائیں اور اخلاطِ ردی کو باہر لائیں اور زخم کو چوڑائیں اور گرم گرم روغن زیت لگائیں اور بہتر تو یہ ہے کہ اگر پائیں تو وہ روغن زیت عمل میں لائیں جس پر دو برس گزرے ہوں یا تین سال کسواسطے کہ مادے کو بہت گھلاتا ہے اور جلد خشکی کی صورت دکھاتا ہے اور اُس کے ساتھ ابتدا میں وہ دوائیں ملائیں جن میں حرارت معتدل ہو اور لطیف اجزا ہوں اور خشکی کرنے والی بھی بغیر ایذا ہوں جیسے علک البطم اور بھوڑ لسی فرفیون اور وسخ الکور اور سکبینج اور رجاوشیر اور حلتیت اور کبریت جس کو آگ نہ پہنچی ہو ہر ایک ان میں سے روغن زیت میں لت کیجاتی ہیں یہاں تک کہ شہد کی مانند گاڑھی ہوجائیں تب زخم پر ضماد کے کام میں لائیں مگر حلتیت کے استعمال میں شرط ہے کہ سخت بدنوں میں کام میں لائی جاوے۔

سوال کیا یہ روا ہے کہ پٹھوں کے قرحوں میں ڈھیلی کرنے والی چیزیں لگائیں یا اُس مقام پر گرم پانی عمل میں لائیں۔

جواب جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں اس طرح سے منع کیا ہے۔

حیث یقول وایاک ان تستعمل فی قروح العصب المارا لحار ولاشئ من الادویۃ المرخیۃ۔

السوال العاشر کم ہی الخصال التی یحتاج الیہا فی جراحات المراق

الجواب من المقالۃ السادسۃ فی حیلۃ البرء لجالینوس وہی اربع خصال وذلک حیث یقول وجراحات المراق تحتاج الے اربع خصال احدہا ان یخیط الجراحۃ الثانی ان یدخل ماخرج وبرز من الامعاء الی موضعہ الثالث وضع الدواء الموافق الرابع ان لایدع غایۃ فی الحرص علی ان لایلحق شیئا من الاعضاء الشریفۃ آفۃ بسبب الجراحۃ۔

السوال الحادی عشر اذا برز المعا وبردہ الہواء فانتفخ کیف یداوی

الجواب من المقالۃ السادسۃ من حیلۃ البرء حیث یقول یحتاج الی الاسخان لیتحلل الریح منہ واسخانہ باسفنجۃ تغمس فی ماء حار وتعصر ویکمد بہا والشراب القابض اذا سخن نفع من ذلک وجمع مع اسخانہ تقویۃ الامعاء فان بقی علی حالہ فی الانتفاخ وکان الجرح ضیقا فینبغی ان یشق الصفاق بمقدار ما یحتاج الیہ المعا البارز فی دخولہ

السوال الثانی عشر القروح الذاہبۃ فی عرض العضلۃ ہل الطریق

اور بتاکید تمام اس مقام پر یہ کہدیا ہے کہ خبردار خبردار پٹھوں کے زخموں پر گرم پانی نہ ڈالنا اور نہ کوئی ڈھیلی کرنے والی چیز اُس مقام پر لگانا۔

سوال کتنی چیزیں ہیں جنکی طرف مراق کے زخموں میں حاجت ہوتی ہے اور اُنکے استعمال کی جراح کو ضرورت ہوتی ہے۔

جواب جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں چار چیزیں لکھی ہیں اور وہ اس تفصیل سے بیان کی ہیں۔

ایک تو یہ کہ جراح اُس زخم کو سی سکے۔

دوسری یہ کہ جو انتڑی نکلی ہو اُس کو اُسکی جگہ رکھے۔

تیسری موافق دوا اُس پر لگائے۔

چوتھی اس بات کی بڑی حرص کرے کہ کسی عضو شریف پر بسبب زخم کے آفت نہ آئے۔

سوال جب انتڑی باہر نکلے اور ہوا سے سرد ہو کر پھول سی جائے تو پھر اُس کا علاج بتاؤ کہ کیا عمل میں آئے

جواب جالینوس کے حیلۃ البرء کے چھٹے مقالے میں یوں مسطور ہے کہ اُس کے علاج کا یہ دستور ہے کہ اول تو اُس انتڑی کو اس طرح گرم کریں کہ ابر مردہ کا ٹکڑا لیں اور گرم پانی میں ڈبوئیں اور اُسے نچوڑ کر انتڑی کو سینکیں تا ریح کو تحلیل کرے اور اگر قابض شراب گرم کرکے ڈالی جائے تو اُس سردی کو نفع پہنچاتی ہے اور اس گرم کرنے کے ساتھ انتڑی کو بھی قوت دیتی ہے۔ پس اگر انتڑی اسیطرح پھولی رہجاے تو چاہیے کہ صفاق کو اتنا چیرے کہ انتڑی اوسمیں سماے

سوال جو زخم کہ عضلے کے عرض میں پیدا ہوا ہو کیا اُس کا علاج وہی ہے

فی مداواتہا ہو مثل القروح الحادثۃ فی طولہا۔

الجواب من حیلۃ البرء لجالینوس حیث یقول القروح الذاہبۃ فی عرض العضلۃ شفتاہا اشد تباعدا فیحتاج ان یجمع شفتیہا جمعا اشد وابلغ ولذلک یحتاج الی الخیاطۃ وترفد ہا بعد الخیاطۃ برفائد مثلثۃ والقروح الذاہبۃ فی طول العضلۃ فیکتفی بالرباط اللہم الا ان یکون الجراحۃ مفرطۃ فیحتاج الی خیاطۃ یسیرۃ او رفائد بلا خیاطۃ۔

السوال الثالث عشر کم ہی منافع الفصد۔

الجواب من کتاب الفصد لجالینوس ضربان احدہما ازالۃ الامتلاء والآخر ابطال المرض الذی یتوقع حدوثہ او عن ضربۃ او الم شدید او عن ضعف العضو وقبولہ لما یدفع الیہ الاعضاء۔

السوال الرابع عشر کیف طریق مداواۃ الجراحۃ اذا وقعت بالراس وبلغت الی نواح الغشاء۔

الجواب من الملکی من المقالۃ الرابعۃ عشر منہ حیث یقول متی وقعت بالراس جراحۃ وبلغت الی نواحی الدماغ والغشاء فلا ینبغی ان یبادر بالادویۃ التی تدمل وتلحم فانک ان فعلت ذلک جلبت علی العلیل

جو عضلے کے طول کے زخم میں کیا ہو۔

جواب جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ البرء میں لکھا ہے کہ اُس زخم کے جو عضلے کے عرض میں ہوا ہے دونوں کناروں میں بڑا بعد ہوتا ہے پس اُن کناروں کے ملانے کی طرف بڑی حاجت ہوتی ہے اور اسی لیے اس زخم کے سینے اور بعد اُس کے اُس پر گدیاں مثلث دھرنے کی بڑی ضرورت ہوتی ہے اور وہ زخم جو عضلے کے طول میں ہوتے ہیں اُن میں باندھنے ہی پر کفایت ہوتی ہے ہاں اگر زخم بڑا ہو تو قدرے سینے کی یا بغیر وخت کے گدیاں دھرنے کی نوبت ہوتی ہے۔

سوال ۱۳ فصد کے منافع بتاؤ کسی حکیم کے قول سے سند لاؤ۔

جواب جالینوس کی کتاب فصد میں جو دیکھے ہیں وہ دو قسم کے فوائد لکھے ہیں۔

ایک تو امتلاء کا دور کرنا ہے۔

دوسرے اُس مرض کا باطل کرنا ضرور ہوتا ہے جس کے حادث ہونے کا خیال ہو اور بعد حدوث کے اُس میں کوشش کمال ہو یا وہ مرض بالفعل کسی چوٹ سے پیدا ہوا ہو یا کسی شدید درد میں کوئی مبتلا ہو یا کوئی عضو ضعیف ہو گیا ہو اور اُس نے اُس مادے کو جو اور اعضاء نے دیا ہے قبول کر لیا ہو۔

سوال ۱۴ اُس زخم کے علاج کا طریق بتاؤ جو کسی سر پر لگا ہو اور ایسا شدید ہو کہ جھلی کے اطراف و نواحی تک پہنچا ہو۔

جواب ملکی نے چودھویں مقالے میں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ کسی کے سر پر زخم لگا ہے اور وہ زخم ایسا گہرا ہے کہ دماغ کے اطراف اور جھلی تک جا پہنچا ہے پس بچنا چاہیے کہ اُس کے بھر آنے اور گوشت اُگانے کی دوائیں دے اور اگر شاید تو اس طرح علاج کرے تو یہ سمجھ لے کہ بیمار کو ہلاکت میں ڈالا۔ اور دیدہ و دانستہ ہر طرح کی آفت میں ڈالا۔

العطب لانہ یرم الدماغ ویختلط العقل ویحدث التشنج لکن یجعل فیہا صوفۃ قد غمست فی زیت ثلثۃ ایام لیامن الورم والتشنج ثم من بعد ذلک یستعمل المراہم و الذرورات الملحمۃ بمنزلۃ الذرور المعمول من المر والصبر والکندر والمرہم الاسود وما شاکل ذلک۔

السوال الخامس عشر کیف طریق مداواۃ القرحۃ مع عظم مکسور

الجواب من المقالۃ الرابعۃ عشر من الملکی حیث یقول متی ترکبت القرحۃ مع عظم مکسور فعالج العظم مما یعالج القرحۃ بالضماد القوی والذی یستعمل فی جبر العظام المکسورۃ فان وقعت الجراحۃ بالراس وانکسر عظم القحف ولم یضر بالغشاء فینبغی ان یضمد العظم بالزراوند المدحرج مدقوقا ناعما معجونا بالمارفانہ یخرج العظم ثم یعالج بعد ذلک بالمر والکندر اجزاء سواء مدقوقا منخولا معجونا بالعسل وشراب مطبوخ حتی ینعقد والطخہ علی فتیلۃ واستعملہ بالمراہم

السوال السادس عشر کیف طریق مداواۃ القروح اذا کان تحتہا عظم قد عفن وما علامۃ ذلک۔

الجواب من الملکی اما علامتہ فان تری القرحۃ تندمل احیانا ثم تعود فتنفتح

کیونکہ اس صورت میں دماغ میں ورم پیدا ہوگا اور اعصاب میں تشنج ہو پیدا ہوگا اور عقل میں پریشانی ہوگی
اُس وقت علاج میں حیرانی ہوگی۔ لیکن اُس کا علاج یوں کیا جائے کہ اُس میں وہ صوف بھر دیا جائے
جو تین روز تک روغنِ زیت میں ڈوبا رہا ہو تاکہ دماغ میں ورم اور اعصاب میں تشنج نہ پیدا ہو بعد ازاں
مرہم اور چھڑکنے کی دوائیں استعمال میں آئیں جو اُس زخم کو بھرتی لائیں اور حالتِ اصلی پر پہنچائیں
جیسے وہ زرور ہے کہ جو مُر اور صبر اور کندر سے بنا ہو اور سیاہ مرہم ہے یا اُس جیسا ہو

سوال اُس زخم کا دوا کیا ہے جو ٹوٹی ہڈی کے ساتھ ہوا ہے۔

جواب ملکی نے چودھویں مقالے میں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ زخم کسی ٹوٹی ہڈی پر ہوا ہے پس
اُس ہڈی کا علاج اُس چیز سے کرنا جس سے زخم کا علاج بھی کیا جائے یعنی اُس جگہ پر قوی لیپ کے ہمراہ
وہ علاج بھی عمل میں لانا جو ٹوٹی ہڈی کے لیے کام آئے پس اگر زخم کسی کے سر پر لگا ہوا اور اُس نے
کھوپری کو توڑا ہو مگر جھلی کو ضرر نہ پہنچا ہو پس اُس ہڈی پر یہ ضماد لگائیں جس میں زراوند مدحرج باریک
پسا ہوا پانی میں گوندھ کر ملائیں اس واسطے کہ جب یہ ضماد لگایا جاویگا تو اُس ٹوٹی ہڈی کو باہر لادے گا
بعد اُس کے مُر اور کندش ہموزن لے اور پیس چھانکر شہد اور شراب مطبوخ میں گوندھے تاکہ وہ لبتہ ہو جائے
پھر اُس کو ایک بتی پر لگا کر اندر رکھے۔ اور باہر مرہم لگائے۔

زخم

سوال اُن ناسوروں کے علاج کا طریق کیا ہے جس کے نیچے سڑی ہوئی ہڈی ہو اور اُسکی علامت
کیا ہے جس سے وہ ہڈی معلوم ہوتی ہو۔

جواب ملکی کہتا ہے کہ یہ نشان اُس زخم کا ہے کہ کبھی تو بھر آتا ہے اور کبھی پھر عود کر آتا ہے
اور اُس زخم سے پیپ آنے لگتی ہے۔

المجس

وتسیل منہا صدید واذا دخلت راس المجس فی القرحۃ احست لہ تخشخشۃ فاذا علمت ذلک فالزمہ المرہم الحادلیأکل اللحم المیت فاذا فعلت ذلک وصار الموضع کالخشکریشۃ اوکاللحمۃ الرخوۃ فالسمن المفتر حتی یسقط اللحم المحترق وینکشف العظم فاذا بان العظم وامکن قطعہ فاقطعہ والا فالسمن المفتر ثانیۃ حتی یتعفن ویسقط ثم یعالج یوما بمرہم الزنجار ویوما بالقطن الخلق حتی ینبت اللحم ویندمل واللہ اعلم واحکم۔

والازجۃ

السوال السابع عشر بماذا یخرج الشوک والازجۃ اذا دخلت فی بعض الاعضاء وصارت الی موضع لایمکن اخراجہ بالحدید۔

الجواب من الملکی ینبغی ان یوضع علی الموضع الذی دخلت فیہ الزراوند المدحرج مدقوقا ناعما بالاشق ویلزم ذلک ایاما اویوخذ اصول القصب الفارسی الرطب فیدق نعما ویخلط بالعسل ویلزم الموضع اویوخذ علک الانباط وزفت یذوبان ویخلط معہما آذان الفار مسحوقا ناعما فانہ یجذبہ ویخرجہ

السوال الثامن عشر کیف یسمی تفرق الاتصال الحادث فی عضو عضو

الجواب من الکلیات ان وقع فی الجلد سمی سحجا وخدشا وان وقع فی اللحم ولم یتقیح سمی جراحۃ وان تقیح سمی قرحۃ وان وقع فی العظم سمی

قیح

اور سلائی یا [illegible] سے [illegible] جب [illegible] ہے پس جب تو یہ بات [illegible] اور ہڈی کی حرکت بیجا سے تیز مرہم لگا

تو کہ [illegible] گوشت [illegible] جب تو لیپا [illegible] اس زخم پر نرم گوشت آوے یا کہ [illegible] بندھ جائے

تو گرم گھی کا [illegible] میں [illegible] گوشت کو [illegible] اور ہڈی نمایاں ہو پس جب ہڈی نمایاں ہو اور اس کے

کاٹنے کا امکان ہو اس ہڈی کو قطع کر و ورنہ [illegible] گرم گھی اس پر دھر تاکہ وہ ہڈی سڑ کے اور گرے پھر ایک

دن مرہم لگا اور ایک دن [illegible] روئی رکھ تا گوشت اور ناسور بھرے۔

سوال ۱۷ وہ پھانس اور کانٹا کس طرح سے نکالا جائے جو کسی عضو میں پیا چُبھے کہ سوئی وغیرہ سے بھی

باہر نہ آئے۔

جواب ملکی کا قول ہے کہ ایسی جگہ پر جہاں اس طرح سے پھانس یا کانٹا چُبھے زراوند مدحرج اشق کے

ساتھ باریک پیس کر کئی دن تک رکھے یا قصب فارسی کی سنبر جڑ پیس لے اور باریک پیس کر شہد کے ساتھ ملائے

اور اُس جگہ پر رکھے۔ ورنہ اس پر لگائے یا علک الانباط اور زفت کو گھلائیں اور اذان الفار کو باریک پیس کر اوس میں

ملا کر اُس جگہ پر لگائیں پس یہ دوا اُس پھانس یا کانٹے کو کھینچے گی اور باہر نکال دیگی۔

سوال تفرق الاتصال یعنی آپس سے جدا ہونا ہر عضو میں کیا کیا نام پاتا ہے جس نام سے جدا جدا

کہلاتا ہے۔

جواب کلیات قانون میں ہر مقام کے تفرق الاتصال کا جدا جدا نام ہے جس نام سے جراحوں کو

علاج کرنے میں کام ہے پس اگر جلد میں واقع ہو تو سحج و خدش یعنے چھل جانا کہلاتا ہے اور اگر

گوشت میں ہو اور ہو مگر پیپ نہ آتی ہو جراحت یعنی زخم کہا جائے اور اگر پیپ آئے تو قرحہ یعنے ناسور

نام پائے۔ اور اگر ہڈی کے عرض میں ہو تو اُس کو کسر

کسرا وان وقع فی طولہ کان صدعا وان وقع فی عرض العصب سمی
بترا وان وقع طولا ولم یکن کثیر العدد سمی شقا وان کان عددہ کثیرا سمی
شدخا وان وقع فی طرف العضلۃ سمی ہتکا سوار کان فی عصبۃ او فی وتر وان
وقع فی عرض العضلۃ سمی جزا وان وقع فی الطول وکبر غورہ وقل عددہ
سمی فدغا وان کثرت اجزارہ وفشا وغار سمی رضا وفسخا وربما قیل الفسخ والرض
والفدغ لکل ما یتفق فی وسط العضلۃ کیف کان وان وقع فی الشرایین
سمی ام الدم وان وقع فی الاوردۃ سمی انفجارا وان اعترضہا سمی قطعا و
فصلا وان نفذ فی طولہا سمی صدعا وان انفتحت فوہاتہا سمی شبقا وان کان
فی الاغشیۃ والحجب سمی فتقا وان وقع بین جزئین من عضو مرکب بفصل
احدہما عن الاخر من غیر ان ینال العضو المتشابہ الاجزار تفرق اتصال
سمی انفصالا وخلعا وان کان فی عصب زال عن موضعہ سمی فکا۔

السوال التاسع عشر کم ہی الفصول التی ینبغی لمن یطہر ان ینظر فیہا
قبل التطہیر وبعدہ

الجواب من رسالۃ احمد بن علی الفارسی فی التطہیر حیث یقول من یطہر
ان ینظر فی سبعۃ فصول الاول ینبغی ان ینقی البدن قبل التطہیر

یعنی ٹوٹ جانا کہیں گے اور اگر ہڈی کے طول میں ہو توصدع یعنی پھٹ جانا سمجھیئے اور اگر پٹھے کے عرض میں ہو تو بتر یعنے کٹ جانا جانو اور اگر طول میں دیکھو مگر کئی جگہ نہ ہو تو شق یعنے چر جانا جانو اور اگر طول میں بھی ہو اور کئی جگہ پاؤ تو اُسکو شدخ یعنے کھل جانا بتاؤ اور اگر عضلے کے کنارے پر ہو تو وہ ہتک یعنی پردہ دری ہے یعنے عضلے کے ابرو نرہے خواہ پٹھا ہو خواہ وتر ہو مختصر یہ ہے کہ عضلے کے کنارے پر ہو اور اگر عضلے کے عرض میں ہو تو اُس کو حزیعنے جدا ہو جانا کہیں گے اور اگر طول میں ہو اور بہت گہرا ہو اور عدد میں کم ہو اُسکو فزغ یعنے کھل جانا کہیں گے اور اگر اُس کے بہت سے اجزا ہوں اور ظاہر و ہویدا ہوں تو اُس کو رض و فسخ یعنے ریزہ ریزہ ہو جانا اور پکس جانا کہتے ہیں اور اکثر ہر قسم کے زخم کو جو عضلے کے درمیان میں فسخ و رض و فدغ یعنے چورا ہو جانا اور پکس جانا کہا کرتے ہیں یعنی ہر اسم کو ان میں سے اُس زخم پر استعمال کیا کرتے ہیں اور اگر شرائین میں کوئی زخم پیدا ہو تو وہ زخم ام الدم کہلائیگا اور اگر اوردہ میں ہو تو انفجار یعنے پھٹ جانا نام پائے گا اور اگر کسی رگ جہندہ یا غیر جہندہ کے عرض میں ہو تو اُس کو قطع و فصل یعنے رگ کا کٹ جانا اور جدا ہو جانا کہیں گے۔ اور اگر رگ کے طول میں ہو تو صدع یعنے پھٹ جانا بولیں گے اور اگر کسی رگ کا مونھ کھل جائے تو اُس کا نام شق ہے اور اگر جھلی یا پردے میں ہو تو وہ فتق ہے اور اگر کسی عضو مرکب کے دونوں جزوں میں کوئی زخم ایسا پیدا ہو کہ ایک جزو کو دوسرے سے جدا کر دیا ہو بغیر اس کے کہ عضو متشابہ الاجزا میں تفرق الاتصال ہوا ہو اُسکو انفصال اور خلع یعنے جدا ہونا اور اُکھڑ جانا کہیں گے اور اگر کسی پٹھے میں ایسا ہو کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو تو اُسکو فک یعنی چھٹ جانا سمجھینگے۔

سوال ۱۹ وہ کتنی فصلیں ہیں جو قبل تطہیر یعنے ختنے کے دیکھی جاتی ہیں اور بعد تطہیر کے بھی غور کیجاتی ہیں

جواب احمد بن علی نے اپنے رسالے میں سات فصلیں لکھی ہیں اور اس تفصیل سے ذکر کی ہیں۔

اول یہ ہے کہ قبل تطہیر کے بدن کو مادے سے پاک کریں۔

الثاني في الاغذية التي تصلح لمن تطهر الثالث في كيفية القطع والالة التي يكون بها القطع الرابع في الذرورات التي تقطع الدم الخامس في المراهم التي تصلح له خاصة السادس في المياه التي تغسل الاحليل السابع في دخول الحمام والوقت الذي يجب فيه

السوال العشرون ماهو المرهم المخصوص بالاحليل عند التطهير وفي اي وقت يعمل الجواب من رسالة السوسي في التطهير قال مرهم بديع التركيب يصلح لابدان الصبيان والابدان الرطبة ويعمل في اليوم الثاني من التطهير صفته دهن ورد نصف رطل مرداسنج ربع رطل يدق وينخل حتى يصير مثل الكحل ويطبخ مع الدهن حتى يصير كالشمع لا يلطخ اليد وينزل عن النار ويلقي عليه عشر دراهم شمع مقصور ابيض واوقية سمن بقري وعشر الدراهم اقاقيا محرقة مغسولة بماء الورد مدقوقة منخولة وسبع الدراهم صبر السقوطري ويطبخ بنار لينة ويحرك دائما حتى يصير كالشمع ويرفع۔

دراهم



دوسری وہ غذائیں جو مناسب ہیں۔

تیسری قطع کرنے کی کیفیت اور شبرآنہ کو جس سے قطع کریں سمجھ لیں۔

چوتھی اُن چھڑکنے کی دواؤں کو جو خون کو بند کریں۔

پانچویں اُن مرہموں کو جو اس کے واسطے خاص ہیں بنائیں۔

چھٹی اُس پانی کو دیکھیں جس سے سوراخ ذکر کو دھوائیں۔

ساتویں حمام کے جانیکو یعنی کب حمام میں لیجائیں اور اُس وقت کو جس میں ضرور نہلائیں۔

سوال وہ کونسا مرہم ہے جو تطہیر کے وقت سوراخ ذکر پر لگایا جاتا ہے اور کس وقت میں وہ مرہم کام میں آتا ہے۔

جواب رسالہ سوسی میں تطہیر کے مقام میں یہ لکھا ہے کہ ایک مرہم نادر ترکیب کا ایسا ہے جو لڑکوں کے بدنوں کو سزاوار ہے اور نرم بدنوں میں بھی درکار ہے اور تطہیر کے دوسرے دن کام آتا ہے وہ مرہم یہ ہے جواب لکھا جاتا ہے روغن گل نصف رطل لیا جائے اور مردار سنگ چہارم رطل کوٹا جائے اور چھان کر ایسا کہ سرمہ سا ہو پھر مردار سنگ کو روغن گل میں ایسا پکائیں کہ اُس کو موم سا بنائیں تاکہ وہ ہاتھ کو نہ لگے پھر وہ آگ پر سے اُترے پھر اُس میں دس درم موم سفید اور ایک اوقیہ چربی گائے کی اور دس درم اقاقیا جلا ہوا اور گلاب سے دھویا ہوا اور کندا چھانا ہوا اور سات درم صبر سقوطری لیں اور سبکو باہم ملاکر نرم آنچ پر پکائیں اور برابر اُسکو ہلاتے جائیں تاکہ وہ موم سا ہو جائے اور تیار ہو کر کام میں آئے۔



الباب التاسع

فیما یسأل عنہ الجبر وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول ماہو العضو الصعب الانخلاع والعضو السہل لانخلاع والمتوسط الجواب من الکتاب الرابع من القانون حیث یقول السہلۃ الانخلاع مثل مفصل الرکبۃ لسلاسۃ رباطہ وہو سہل الارتداد ایضا ومفصل المنکب قریبا من ذلک فی المہازیل والصعبۃ الانخلاع مثل مفاصل الاصابع فانہا لاتکاد تنخلع بل تنکسر قبل ان تنخلع ومثل مفصل المرفق وکذلک ردہا صعب واما المتوسط فمثل مفصل الورک فاصعب الخلع ما ینقطع معہ رؤس شظایا العظم الذی یلزق عظما بعظم وقل ما یرجع الی حالتہ الطبیعیۃ واکثر ذلک فی راس الورک ثم فی راس العضد وفی زندے القدمین عند الکسر۔

السوال الثانی ما ہی علامات الخلع وما ہی علامات المیل وما ہی علامات طول المفصل من غیر خلع۔ الجواب الخلع یحدث فی المفصل انخفاض وغور غیر معہود مثل ما یعرض فی مفصل الرجل واظہر من ذلک فی

غوور ن

نواں باب

اُن چیزوں میں سے جو شکستہ بندوں سے پوچھی جاتی ہیں اور اس میں بیس سوال ہیں

سوال ۱ وہ کونسا عضو ہے جو سختی سے اُکھڑتا ہے اور کونسا نرمی سے اور وہ جوان دونوں صورتوں کے درمیان ہے یعنے اُکھڑنا اُس کا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں ہے کہ گھٹنے کا جوڑ سہل اُکھڑ جاتا ہے کسواسطے کہ اُس کے رباطات ہموار ہیں اور اسی لیئے وہ جلد تر چڑھ بھی جاتا ہے اور دبلوں کے شانے کا جوڑ بھی ایسا ہی ہے یعنی وہ بھی آسان اُکھڑ سکتا ہے۔ اور اُنگلیوں کے جوڑوں کا اُکھڑنا دشوار ہے اور کہنی کا جوڑ بھی ایسا ہی مضبوط اور استوار ہے اس واسطے کہ یہ جوڑ اُکھڑنے نہیں پاتے بلکہ اُکھڑنے سے پہلے ٹوٹ جاتے ہیں بلکہ مشکل سے اپنی جگہ پر پھر آتے ہیں اور بڑی تکلیف دکھاتے ہیں اور وہ متوسط جوڑ جن کا اُکھڑنا ان دونوں صورتوں کے درمیان ہے وہ ایسے ہیں جیسے کولھے کا جوڑ ہے کہ اُس کا اُکھڑنا نہ دشوار ہے نہ آسان ہے پس اُکھڑنے میں سخت تر وہ جوڑ ہیں جن کے ساتھ ہیں اُن چھوٹی چھوٹی ہڈیوں کے سرے ٹوٹ جائیں جو ہڈی کو ہڈی سے چپکاتے ہیں۔ اور ایسا کم ہوتا ہے کہ جو ایسے جوڑ پھر طبعی حالت پر آئیں اور یہ صورت اکثر کولھے کے سرے پر اور بازو کے سرے پر اور دونوں ٹخنوں کے سروں میں ٹوٹنے کی حالت میں پیش آتی ہے کہ ایسی ٹوٹ پھوٹ بہت کم اصلی صورت سے بنجاتی ہے۔

سوال ۲۔ جوڑ کے اُکھڑ جانے کی اور ڈھ جانے کی اور لغیر او کھڑی دراز ہوجانیکی علامتیں بتاؤ اور جدا جدا بتفصیل سناؤ **جواب** اُکھڑ جانے کی صورت میں تو جوڑ میں پستی اور گہراؤ پیدا ہوتا ہے جو خلقت معہود کے سوا ہوتا ہے جیساکہ پاؤں کے جوڑ میں پایا جاتا ہے اور اس سے زیادہ گردن کے جوڑ کے

مفصل العنق والمقابلۃ مما یخرج اخراجاً صحیحاً وھو ان یعتبر العلیلۃ
باختھا الصحیحۃ واذا رایت المفصل تتحرک حرکتہ الی جمیع جہاتہ فلیس بہ علۃ
متعلقۃ بالزوال واما علامات المیل فھو ان تری تقعیراً مع نتوء فی جانب
آخر مع ان بعض الحرکۃ ممکنۃ واما علامات زیادۃ طول المفصل من غیر خلع
فھو ان یکون کالمتعلق فاذا دعمتہ ارتد الی موضعہ الطبیعی من غیر تکلف و
ان ترکتہ عاد الی الفذ العرضی وحدث غورو ربما دخل فیہ الاصابع حیث
لا یکون اللحم شدید الکثرۃ مثل المنکب۔

السوال الثالث کم ہی انواع کسر القحف البسیط الجواب من الملکی حیث
حیث یقول ان الکسر الذی یعرض للقحف منہ بسیط ومنہ مرکب والبسیط
منہ ما ھو فی الراس ظاہر العمق الا انہ لم یتفصل فیہ العظم ولا زال عنہ جزو لا
الی خارج ولا الی داخل ومنہ شق یکون مع خروج العظم المکسور الی خارج
وقد یبرز العظم المکسور ومنہ ما ینکسر القحف باجزاء کثیرۃ ویکون کسر العظام
قد صارت الی العمق فیما یلی الام الجافیۃ ومنہ ما یصیر العظم المکسور الی اسفل
قریبا من الصفاق ومنہ شق عظم الراس وصیرہ مع دخول العظم الی داخل
ومنہ النوع الشعری وھو شق دقیق یخفی عن الحس فلا یتبین وربما کان سببا للہلاک

بر غور / یبرز

اُکھڑنے میں نظر آتا ہے اور صحیح عضو پر قیاس کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے یعنی جب تندرست عضو سے ملا کر دیکھیں تو مفہوم ہوتا ہے اور جب تم کسی جوڑ کو یہ دیکھو کہ وہ سب طرف کو حرکت کرتا ہے تو یہ جانو کہ وہ کوئی علت اُکھڑ جانے کی نہیں رکھتا ہے اور علامتیں مڑ جانے کی یہ ہیں کہ اُس جگہ پر گڑھا دیکھینگے اور اُسکی دوسری طرف بلندی نظر آئیگی۔

اور باوجود اس کے بعض حرکت بھی ممکن ہوگی اور جوڑ کے دراز ہو جانیکی علامتیں بغیر اُکھڑ جانیکے یہ ہیں کہ ڈھیلا ہو پایا جائیگا اور اگر اُسکو دبائیں گے تو بے تکلف اپنی جگہ پر آ جائے گا اور اگر چھوڑ دینگے تو ویسا ہی ڈھیلا دیکھ لیں گے اور اس میں گڑھا بھی خود پیدا ہوگا بلکہ دبانے والے کی انگلیاں بھی گھس جائیں گی اور یہ صورتیں ایسی جانے چاہئیں کی جیسا کہ شکست نہ ہوگا جیسے کہ مدسے کا جوڑ ہے کہ اُس کا بھی توڑ موڑ ہے

سوال کھوپڑی کے ٹوٹنے کی قسمیں کتنی ہیں مفصل بتا جتنی ہیں۔

جواب کتنی ہیں چھ تھی ہیں اور اس تفصیل سے بیان کی ہیں کہ کھوپڑی کا ٹوٹنا یا بسیط ہے یا مرکب ہے۔ کوئی اچھا ہوتا ہے اور کوئی موت کا سبب ہے پس بسیط کئی قسم ہے بعضی وہ ہے کہ سر پر چوٹ لگے اور اُس میں گڑھا ہو مگر نہ تو کوئی ہڈی جدا ہو اور نہ کوئی جزو اُس کا باہر کو یا اندر کو نکل آئے۔

اور بعضی ایسی چوٹ ہے کہ پھٹ جائے اور ہڈی ٹوٹ کر باہر نکلے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ کھوپڑی کے کئی اجزا پر لگے اور ہڈیوں کو بھی ایسی شکست ہو کہ اُم جافیہ کے قریب اُس کا گڑھا پہنچے۔

اور بعض چوٹ ایسی ہے کہ ہڈی نیچے کی طرف ٹوٹے اور نزدیک ہو صفاق سے اور بعض وہ چوٹ ہے کہ سر کے اوپر آئے اور ہڈی ایسی ٹوٹے کہ اندر کو گھس جائے۔

اور بعض وہ چوٹ ہے کہ بال کی طرح باریک لگے گی اور دکھائی نہ دیگی اور نہ ظاہر ہوگی اکثر ایسی چوٹ ہلاکت پیدا کریگی۔

السوال الرابع ما هو التهشم وعلى كم وجه يكون الجواب من الملكي حيث يقول واما التهشم فليس هو شق العظم ولكنه عطف العظم الى داخل ويتقده من غير ان تنفصل الصفائح كالذي يعرض لآنية الرصاص او الفضة اذا صدمها جرم صلب منها وهو على وجهين وذلك انه اما ان تهشم سمكه كله حتى انه كثيرا ما يوجع ام الدماغ واما ان يتبعد عظم الراس لسطح الام التي على القحف۔

السوال الخامس ايهما اسرع علاجا واسهل العظم المنكسور المتبري او العظم المكسور غير المتبري الجواب من الملكي المتبري اسهل وذلك لان المتبري يمكن فيه المسك والمد والتسوية ورده الى شكله وغير المتبري لا يمكن فيه

السوال السادس ايما اسرع برءً فی كسر الذراع كسر القصبة الغليظة او الدقيقة او كسرهما۔ الجواب من الملكي اما كسرهما معا فاصعب علاجا واشد نكاية ولاسيما ان انكسر فی موضع واحد واما كسر الغليظ فهي ابطأ برءً واما كسر الادق فهو اسرع برءً

السوال السابع ما هو الخلع وما هو زوال المفصل۔ الجواب من الملكي ان الخلع هو خروج زائدة العظم من حفرته المركبة فيها فان كان الخروج

سوال ہڈی کا دب جانا کیا ہے اور کس وجہ سے ہوتا ہے۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ دب جانا ہڈی کا یہ ہے کہ ہڈی نہ ٹوٹے لیکن اندر کی طرف کو مڑ جائے اور اُس میں گڑھا پڑ جائے مگر ہڈی جدا نہ ہونے پائے جیسا کہ سیسے یا چاندی کے ظرف میں گڑھا ہو جاتا ہے جب کسی سخت چیز سے ٹکراتا ہے اور یہ دباؤ دو صورت سے ہوتا ہے یا تو کھوپڑی کی تمام اونچائی نیچی دب جاتی ہے کہ دماغ کو دباتی ہے یا ایسی ہوتی ہے کہ ہڈی سر کی اُس جھلی سے جو قحف کے اوپر ہے جدا ہوتی ہے اور تکلیف پہنچاتی ہے پس اول صورت کو تو ڈھلکنا اور دوسری صورت کو گومڑا کہتے ہیں۔

سوال کس کا علاج جلد اور آسان تر ہے آیا اُس ہڈی کا جو ٹوٹ کر کٹ جائے یا اُس کا جو ٹوٹے اور کٹنے کی نوبت نہ آئے۔

جواب اس کا جواب ملکی سے عیاں ہے کہ کٹی ہوئی ہڈی کا علاج آسان ہے اس لیے کہ اُس میں پکڑنے اور کھینچنے اور برابر کرنے کا اور اپنی اصلی شکل کیطرف پھیرنے کا امکان ہے اور ہڈی جو کٹی ہوئی نہ ہو اُس میں یہ اُمور ناممکن سمجھو۔

سوال ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ جانے میں کونسی جلد تر اچھی ہو جائیگی آیا موٹی ہڈی ٹوٹی یا باریک یا دونوں کا ساتھ ٹوٹنا

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ دونوں ہڈیوں کی شکست کا علاج بہت سخت ہوتا ہے اور تکلیف بھی بہت دیتا ہے خصوصاً جب وہ دونوں ایک ہی جگہ سے ٹوٹ جائیں تو بہت مشکل سے جڑیں اور بہت ایذا دیں اور اگر موٹی ہڈی ٹوٹے تو دیر میں جڑے اور اگر باریک ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو بہت جلد اچھی ہو۔

سوال اُکھڑ جانا جوڑ کا کیا ہے اور ہٹ جانا کیا ہے۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ اُکھڑی ہوئی ہڈی جب ہوگی کہ جوڑ سے بالکل باہر نکل آئیگی۔

یسیرا ولم یبرز من الحفرۃ لا یقال لہ خلع لکن یقال لہ زوال المفصل

السوال الثامن ما الذی یعرض من انخلاع عظمی الفک اذا ترکا واہملا

الجواب قال صاحب الملکی فانہ ان ترکا ولم یُردّا حدث عن ذلک اعراض ردیۃ منہا حمیات دائمۃ وصداع دائم وذلک ان عضل الفکین اذا تغیر عن موضعہ تمدد وجذب معہ عضل الصدغین ومدوہما وعرض من الصداع الشدید ویحدث لصاحب ہذہ الحال اسہال وقئ مرین صرفیین وکثیرا ما یموت فی العاشر۔

السوال التاسع کم ہی الوجوہ الاکثریۃ التی یخرج مفصل الورک الیہا۔

الجواب من الملکی اربعۃ آحدہا ان ینتقل عن موضعہ الی داخل الثانی ان ینتقل عن موضعہ الی خارج الثالث ان ینتقل الی قدام الرابع الی خلف وانتقالہ الی قدام اقل ما یکون والی داخل اکثر ما یکون۔

السوال العاشر کم ہی اوجہ الخلع التی تعرض لمفصل الرکبۃ۔

الجواب من الملکی ثلثۃ احدہا ان ینخلع الی داخل والثانی الی خارج الثالث الی خلف ولیس ینخلع الی قدام لان فلکۃ الرکبۃ تمنعہ من ذلک

السوال الحادی عشر ما الذی یجب علی المجبر ان یتاملہ۔

اور اگر کچھ کم نکلی ہو تو وہ اتری کہلائیگی اُکھڑی ہوئی نہیں کہلائیگی۔

سوال کیا کیا باتیں پیش آئیں اگر جبڑے کی دونوں ہڈیاں اُکھڑ جائیں اور ان کے علاج میں سستی کریں اور علاج چھوڑ دیں۔

جواب صاحب ملکی نے لکھا ہے کہ اگر جبڑے کی ہڈیوں کو چھوڑ دیں اور انکی اصلی جگہ کی طرف نہ پھیر دیں تو برے برے عارضے پیدا ہوں اور تکلیفیں ہوئی ہوں تپ ہمیشہ رہے درد سر بھی برابر ہوتا رہے اس واسطے کہ دونوں جبڑوں کے عضلے جب اپنی جگہ سے سرکیں تو درازہو جائیں گے اور اپنے ساتھ کنپٹیوں کے عضلوں کو بھی کھینچ لائیں گے اور اس سبب سے درد سر ہو اور تپ اور اسہال صفراوی برابر ہو اور صاحب مرض ہرگز شفا نہ پاوے اکثر دسویں دن مرجاوے۔

سوال کولھے کا جوڑ کتنی صورتوں کی طرف نکلتا ہے جب اپنی اصلی جگہ سے ٹلتا ہے۔

جواب ملکی میں لکھا ہے کہ وہ چار صورت پر ہوتا ہے ایک وہ ہے کہ جوڑ اندر کی طرف نکل آئے یعنے تندرست کولے کے سامنے پایا جائے دوسرے یہ کہ باہر کیجانب نکلے جب اپنی جگہ سے ٹلے اور باہر کیجانب وہ کھلاتی ہے جو بدن سے دونوں طرف خالی پائی جاتی ہے تیسرے یہ ہے کہ جوڑ آگے کو نکل آئے چوتھے یہ ہے کہ پیچھے کو یعنی پشت کیجانب نکل جائے مگر آگے کی طرف کو کمتر نکلتا ہے اور پشت کی جانب اکثر

سوال گھٹنے کا جوڑ کس طرح سے اکھڑ جاتا ہے اور کس کس صورت سے نظر آتا ہے۔

جواب ملکی میں تین صورتیں لکھی ہیں اور اس تفصیل سے کہی ہیں۔

۱ یہ ہے کہ اندر کیطرف کو اُکھڑ جاتا ہے۔

۲۔ یہ ہے کہ باہر کیطرف نظر آتا ہے

۳ پشت کی جانب اُکھڑ جاتا ہے مگر آگے کے رخ کبھی نہیں ہوتا کسواسطے کہ گھٹنے کا کٹب اُسکو روکتا ہے۔

سوال شکستہ بند پر کس کس چیز کا سوچنا واجب ہے اور کیا کیا اُسکو مناسب ہے۔

الجواب من القانون قال ویجب علی المجبران یتامل میل العظم المکسور فانہ یجد عند الجهة التی المیل الیها حدبة وعند الجهة الممیل عنها تقعیرا او اکثر ما یفطن لذلک باللمس وایضا فان الوجع یشتد فی الجهة التی الیها المیل ویجب علیہ ان یمر یدہ علی موضع الکسر فی کل حال امرارا الی فوق والی اسفل بالرفق ولا یجب ان یعتبر بالاستواء المحسوس بالبصر قبل تمام العافیة فان الورم قد یخفی کثیرا من الاعوجاج ویجب ان یبادر الی جبر ما انکسر فیجبرہ فی یومہ فانہ کلما طال کان ادخالہ اعسر والآفات فیہ اکثر وخصوصا العظام التی یحیط بها عضل۔

السوال الثانی عشر ما هو الوقت الذی یستعمل فیہ الجبائر الجواب من القانون هو بعد خمسة ایام وما فوقها الی ان یومن الآفات وکلما عظم العضو وجب ان یوضع الجبائر وکثیر ما یجلب الاستعجال فی ذلک آفات لکن یجعل ما یقوم مقامها من جودة الرباط بالعصائب وجودة النصبة فان لم یکن ذلک فلا بد من الجبائر ولو فی اول الامر ویجب ان یلزم الجبائر الرباطات الزاما محکما ویکون عند الکسر ویجب للضرورة ان تحل الرباطات فی کل یومین فی اول الامر خصوصا ان حدثت حکة فاذا مضی السابع من الشد

جواب شیخ نے قانون میں کہا ہے کہ شکستہ بند پر واجب ہے کہ ٹوٹی ہڈی کا رخ دیکھے کہ کدھر ہوا ہے جدھر ہڈی نے رخ کیا ہے وہ شکستہ بند بلند پائے گا اور جہاں سے وہ ہڈی ابھری ہے گڑھا نظر آئیگا اور یہ بلندی اور پستی جو پائی جاتی ہے ہاتھ لگانے سے ہاتھ آتی ہے اور نیز اُس طرف میں جدھر ہڈی نے رخ کیا ہوگا درد بھی بہت سا ہوگا اور شکستہ بند پر یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی جگہ پر ہر حال میں ہاتھ بھی پھیرتا جائے اس طرح پر کہ کبھی اوپر سے نیچے کو اور کبھی نیچے سے اوپر کو نرمی سے ہاتھ پھرتا آئے اور یہ واجب نہیں کہ اگر آنکھ سے اُس مقام کو قبل صحت کے برابر دیکھے تو اُسکو معتبر سمجھے اس واسطے کہ ورم اکثر خم کو چھپا دیتا ہے اور اُس جگہ کو برابر دکھا دیتا ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ ٹوٹی ہڈی کے باندھنے میں جلدی کو کام میں لائے اُسی دن باندھے دیر نہ لگائے اس واسطے کہ جسقدر دیر لگائے گا ہڈی کا داخل کرنا دشوار ہو جائے گا اور بہت سی آفتیں پیش آئینگی جو دفعیں لائینگی خصوصاً اُن ہڈیوں میں جنکو عضلوں نے گھیر رکھا ہے دیر کرنا بہت بُرا ہے۔

سوال وہ کونسا وقت ہے جب کھپچیاں چڑھائیں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ پانچ دن بلکہ اُن سے سوا کے بعد پٹیاں عمل میں لائیں یہانتک کہ اور آفتوں سے امن پائیں اور جس قدر عضو کو بزرگ دیکھیں واجب ہے کہ اُسی قدر اُسپر کھپچیاں باندھیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھپچیاں چڑھانے کی جلدی سے بہت آفتیں پیش آتی ہیں اور علاج میں از بس دقتیں دکھاتی ہیں پس کھپچیاں چڑھانے میں جلدی نکرے اور اُسکی بندش بند اور پیٹیوں سے خوب کریں اور ٹوٹی ہڈی کو ٹھکانے بٹھا دیں اگر خالی پیٹیوں کے باندھنے سے ہڈی کا بیٹھنا اپنی جگہ پر ممکن نہ سمجھو تو کھپچیوں کا باندھنا ضرور ہے اگرچہ اول ہی وقت ہو اور واجب ہے کہ کھپچیوں کی بندش محکم باندھیں مگر ٹوٹنے کے وقت کریں جو کچھ کریں دیر کو اُس میں دخل نہ دیں۔

اور واجب ہے کہ ہر دو دو دن کے بعد بندش کو شروع ہی سے کھولتے جائیں خصوصاً جب اُس مقام میں خارش پائیں اور جب سات دن بندش پر گزر جائیں

فیحل فی کل اربعۃ ایام او خمسۃ ویرخی قلیلا من الرباط فان المکث
الفار الجابر ولو عشرین یوما ولم تکن مضرۃ فلا تحلہا۔

السوال الثالث عشر ما قاعدۃ الجبر الجواب من القانون الجبر قاعدتہ
مد العضو بمقدار ما ینبغی فان الزیادۃ شبیہ تشنج وتولم ویحدث فیہ حمیات وربما
عرض منہ استرخاء وذالک فی الابدان الرطبۃ اقل ضرر لمواتاتہا للمد و
النقصان منہ یمنع جودۃ الالتیام والتنظم وہذا فی الخلع والکسر سوار
ویجب ان یسکن العضو ما امکن الا احیانا بقدر ما یحتمل اذا لم یکن آفۃ او ورم
لئلا یموت طبیعۃ العضو ویجب ان یحذر الایجاع الشدید عند المد والشد فی
الکسر والخلع معا۔

السوال الرابع عشر ما من العظام لا یثبت علیہا وشد الجواب من
القانون فی الکتاب الرابع فی ذکر اصول الجبر والربط قال والمراد فی
اثر الجبر حدوث الدشید فیما لیس لہا حرکۃ کعظام الراس فانہا
لا یثبت علیہا وشد۔

السوال الخامس عشر کیف یکون الشد اذا کان الکسر بالطول وہل ہو
مثل الشد اذا کان الکسر بالعرض ام لا الجواب من الکتاب الرابع

تو ہر چوتھے دن یا پانچویں دن کھولیں اور اُس دن سے بندش کو تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کریں اگر کھپچیوں کا رکھنا بیس دن تک ہو سکے اور کوئی مضرت بھی ندے تو پٹی نہ کھولے اور اُسی طرح بندھی رکھے۔

سوال ۱۳ بندش کا قاعدہ کیا ہے اور حکیموں نے کیونکر تجویز کیا ہے۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ قاعدہ بندش کا کھینچنے میں یہ ٹھیرا ہے کہ اتنا کھینچے جتنا چاہیے ہے اسواسطے کہ زیادہ کھینچنے سے تشنج ہوتا ہے اور درد دیتا ہے اور تپ پیدا کرتا ہے اور اکثر اوقات استرخا بھی ہوجاتا ہے اور یہ زیادہ کھینچنا تر بدنوں میں کم ضرر پہنچاتا ہے اس واسطے کہ تر بدن میں آسانی سے کھینچا جاتا ہے اور بیمار تکلیف نہیں پاتا ہے اسی طرح کھینچنے میں کمی کرنا اچھی طرح سے زخم کو نہیں بھرتا ٹوٹی ہڈی کو درست نہیں کرتا اور یہ زیادتی اور نقصان کا ضرر ٹوٹ جانے اور اُکھڑ جانے میں برابر ہے پس اعتدال سے باندھنا ہر حال میں بہتر ہے اور واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کو جسقدر ممکن ہو سنگین نہ کرے مگر کسی وقت میں اُس قدر کہ جس کو بیمار اُٹھا سکے تھوڑی سی سختی بھی کرے جب کوئی آفت یا ورم نہ دیکھے تا کہ سختی سے طبیعت عضو کی مرنہ جائے اور واجب ہے کہ بہت درد دینے سے کھینچنے اور باندھنے میں ڈرتا رہے اور اس امر کو ٹوٹنے اور اُکھڑنے میں برابر سمجھے۔

سوال ۱۴ وہ کونسی ہڈی ہے جس پر دُشبد یعنی گرہ نہیں بندھتی۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں اسی شکستہ بندی کے باب ذکر اصول جبر و ربط میں یہ لکھا ہے کہ مراد اثر جبر سے یہ ہے کہ اُس جگہ جہاں حرکت نہو دشبد پیدا ہو یعنی ایک گرہ سے مثل غضروف کے اُس جگہ ہویدا ہو سوائے سر کی ہڈیوں کے کہ اُن میں وہ نہیں اُگتا ہے۔ اور سب جگہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال ۱۵ جب کوئی ہڈی طول میں ٹوٹ جائے تو اُسکی بندش کیونکر عمل میں آئے آیا اُس کو اسی طرح سے باندھیں جیسے عرض کی ٹوٹی ہڈی کو باندھیں یا عرض کے خلاف بندش کریں۔

جواب قانون کی چوتھی کتاب میں۔

من القانون حيث يقول واما الكسر بالطول فيكتفى فيه ان يلزم العضو
بشد شديدا شد مما فى غيره ويبالغ فى غمزه الى داخل واما الكسر الذى
فى العرض فيجب ان يقوم العظمان على استقامة فى غاية ما يمكن
ويراعى ذلك من جهة الاعضاء السليمة وينظر هل هى من هذا العظم محاذية
لنظيرها من العظم الآخر ثم يجبر ويراعى الشظايا والزوائد والثلم والله اعلم وحكم

السوال السادس عشر ما هى الاشياء التى تصلب الدشبد
الجواب من القانون لابن سينا هى النطولات القابضة اللطيفة
والاضمدة التى يشبهها مثل طبيخ الاس ودهنه والطلا بمار ورق الاس و
حبه وطبيخ شجرة القرظ وطبيخ اصل الدردار وطبيخ ورقه فانه ملحم مصلب
والضماد المتخذ من الماش وخصوصا اذا جعل فيه زعفران ومرو عجن بشراب
ريحانى جيد جدا وقشور الطلع جيدة ايضا

السوال السابع عشر هل مدة الانجبار فى الاعضاء كلها مدة واحدة او هى مختلفة باختلاف
الاعضاء فان كانت مختلفة فما مثالها الجواب من القانون مدة الانجبار مختلفة فمن
ذلك ان الانف ينجبر فى عشرة ايام والضلع فى عشرين يوما والدماغ وما يقرب منه
فى ثلثين الى اربعين والفخذ فى خمسين وربما امتدت المدة فى الفخذ الى ثلثة اشهر و

یہ لکھا ہے جو شیخ الرئیس نے کہا ہے کہ اگر کوئی ہڈی طول میں ٹوٹے تو لازم ہے کہ اس عضو کو کس کر باندھیں اور خوب سا اُس کو اندر کی جانب دبائیں اور اگر عرض میں ٹوٹی پائیں تو واجب ہے کہ دونوں ہڈیاں جہاں تک ہو سکے سیدھی کھنچائیں اور اُن کو درست عضو کے مقابل کریں اور انکو سامنے کی ہڈیوں سے ملا کر کھینچیں بعد ازاں بندش باندھیں اور کنارہ وغیرہ کو بھی خوب غور کر لیں۔

سوال وہ چیزیں کون کونسی ہیں جو دشبد کو سخت کرتی ہیں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ وہ لطیف اور قابض نطولے ہیں اور ایسے ہی ضماد بھی ہوتے ہیں جیسے جوش کیا ہوا آس اور اُس کا روغن ہے اور طلاء آس کی پتی اور اُس کے تخم کا متین ہے اور جوش کیا ہوا درخت قرظ[1] اور جوش کی ہوئی جڑ دردار کی اور اُس کی پتی کہ ہر ایک اُن میں سے گوشت اُگاتی ہے اور اُس جگہ کو سخت بناتی ہے اور وہ لیپ جو مونگ کے آٹے سے بنا ہو خصوصاً جب زعفران اور مر اُس میں ملا کر عمدہ شراب ریحانی سے خوب گوندھا ہوا اور چھلکے شگوفہ خرما کے اس باب میں بہت اچھے ہیں جلد تر نفع دیتے ہیں۔

سوال یا مدت بندش سب اعضاء کی ایک ہی ہے یا ہر جگہ کی جدا جدا ہے اگر جدا جدا ہے تو اوسکی مثال کیا ہے۔

جواب مدت بندش کی ہر عضو میں جدا جدا ہے چنانچہ قانون میں اس طرح لکھا ہے کہ اگر کسی کی ناک میں چوٹ آئے تو وہ دس دن تک باندھی جائے اگر پسلی میں چوٹ لگے تو وہ بیس روز تک بندھی رہے اور دماغ میں اور جو اُس کے قریب ہو تیس یا چالیس روز تک بندھے اور ران میں پچاس دن تک بندش رہے اور کبھی ایسا ہو کہ ران کی بندش کی مدت تین مہینے تک یا چار مہینے تک کھنچے اور کلائی اکثر اٹھائیس دن تک بندش پائے تب مریض کو کل آئے

[1] ببول

اربعة والساعد ربما انجبر فی ثمانية عشرين يوما وقد ذكر ذلك فی كسر الساعد۔

السوال الثامن عشر ماهی الاسباب التی لاجلها یعسر جبر العظم الجواب كثرة التعطيل او كثرة حل الرباطات وربطها او الاستعجال للحركة او قلة الدم اللزج فی البدن او قلة الدم مطلقا ولذلك يقبل انجبار العظام فی المرورين (المهزولين) والناقهين۔

السوال التاسع عشر ماتقول فی كسر العقب۔ الجواب من القانون انكسار العقب صعب وعلاجه عسر واكثر ما ينكسر اذا سقط الانسان من موضع عال وربما عرض رض عظيم مع سيلان دم الى بطون العضل يجار فيها ويودی الى اعراض عظيمة فاذا انجبر العقب كان المشی عليه موجعا واذا لم ينجبر العقب علی ما ينبغی بطل الانتفاع به۔

السوال العشرون كيف وضع العقب وما المنفعة به الجواب من القانون هو موضوع تحت الكعب صلب مستدير الى خلف ليقاوم المصاكات والآفات مملس الاسفل ليحسن استواء الوطی وانطباق القدم علی المستقر عند القيام وخلق مقداره الى العظم ليستقل بحمل البدن وخلق مثلثا الى الاستطالة يدق يسيرا يسيرا حتی ينتهی ويضمحل عند الاخمص الی الوحشی ليكون تقعير الاخمص متدرجا من خلف الی متوسطه

چنانچہ اسی کتاب میں اس باب میں بھی ذکر ہو چکا ہے جو جیسے یہاں لکھا ہے۔

سوال ۱۸ وہ کیا کیا سبب ہیں جن سے ہڈی کا جوڑنا بہت دشوار ہوتا ہے اور علاج جس کا نہایت دشوار ہوتا ہے۔

جواب کثرت فضول کی اور بہت کھولنا اور باندھنا اور حرکت دینے میں جلدی کرنا اور چپکنے خون کا بدن میں کم ہونا بلکہ مطلق خون ہی کا کم ہونا ہڈی کو جڑنے نہیں دیتا ہے اور اسی وجہ سے دُبلے پتلے آدمیوں کیا ہڈی کا جڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

سوال ۱۹ کیا کہتے ہو ایڑی کے ٹوٹ جانے میں اور مریض کے خلیف سمجھانے میں۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ ٹوٹنا ایڑی کا دشوار تر ہے اور علاج جس کا اوس سے بھی بڑھ کر ہے ایڑی اکثر تب ٹوٹتی ہے جب انسان اونچی جگہ سے گر جاتا ہے اور کبھی ایڑی کا چورا چورا ہو کر لہو بہت آتا ہے یہانتک کہ خون عضلوں کے اندر تک پہنچ جاتا ہے اور اُس میں جم جاتا ہے اور بہت بڑے بڑے عارضے پیش لاتا ہے پس جب ایڑی جڑ جاتی ہے تو چلنے میں درد دیتی رہتی ہے اور اگر نہ جڑی تو کام سے جاتی رہتی ہے۔

سوال ۲۰ ایڑی کی خلقت بتاؤ اور اسکی منفعت جتاؤ۔

جواب قانون میں لکھا ہے کہ خدا نے تعالیٰ نے ایڑی کو ٹخنے کے نیچے رکھا ہے اور سخت اور پیچھے کیطرف سے گول پیدا کیا ہے تاکہ جہاں جہاں پاؤں پڑتا جائے اور جو آفت کہ پاؤں پر پیش آئے اُسکو اٹھائے اور نیچے سے صاف اور چکنی پیدا کی گئی تاکہ رفتار برابر اور ہموار رہے اور کھڑے ہوتے وقت قدم قیام گاہ پر اچھی طرح جمے۔ اور مقدار اسکی بڑی رکھی گئی ہے تاکہ بدن کا بوجھ اٹھانے میں مستقل رہے اور مثلث مستطیل بنی ہے آگے کو تھوڑی تھوڑی پتلی ہوتی گئی ہے یہانتک کہ انتہا کو پہنچکر پاؤں کے گڑھے میں چھپ گئی ہے تاکہ تلوے کا گڑھا پیچھے سے بتدریج درمیان میں آئے یعنے کم کم گڑھا پڑتا جائے چنانچہ دیکھو ایڑی کچھ اونچی ہے اُس سے آگے کو کچھ نیچی اسی طرح نیچی ہوتی ہوئی گڑھے میں غائب ہو گئی ہے چھنگلی تک ایڑی کی ہڈی نہیں پہنچی بلکہ وہ عظم زورقی ہے

الباب العاشر

فی مسائل من اصول ہذہ الصناعۃ وہو عشرون مسئلۃ

السوال الاول ما حجۃ من قال ان الاسطقسات لیست اکثر من واحد- الجواب من الشفاء لابن سینا انہ لما رأینا الاشیاء الطبیعیۃ تتغیر بعضہا الی بعض و کل متغیر فان لہ شیئا ثابتا فی التغیر ہو الذی تتغیر من حال الی حال فیجب من ذلک ان یکون لجمیع الاجسام الطبیعیۃ شئی مشترک محفوظ ہو عنصر ہا-

السوال الثانی ما حجۃ الذین قالوا ان الاسطقس ہو النار-

الجواب من الشفاء وذلک انہم یرون ان النار کثیرۃ الجوہر ثم استحقروا حجم الارض والماء والہواء فی جنبتہ اذ السمٰوات المشفۃ والکواکب المضیئۃ کلہا عندہم ناریۃ وحکموا بان الجرم الاکبر مقدارا ہو الاولی ان یکون عنصرا وخصوصا والاجسم صرف فی طبیعتہ من النار وان الحرارۃ ہی المدبرۃ فی الکائنات کلہا وما الہواء الا نار مفترۃ ببرد البخار وما البخار الاماء ہو متخلل وما الماء الا نار متکشفۃ و ہواء کثیفا ولو کان للبرد عنصر یتصور بہ ولم یکن البرد امرا عرضیا یعرض لذلک العنصر الواحد لکان فی العناصر بارد بردہ فی وزان شدۃ حر النار-

کبیرۃ

المبثوثۃ

منفرقۃ

دسواں باب

طب کے اصول کے بیان میں ہے وہ بھی بیس سوال ہیں

سوال ۱ اُس شخص کی حجت کیا ہے جس کے نزدیک ایک ہی استقس یعنی مادہ سب کا ایک ہی ہے اس سے زیادہ نہیں

جواب ابن سینا نے شفا کے فن ثالث طبعیات کی تیسری فصل میں یوں لکھا ہے کہ جب ہم نے یہ دیکھا ہے کہ طبعی چیزیں جو بدل جاتی ہیں تو ایک سے دوسرے کی صورت پاتی ہیں اور ہر متغیر میں ایک چیز ثابت و بحال رہجاتی ہے جو ایک حال سے دوسرا حال پاتی ہے پس واجب ہوا کہ تمام طبعی جسموں میں ایک چیز مشترک محفوظ برابر ہے اور وہی اُن اجسام کا عنصر ہے۔

سوال ۲ اُن لوگوں کی حجت بتاؤ جو آگ ہی کو عنصر مانتے ہیں اور اُس کے سوا کسی چیز کو مادہ نہیں جانتے ہیں۔

جواب کتاب شفا سے۔ اور اُسکی وجہ یہ ہے کہ وہ آگ کو کثیر الجوہر دیکھتے ہیں اور زمین اور پانی اور ہوا کو اُسکے مقابلے میں بہت ہی کم جانتے ہیں اس لیے کہ آسمان شفاف اور روشن ستارے سب کے سب اُنکے نزدیک ناری ہیں اور وہ حکم لگاتے ہیں کہ جس جرم کی مقدار زیادہ ہو اُسی کو عنصر اور اصل ہونا چاہیے اور کوئی جسم اپنی طبیعت میں آگ سے زیادہ خالص اور صرافت پر نہیں اور تمام کائنات میں آگ ہی پھیلی ہوئی ہے۔ ہوا کیا ہے آگ ہی تو ہے جو ابخرات کی سردی سے نبگئی۔ ابخرے کیا ہیں وہ پانی تحلیل شدہ ہے۔

اور پانی کیا ہے وہ آگ متکثف اور ہوائے متکثف ہے۔

اور اگر برودت کے لیئے کوئی عنصر خاص ہوتا اور برودت ایک عارضی چیز نہوتی جو ایک ہی عنصر کو پیچھے بعد دیگر عارض ہوتی ہے تو عناصر میں ایک عنصر ایسا بھی بارد پایا جاتا کہ جسکی برودت آگ کی شدت حرارت کے مقابلے میں ہوتی۔

السوال الثالث ما حجۃ الذین قالوا ان الاسطقس واحد وہو الہواء الجواب من الشفاء انہم قالوا ان معنی الرطوبۃ اثبت فی الہواء منہ فی الماء فلذلک مطاوعتہ للمعنی المذکور اشد واما الماء فالہواء متکاثف والمتکاثف اقرب الی الیبس منہ اقرب الی التخلخل واما الارض فہو ماء عرض لہ التکاثف الشدید کما تراہ من انعقاد کثیر من المیاہ السائلۃ حجارۃ واما النار فلیست ہی الا ہواء اشتدت بہ الحرارۃ فرام سموا۔

السوال الرابع ما حجۃ من قال ان اسطقسات الاجسام ہی اثنان وہما النار والارض الجواب من الشفاء لابن سینا قالوا ان سائر الاسطقسات تستحیل آخر الامر الی ہذین الطرفین والطرفان لا یستحیلان الی اسطقسات اخری خارجۃ عنہما فہما اللذان تنحل سائرہا الیہما ولا ینحلان الی شئ آخر فہما الاسطقسان ولذلک ہما بالغان فی الخفۃ والثقل والآخران یقصران عنہما واذا حرکت اسطقسیۃ الاثنان فالاغلب فی الاثنین ہو الاسطقس والنار والارض بالقیاس الی غیرہما اغلبان ولا شئ اغلب منہما ثم الہواء نار جامدۃ مفترۃ مشتعلۃ بالماء المتبخر والماء ارض متحللۃ سائلۃ خالطتہا ناریۃ فہی اخف من الارض۔

المائر
یتکاثف
یحتی
الحرارت
المتخن

سوال اُنکی حجت کیا ہے جنھوں نے فقط ہوا کو عنصر کہا ہے ۔

جواب شفا میں لکھا ہے کہ اُن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ چونکہ معنے رطوبت کے ہوا میں پانی کی رطوبت کے معنے سے سوا پائے جاتے ہیں پس وہ معنے مطاوعت میں زیادہ تر کام میں آتے ہیں یعنی جس چیز میں رطوبت سوا ہوگی وہ ہر چیز کے بنانے میں بہت کارروا ہوگی اور پانی کچھ جدا نہیں ہے بلکہ وہی ہوا ہے جو گاڑھی کثیف ہوکر پانی بن گئی ہے اور گاڑھی چیز بہ نسبت متخلخل کے خشکی سے بہت قریب ہوتی ہے پس زمین وہ وہی ہوا ہے جو پانی بنی اور پانی سے زمین ہوگئی جیسا کہ ہمارے مشاہدے میں اکثر آتا ہے کہ رواں پانی جم کر پتھر بن جاتا ہے اور آگ بھی وہی ہوا ہے کہ جب حرارت نے اُس میں شدت کی تو اُس نے اُوپر کا قصد کیا ۔

سوال اُن لوگوں کی کیا حجت ہے جن کے نزدیک آگ اور خاک ہی دو عنصر جسم کے ہیں ان کے سوا اور نہیں کہتے ہیں ۔

جواب شفا میں لکھا ہے کہ جو مادہ بدلتا ہے وہ آگ یا خاک ہی ہوجاتا ہے اِس سے یہ معلوم ہوا کہ یہی دونوں مادے ہر جسم کے ہیں اور تیسرا کوئی نظر نہیں آتا ہے اور یہ دونوں خود کسی اور کے ساتھ بدل نہیں جاتے پس اس وجہ سے یہی دو مادے ہر جسم کے نظر آتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ دونوں اپنی گرانی اور سبکی میں ایسے ہیں کہ ہوا اور پانی ان جیسے نہیں پس معلوم ہوا کہ وہ دونوں ایسے نہیں اور نیز اس وجہ سے یہی دونوں مادے سمجھے جاتے ہیں کہ ان کے سوا اور میں حرکت استقامیہ نہیں پاتے پس حرکت استقامی انھیں دونوں میں اکثر ہے ۔ اور ہوا اور پانی میں کمتر ہے کس واسطے کہ ہوا تو بیگرم جمی ہوئی آگ ہے جو گرم پانی کے سبب سے خود گرم اور بھاری ہے اور پانی وہ پگھلی ہوئی خاک ہے جو جاری ہے اور آگ کی آمیزش سے ناری ہے پس اس وجہ سے زمین کی نسبت بہت ہلکا ہے یعنی آگ نے اُسکو گھلا کر پتلا کر دیا ہے ۔

السوال الخامس ما حجۃ من قال ان الاسطقسات اثنان وہما الارض والماء الجواب یرون ان حاجۃ المرکبات الی الرطب والیابس کما انہا تحتاج الی الرطب لیقبل التخلیق کذلک تحتاج الی الیابس لیحفظ التخلیق فان الرطب کما انہ سہل القبول لذلک فہو ایضا سہل الخلع لہ والیابس کما انہ صعب القبول لذلک فہو ایضا صعب الخلع لہ فاذا تخمر الیابس بالرطب استفاد المرکب من الرطب حسن مطاوعۃ للتخلیق ومن الیابس شدۃ استحفاظ لہ فالیابس والرطب فی المشاہدۃ ہما الارض والماء لا غیر

السوال السادس ما ہو الشیٔ الذی اذا اعتبر ظہر ان الاسطقسات الاربعۃ یتکون بعضہا من بعض الجواب من الشفاء لابن سینا حیث یقول و اذا اعتبر المعتبر صادف النبات والحیوان المنکون فی حیز الارض مستمدۃ من الارض ومن الماء ومن الہواء ووجدہا تتم بالحار المنضج والارض تفید الکائن تماسکا وحفظا للتشکیل والتخطیط والماء یفید الکائن سہولۃ قبول للتخلیق والتشکیل وتستمسک جوہر الماء بعد سیلانہ بمخالطۃ الارضیۃ وتستمید جوہر الارضیۃ فیشبہ بمخالطۃ الماء والہواء والنار یکسران صرفیۃ ہذین ویفید انہما اعتدال الامتزاج والہواء یخلخل ویفید وجود المنافذ والمسام والنار ینضج وتطبخ وتجمع فقد ظہر انہا یتکون بعضہا من بعض۔

سوال اُن لوگوں کی حجت کیا ہے جنھوں نے پانی اور خاک ہی کو مادہ مانا ہے اور سوا ان دونوں کے اور کو مخلوقات کا اصطقس نہیں جانا ہے۔

جواب شفا سے تم دیکھتے ہو کہ تمام مرکبات کو تر و خشک کی طرف حاجت ہے اس واسطے کہ ہر جسم کو اپنی پیدایش میں انھیں دو کی ضرورت ہے پس جیسا کہ ہر جسم تر چیز کی طرف محتاج ہے تاکہ اُسکی تری کے سبب سے پیدایش کو قبول کر سکے ایسا ہی خشک چیز کی جانب بھی حاجت رکھتا ہے تاکہ بناوٹ کو نگاہ رکھے اس واسطے کہ تر چیز ہر قسم کی بناوٹ کو جلد قبول کرتی ہے اور جلد اکھڑتی ہے بسبب کہ خشک چیز مشکل سے بنتی ہے اور مشکل ہی سے بگڑتی ہے پس جب خشک چیز تر چیز سے گوندھی جائے تو مرکب چیز آسانی کے ساتھ بنے اور خشک چیز کے سبب سے اُسکی بناوٹ درست رہے اور خشک و تر جو دیکھنے میں آتے ہیں وہ بھی مٹی اور پانی پائے ہیں جب انکے سوا اور کچھ نہ پایا تو انھیں دونوں کو مادہ ہر جسم کا ٹھہرایا۔

سوال وہ کیا چیز ہے جس سے یہ بات پیدا ہے کہ چاروں عناصر میں سے ایک دوسرے سے بنتا ہے۔

جواب شفا میں ابن سینا نے اس سوال کا جواب یوں دیا ہے کہ جب دیکھنے والا ہر روئیدگی اور جاندار کو جو زمین میں پیدا ہوتے ہیں زمین اور پانی اور ہوا سے مدد طلب پاتا ہے تو اُس وقت چاروں عناصر کا باہم گزر کرنا ہونا اُسکے خیال میں آتا ہے کیونکہ جب آگ تر جسم کو پکاتی ہے تب اُسکی ترکیب تمام ہو جاتی ہے اور زمین اُسکی شکل و صورت کو نگاہ رکھتی ہے اور پانی بناوٹ میں آسانی پہنچاتا ہے اور بوجہ مخالطت زمین کے سیلان سے باز رہتا ہے اور زمین بسبب مخالطت ہوا اور پانی کے دونوں سے مدد پاتی ہے اور آگ ان دونوں کی صرفیت کچھ توڑتی ہے اور دونوں کو بقدر ضرورت چھوڑتی ہے نہ تو پانی کو بالکل سُکھاتی ہے نہ ہوا کو تمام و کمال جلاتی ہے بلکہ پانی اور ہوا کے ملجانے میں اعتدال پیدا کرتی ہے اور پیدایش میں کمال پیدا کرتی ہے اور ہوا مرکب کے باطن کو کھوکھلا کر کے منافذ اور مسامات بناتی ہے اور آگ اُس کو پکاتی ہے اور جاتی ہے پس ظاہر ہوا کہ ایک ایک سے بدلجاتا ہے اور اس صورت سے دوسری ہستی پاتا ہے۔

السوال السابع ما ہو المزاج الجواب من القانون حیث یقول المزاج کیفیۃ یحدث من تفاعل کیفیات متضادۃ موجودۃ فی عناصر متصغرۃ الاجزاء لتماس اکثر کل واحد منہا اکثر الآخر اذا تفاعلت بقواہا بعضہا فی بعض حدث من جملتہا کیفیۃ تتشابہۃ فی جمیعہا ہی المزاج۔

السوال الثامن ما ہو النضج وہل لہ اصناف ام لا الجواب من الشفاء النضج ہو احالۃ من الحرارۃ للجسم ذی الرطوبۃ الی موافقۃ الغایۃ المقصودۃ و ہذا علی اصناف منہ نضج نوع الشئ ومنہ نضج الغذاء ومنہ نضج الفضل وقد یقال لما کان بالصناعۃ ایضا نضج فاما نضج نوع الشئ فمثل نضج الثمرۃ و الفاعل لہذا النضج موجود فی جوہر النضیج ویحیل رطوبتہ الی قوام موافق للغایۃ المقصودۃ فی کونہ وانما یتم فیما یولد المثل ان یصیر بحیث یولد المثل واما نضج الغذاء فلیس ہو علی سبیل النضج الذی لنوع الشئ وذلک لان نضج الغذاء یفسد جوہر الغذاء ویحیلہ الی مشاکلۃ طبیعۃ جوہر المغتذی وفاعل ہذا النضج لیس موجودا فی جوہر ما ینضج بل فی جوہر ما یستحیل الیہ لکنہ مع ذلک احالۃ من الحرارۃ الی الرطوبۃ الی موافقۃ الغایۃ المقصودۃ التی ہی افادۃ بدل ما یتحلل والاسم الخاص بہذا النضج ہو الہضم فاما نضج الفضل من حیث ہو فضل اعنی من حیث لا ینتفع

سوال مزاج کیا ہے اور یہ نام کیوں رکھا ہے۔

جواب شیخ نے قانون میں لکھا ہے کہ مزاج نام اُس کیفیت کا ہے جو اُن متضادہ کیفیتوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہے جو عناصر میں موجود ہیں دراںحالیکہ وہ عناصر چھوٹے چھوٹے اجزا ہوجاویں اور جزو غالب اور اکثر ہر ایک عنصر کا دوسرے عنصر کے جزو اکثر سے مس اور ملاقات کرے پس جب وہ اپنی اپنی قوتوں سے ایک دوسرے میں ملیں تو اُن مجموع سے ایک کیفیت ایسی پیدا کریں کہ جس کا سب میں امتزاج ہو یہی مزاج ہے اور مادہ اس کا مزج ہے بمعنے ملنے ملانے کے۔

سوال نضج کیا ہے یعنی غذا ریا مادہ کیونکر پکتا ہے اور اُسکی قسمیں بھی ہیں یا نہیں یعنی کئی صورت سے ہوتا ہے یا نہیں

جواب شفا کے فن رابع میں مقالہ اول کی چھٹی فصل میں لکھا ہے کہ نضج جسم رطب کا حرارت سے بدلجاتا ہے اور جسقدر پکنا مقصود ہو اُس مقدار پر آتا ہے اور یہ پکنا کئی طرح کا ہوتا ہے **ایک** تو پکنا نوع شئے کا ہے **دوسرے** پکنا غذار کا **تیسرے** پکنا فضلے کا اور کبھی جو شئے کسی صنعت سے تیار کیجاوے اُسکو بھی نضج بولتے ہیں۔ پس پکنا نوع شے کا وہ پکنا ہے کہ جو اُس چیز کو درکار ہو یا اُسکے سبب سے وہ اپنی مراد پر تیار ہو جیسے پھلوں کا پکنا ہے اور ایسے پکنے کا پکانے والا اُسی کے جوہر میں ہوتا ہے جو اسکی رطوبت کو اتنا پکاتا ہے کہ وہ پھل اپنی مراد پر پہنچ جاتا ہے اور اُس میں اُس کا تخم بھی تیار ہو جس سے وہ میوہ پھر دوسری بار ہو دوسرا پکنا غذار کا ہے اور وہ اس طرح کا نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ پکنا غذار کے جوہر کو بگاڑکر غذار پانے والے عضو کی طبیعت کے موافق بناتا ہے اور اس کا پکانیوالا غذار کے جوہر میں نہیں ہوتا بلکہ جس عضو کی غذار بنتی ہے اُس میں پایا جاتا ہی لیکن یہ غذار کے جوہر کا بدلنا حرارت کے سبب سے رطوبت کیطرف اتنا ہوا کرتا ہے جتناکہ بدلہ اُس چیز کا جو تحلیل ہو نیسے بناکرتا ہے مثلا غذا سے خون پیدا ہوتا ہے اور وہ سارے بدن کی غذا ہوتا ہے اور اس نضج کا نام ہضم ہے اسواسطے کہ اس نضج سے غذار بالکل بدلجاتی ہے اور جس عضو کے واسطے معین ہے اُسکے کام آتی ہے۔

تیسرے نضج فضلے کا ہے یعنی جو عضو کی غذا سے بچتا ہے اور اُس سے کسی عضو کو کچھ نفع نہیں پہونچتا ہے۔

به فی ان یغذو فهو مفارق للنوعین الاولین فان ہذا النضج احالة الرطوبة الی
قوام ومزاج لیسهل به وفعها اما بتغلیظ قوامه ان کان المانع عن دفعه شدة
سیلانه ورقته واما بترقیقه ان کان المانع عن دفعه شدة غلظه واما بتقطیعه و
تلطیف
تقشیفه ان کان المانع عن الدفع شدة لزوجته۔

السوال التاسع ما العلة ان فسطاط مصر قلیل المطر کثیر الندا الجواب
من کتاب النجاد فی المسائل قال ان البخار اذا صار الی مواضع عادمة لما یحبس
البخار ویحصره ویکثفه فیتعداها النجار فاذا جاوزها الی موضع آخر حتی یلقی ما یحصره
ویحبسه ومتی کان موضعا منکشفا من الجبال وارضه ینجز بخارا کثیر القبول لها
لذلک من حر الشمس فاذا غربت عنه الشمس برد فتحلل باللیل ندا کثیرا
وقد یکون موضعا عادم البخار لانه لا یقبل ذلک ومواضع کثیرة البخار ولها جبال
تحصر بخارها حتی یتکاثف فتکون کثیرة المطر وفسطاط مصر من جهة شمالها عادم
للجبال الشوامخ واکثر ما یسیل الیها البخار من الجنوب الی الشمال من جهة
مجر الحبشة وایضا فان نیل مصر یفیض علی جمیع ارضها ویقیم علیها زمانا فاذا نقص
ارتد ذلک الفاضل من الزائد الی بطن الارض فتقبله تلک الارض لکثرة متنه
اقامة
علی وجهها فیکثر ما یرتفع من ارضها فی کل یوم من البخار لحر الشمس فاذا غرب

پس یہ نضج یعنے فضلے کا پکنا پہلی دونوں قسموں سے جدا ہے اس وجہ سے کہ یہ پکنا اس لیے ہے کہ فضلے کی رطوبت ایک قوام اور مزاج پائے تاکہ آسانی سے وہ دفع کیا جائے اور یہ پکانا دو طرح سے ہے یا اُس فضلے کو گاڑھا کریں اگر رقیق اور جاری ہو یا اُس کو پتلا کریں اگر گاڑھا اور بھاری ہو یا اُسکو قطع کریں اگر چکپتا ہو تاکہ بسبب تدابیر مذکورہ کے وہ فضلہ بسہولت دفع ہو سکے۔

سوال ۹ کیا سبب ہے کہ مصر میں مینہ کم برستا ہے اور تری اُس ملک میں سوا ہے۔

جواب کتاب النجاد کے مسائل میں لکھا ہے کہ بخار جب ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں اُس کا حابس نہ پایا جائے اور اُسکو گاڑھا نہ بنائے تو وہ بخار وہاں سے گزر جاتا ہے اور اُس جگہ پڑتا ہے جہاں اُس چیز سے ملے جو اُسکو گھیرے اور بند کرے پس جو جگہ کہ پہاڑوں سے کھلی ہوگی اُسکی زمین بھی بہت سے بخارات کو قبول کرتی ہوگی اس وجہ سے کہ گرمی آفتاب کی بہت پاتی ہے پس جب آفتاب غروب ہوتا ہے سرد ہو جاتے ہیں اور سردی شب کی اُس بخار کو پگھلا کر اوس بناتی ہے اور کوئی جگہ ایسی بھی ہوتی ہے جہاں بخار نہیں پائے جاتے اسواسطے کہ وہ حرارت آفتاب کی شدت سے نہیں پاتے اور بہت مقام ایسے ہیں جہاں بخارات شدت سے ہوتے ہیں اور پہاڑ بھی ایسے ہوا کرتے ہیں جو اُن بخارات کو گھیر کر گاڑھا بنا دیا کرتے ہیں پس ایسے مقاموں میں بارش سوا ہوتی ہے اور اکثر وہاں گھٹا ہوتی ہے پس شہر مصر میں شمال کیطرف اُونچے پہاڑ نہیں یعنی بخارات کے روکنے اور بند کرنے کی آڑ نہیں اور اکثر دریا بھی اُس میں جنوب سے شمال کو بہتے ہیں جو دریائے حبش کیجانب سے آتے ہیں اور نیز دریائے نیل اکثر مصر کی تمام زمین پر بہ جاتا ہے اور ایک مدت تک اُس زمین پر پانی رہ جاتا ہے پس جب وہ پانی کم ہونے پر آتا ہے تو جو پانی اُس میں سے بچ رہتا ہے اور قیام پاتا ہے زمین میں جذب ہو جاتا ہے اس وجہ سے آفتاب کی گرمی سے ہر روز اکثر بخارات اُس زمین سے بلند ہوتے جاتے ہیں جب آفتاب غروب ہوتا ہے۔

عنہا الشمس صار ذلک البخار غیما فیتحلل باللیل لتخلخلہ وضعفہ وقلة کثافتہ
قال فبہذہ العلة یقل مطرہا ویکثر نداہا۔

السوال العاشر کم ہی الاشیاء التی یتم ویکمل بہا صناعة الطب الجواب
من المدخل الی علم الطب لقسطا بن لوقا حیث یقول انہا عشرة الاول
البحث عن الاصول التی کان منہا بدن الانسان الثانی البحث عن
الامزاج والتراکیب الثالث البحث عن عدد الاعضاء وخلقہا وترکیبہا۔
الرابع البحث عن قواہا وافعالہا الخامس البحث عن منافعہا التی
خلقت لہا السادس البحث عن حفظ صحتہا السابع البحث عما یحدث
فی واحد منہا من الامراض والاعراض الثامن البحث عن علل الامراض
حادثة بہا التاسع البحث عن العلامات الدالة علیہا العاشر البحث
عن التدابیر المشفیة لہا الدافعة عنہا الامراض الحادثة بہا۔

السوال الحادی عشر کم ہی اصناف الاعضاء المتشابہة الاجزاء الجواب
من الملکی سبعة اصناف الاول صنف العظام والغضاریف الثانی صنف
العصب والوتر الثالث صنف العروق غیر الضوارب الرابع صنف
العروق الضوارب الخامس صنف اللحم المفرد والغدد والشحم السادس صنف

تو وہ ابر زنگ بن کر اپنے ضعف اور قلت کثافت سے شب میں تحلیل پاتے ہیں پس اسی سبب سے شیخ نے کہا ہے کہ وہاں مینہ کم ہے اور آدمی سوار

سوال وہ کونسی چیزیں ہیں جن سے صناعت طب تمام ہوجاتی ہے۔ اور انکے دریافت کرنیسے کامل بانی ہے۔

جواب کتاب نل الی علم الطب قسطا بن لوقا میں اسطرح لکھی ہے یعنی حکیم مذکور مصنف کتاب مسطور نے یہ کہا ہے کہ وہ دس چیزیں ہیں جنسے طب کامل پاتی ہے اور انکی معرفت سے تمام ہوجاتی ہے۔

اول گفتگو کرنی اصول بدن انسان میں

دوسری بحث کرنی مزاجوں اور ترکیبوں سے۔

تیسری بحث کرنی اعضا کی شمار اور انکی پیدایش اور ترکیب سے۔

چوتھی بحث کرنی انکے قوی اور افعال سے۔

پانچویں بحث کرنی اُن منفعتوں سے جن کے واسطے اعضا پیدا ہوئے ہیں۔

چھٹی بحث کرنی حفظ صحت اعضا سے۔

ساتویں بحث کرنی اُن امراض و اعراض سے جو ہر عضو میں حادث ہوتے ہیں۔

آٹھویں اُن امراض کی علت و اسباب سے گفتگو کرنی جو اعضا میں لاحق ہوتے ہیں۔

نویں اُن علامات سے بحث کرنی جو ہر مرض کے واسطے ہیں۔

دسویں بحث کرنی اُن تدبیروں سے جو اعضا کو شفا دیتی ہیں اور امراض کو اُنسے دور کرتی ہیں۔

سوال وہ اعضا جو متشابہ الاجزا ہیں کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں۔

جواب ملکی نے سات قسمیں انکی لکھی ہیں اور اس ترکیب سے گنی ہیں **اول** استخوان ہیں اور جینی ہڈیاں ہیں **دوسری** عصب و وتر **تیسری** غیر جہندہ رگیں **چوتھی** جہندہ رگیں **پانچویں** گوشت تنہا اور غدد اور چربی ہے۔

الجلد والاغشیۃ السابع صنف الاظفار والشعر۔

السوال الثانی عشر کم ہی الافعال الضروریۃ فی قوام الحیوان۔

الجواب من طبیعیات الشفا ثلثۃ فعل تغذیۃ البدن ویصدر عن القوۃ الطبیعۃ وفعل ما یغذیہ الروح وتعدیلہا ویصدر عن القوۃ الحیوانیۃ وفعل الحس والحرکۃ ویصدر عن القوۃ النفسانیۃ

السوال الثالث عشر ما ہو السبب البادی والسابق والواصل الجواب من شرح اغلیقن لعلی بن رضوان واما البادی فہو ما اثر فی البدن اثرا وبطل والسابق ہو ما جمع فی البدن مادۃ او فعل سوء مزاج مثل کثرۃ الاخلاط عن التملی بالشراب والواصل ویسمی الماسک مثل عفونۃ الاخلاط فانہا سبب ماسک للحمی بدوم بدوامہا۔

السوال الرابع عشر ما ہو الفصل الرابع والخمسون من المقالۃ الرابعۃ من فصول بقراط وما معناہ الجواب اما الفصل فیقول بقراط من عرض لہ حمی محرقۃ وسعال کثیر یابس ثم کان تہیجہ لہ یسیر فانہ لا یکاد یعطش فسرہ جالینوس السعال الیابس قد یکون من خراج ردی یحدث فی آلات التنفس وقد یکون من خشونۃ فی الحلق وقد یکون من رطوبۃ رقیقۃ یسیرۃ

چھٹی جلد اور جھلیاں ہیں

ساتویں ناخن اور بال ہیں کہ اُنکے اپنے اجزا آپس میں ملتے جلتے ہیں۔

سوال ۱۲ وہ ضروری افعال کیا کیا ہیں جنسے ہر جاندار زندہ رہسکتا ہے۔

جواب طبعیات شفا میں تین فعل لکھے ہیں جو ضروری سمجھے ہیں۔ (ایک) تو بدن کو غذا دینا ہے جس سے بدن کی بنا ہے اور یہ کام قوت طبعی سے ہوتا ہے (دوسرے) تغذیہ اور تعدیل روح کی ہے اور یہ قوت حیوانی سے علاقہ رکھتی ہے (تیسرے) حس و حرکت ہے اور یہ قوت نفسانی کی بدولت ہے واضح ہو کہ قوت طبعی کی جگہ جگر ہے جس کا تمام بدن میں اثر ہے یعنی جب قوت طبعی جگر میں غذا پکاتی ہے تب تمام بدن کو وہ ملجاتی ہے اور قوت حیوانی کی جائے دل ہے جو زندگی پر مشتمل ہے روح وہاں سے تمام بدن میں جاتی ہے تب زندگی کی صورت نظر آتی ہے اور قوت نفسانی کا گھر دماغ ہے جو دریافت کرنے کا چراغ ہے اور اُسی کے سبب سے اعضا کو حرکت ہے کیونکہ اعصاب کی اُسی سے خلقت ہے۔ سوال ۱۳ مادی سبب کیا ہے اور سابق کونسا ہے اور واصل کیا ہے ہر ایک میں فرق کیا ہوتا ہے جواب علی بن رضوان نے شرح اغلوقن میں لکھا ہے کہ مادی سبب وہ کہلاتا ہے جو بدن میں اثر کرتا ہے اور جلد مٹ جاتا ہے اور سبب سابق وہ ہے جو مادے کو بدن میں اکٹھا کرتا ہے یا سوء مزاج پیدا کرتا ہے جیسے پیٹ بھر کر شراب پینے سے بہت سے اخلاط پیدا ہوتے ہیں اور آخر کو وہ بدن میں کچھ فساد لاتے ہیں اور سبب واصل کا ماسک بھی نام ہے جسکو مرض کے ساتھ قیام ہے جیسے عفونت اخلاط کی تپ چڑھاتی ہے اور تپ کے ساتھ ہی جاتی ہے۔ سوال ۱۴ فصول بقراط کی چوتویں فصل کیا ہے اور اُس کا کیا معنے ہے جواب اُس فصل میں قول بقراط کا ہے کہ جس شخص کو تپ سوزاں ہو اور اُسکے ساتھ بہت سی خشک کھانسی بھی عیاں ہو بعد ازاں تھوڑا سا ہیجان بھی پیدا ہو تو ایسا مریض کبھی بھی نہ پیاسا ہو جالینوس نے اس قول کی یوں تفسیر کی ہے اور پیاس نہ لگنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ خشک کھانسی کبھی تو اُس بڑے پھوڑے سے ہوتی ہے جو آلات تنفس میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی حلق کی خشونت سے ہوتی ہے یعنے حلق کھُردرا ہو جاتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رقیق رطوبت ہوا کرتی ہے جو حلق میں جاری رہا کرتی ہے

تجری فیہ وایّ ہذہ الاسباب کان فان قصبۃ الرئۃ کانہا تنبل بہ ولذلک یقل العطش۔

السوال الخامس عشر ما ہو الفصل الخامس والستون من المقالۃ الخامسۃ من فصول لبقراط وما معناہ الجواب اما الفصل فہو اذا احدثت خراجات عظیمۃ خبیثۃ ثم لم یکن یظہر معہا ورم فالبلیۃ عظیمۃ تفسیرہ جالینوس یعنی بالخراجات الخبیثۃ الکائنۃ فی رؤس العضل ومنتہاہا وخاصۃ ما کان من العضل الغالب علیہ العصب لان رؤس العضل تتصل بالعصب ومن اطرافہا ینبت الاوتار وقولہ بلیۃ عظیمۃ لانہ لا یؤمن ان یکون الاخلاط التی تنصب الی الجراحات بسبب الوجع الحادث فی القرحۃ یجری الیہ لا محالۃ فیعظم الضرر۔

الامراض السوال السادس عشر کم ہی القوانین التی تعرف منہا علل الاعضاء الباطنۃ الجواب من المقالۃ الاولی من جوامع التعرف لجالینوس حیث یقول ستۃ اولہا ما ینال الافعال من المضار

الثانی الاشیاء التی تبرز وتخرج۔

الثالث الاورام الحادثۃ۔

الرابع الوجع الخامس الاعراض الخاصۃ السادس المشترکۃ فی العلۃ

بہرحال جو سبب ان اسباب میں سے پایا جائے گا وہ قصبۃ الریہ کو تر رکھے گا اور پیاس کم لگائے گا۔

سوال ۱۵ فصول بقراط کی پانچویں مقالے کی پینسٹھویں فصل کیا ہے اور اس فصل میں جو اُسنے لکھا ہے اُس کا کیا مطلب ہے

جواب اُس فصل میں جو بقراط نے لکھا ہے اُس کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ جب بدن میں بڑے بڑے اور بری بری پھوڑے پیدا ہوں اور اُنکے ہمراہ اورام نہ ہو پیدا ہوں تو وہ بڑی بلا ہے جالینوس نے ... بیان کیا ہے کہ بقراط نے ان پھوڑوں سے اُن پھوڑوں کو مراد لیا ہے جو اُن عضلوں کے سروں پر نکلیں جو چھوٹوں سے ملے ہوئے ہیں اور اُنکے کناروں سے اوتار آگے ہوئے ہیں اور اُسنے یہ جو ان کو بری بلا لکھا ہے اِس سے یہ مطلب ہے کہ ان پھوڑوں کی ایسی صورت میں اس امر سے امن نہیں ہو سکتا ہے کہ جو خلط ان پھوڑوں کی طرف گرتا ہے وہ اُس قرحے سے درد کا باعث ہو جسکی جانب جاری ہوتا ہے پس ظاہر ہے کہ جب اُن پھوڑوں میں درد پیدا ہوگا تو وہ درد بڑی بلا ہوگا اور اُس کا ضرر بھی بڑا ہوگا **سوال ۱۶** وہ کتنے قانون ہیں جنسے باطنی اعضاء کی بیماریاں پہچانی جائیں اور اُنکے مطابق تدبیریں عمل میں آئیں **جواب** جالینوس کی کتاب جامع التعرف کے پہلے مقالے سے یہ جواب دیا جاتا ہے وہ اُس مقالے میں چھ قانون اِس تفصیل سے بتاتا ہے (پہلا) یہ کہ اُن افعال میں جو کسی باطنی عضو کے کام ہیں کچھ ضرر پیدا ہو جس سے اُس عضو کا علیل ہونا ہویدا ہو جیسے دماغ کے حواس میں فتور آئے یا جگر سے ہضم میں خلل پایا جائے (دوسرا) یہ کہ جو چیزیں جس عضو سے نکلتی ہیں اُنسے اُن اعضا کا مرض پہچانا جاتا ہے جیسے بول و براز ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے رنگ و قوام وغیرہ سے مرض باطنی کو بتاتا ہے (تیسرا) یہ ہے کہ جو ورم پیدا ہوتے ہیں امراض باطنی بتاتے ہیں یعنی اُنکے سبب سے وہ اعضاء باطنی جو علیل ہیں پہچانے جاتے ہیں (چوتھا) یہ ہے کہ درد خود اپنے موضع و مقام کا نشان بتاتا ہے جس سے طبیب اُس عضو کو پہچان لیتا ہے مثلاً درد جگر اور درد گردہ ہے کہ جس سے جگر و گردہ آزردہ ہے (پانچواں) یہ کہ اول خاص اعراض سے امراضِ باطنی پہچانے جاتے ہیں جو کسی خاص عضو کی بیماری سے ظہور میں آتے ہیں (چھٹا) یہ کہ اُس عضو کو دیکھیں جو کسی عضو سے بیماری میں شرکت رکھتا ہے یعنی اُس کے مرض سے وہ دوسرا عضو بھی علت رکھتا ہے مثلاً معدے کے فساد سے درد سر ہو پس طبیب کو چاہیے کہ ان قوانین سے باخبر ہو۔

السوال السابع عشر کم ہی اصناف ما یعرض فی البدن من الاشیاء الخارجۃ عن الطبیعۃ الجواب من المقالۃ الثالثۃ من حیلۃ البرء لجالینوس اربعۃ احدہا نفس الفعل الذی نزلت بہ الآفۃ والضرر الثانی البنیۃ والہیئۃ الفاعلۃ الثالث السبب الفاعل لہذہ البنیۃ والہیئۃ الرابع العرض اللازم التابع لہذہ الہیئۃ والبنیۃ فلتسمی البنیۃ البدن وہیئۃ المضرورۃ والعائقۃ للفعل مرضا ویسمی ما یتبع ذلک عرضا ویسمی الشئ الفاعل المتمم لہذہ البنیۃ والہیئۃ سببا۔

السوال الثامن عشر کیف یسخن الماء البارد وکیف یبرد الماء الحار الجواب من المقالۃ الاولی من الادویۃ المفردۃ لجالینوس حیث یقول الماء البارد کثیرا ما یکون سببا لتراجع الحرارۃ من طریق تبرید الخلط وجمعہ ایاہ والماء الحار کثیرا ما یبرد من طریق تحلیلہ الخلط الذی یسخن۔

السوال التاسع عشر کم ہی الشروط الذی اذا اجتمعت اثر السبب البادی فی البدن مرضا الجواب من الاصول لابن رضوان ثلثۃ احدہا ان یکون البدن متہیأ لحدوث ذلک المرض اعنی قابلا لتاثیر ذلک السبب الثانی ان یکون مقدار السبب مقدارا کثیرا وقوتہ شدیدۃ لیمکنہ بذلک ان یغیر البدن الثالث ان یبقی ملاقیا البدن زمانا فی مثلہ یمکن

سوال۱۷ وہ چیزیں جو بدن کو عارض ہوا کرتی ہیں اور طبیعت سے جدا ہیں مفصل بتاؤ کہ کتنی ہیں اور کیا ہیں۔

جواب جالینوس کی کتاب حیلۃ البرء کے تیسرے مقالے میں چار لکھی ہیں اور وہ چاروں تفصیل سے بیان کی ہیں (ایک) تو خاص وہ فعل ہے جس سے بدن کو آفت اور مضرت پہنچی ہے (دوسرے) بدن کی بنا اور ہیئت فاعلہ ہے جو کسی آفت سے بگڑ گئی ہے (تیسرے) وہ سبب جو فاعل اس بنا اور بدن کا ہوا ہے (چوتھے) وہ عرض ہے جو بدن کو چمٹا ہے اور اوس ہیئت بدن کا تابع ہو رہا ہے پس یوں چاہیے کہ بدن کی بنا اور ہیئت کو جو ضرر پائے ہوئی ہے اور بدن کے کام کو روکتی ہے مرض کہیں۔ اور جو چیز کہ اس ہیئت و بنا کی تابع ہے اُس کو عرض کہیں اور اُس چیز کو جو اُس کا فاعل اور متمم ہے سبب جانیں اور اُن چیزوں کو جو بیان ہوئیں اعراض خارج از طبیعت مانیں **مثلاً** ایک شخص گر پڑا اور لنگڑا ہو گیا پس گرنا تو سبب ہے اور پاؤں کا ٹوٹنا سبب اور مرض ہے اور وہ ہیئت یعنی لنگڑانا عرض ہے اور اس سوال سے سائل کی یہی غرض ہے

سوال۱۸ سرد پانی کیونکر گرمی پیدا کرتا ہے اور گرم پانی کس طرح سردی پیدا کرتا ہے۔

جواب جالینوس کی کتاب ادویہ مفردہ کے پہلے مقالے میں لکھا ہے کہ سرد پانی اکثر حرارت کے بار بار آنے کا سبب ہوتا ہے اس وجہ سے کہ پہلے جلد سطح اُس کے سبب سے ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے اور حرارت کو اکٹھا کرتی لاتی ہے اور گرم پانی اکثر اس وجہ سے ٹھنڈک پیدا کرتا جاتا ہے کہ وہ خلط جو سبب گرمی کا تھا وہ اُسکو تحلیل کرتا ہے۔

سوال۱۹ وہ کتنی شرطیں ہیں جب فراہم ہوں تو سبب بادی بدن میں اثر پیدا کرے اور اُس اثر سے بدن میں کوئی مرض ہو پیدا کرے۔

جواب جو شرطیں ایسی ہیں ابن رضوان نے اصول میں تین لکھی ہیں (ایک) یہ کہ بدن اُس مرض کے حدوث کے واسطے مہیا ہو یعنی سبب بادی کا اثر قبول کر سکتا ہو (دوسرے) یہ کہ سبب مقدار میں بہت سا ہو یا بہت سی قوت رکھتا ہو تاکہ اپنا اثر کر سکے اور اُس اثر سے بدن کو ضرر دے سکے (تیسرے) یہ کہ سبب بادی اتنی دیر تک رہے جتنی دیر میں تغیر دے سکے۔

ان تغیر عنہ البدن۔

السوال العشرون کم ہی الاسباب فی قبول العضو القابل۔ الجواب
سبعۃ الاول اجتماع فضلۃ فی العضو الدافع الثانی قوۃ الدافع الثالث
ضعف القابل الرابع سعۃ المجاری الخامس تخلخل جرم القابل اسفل
فترجحن المادۃ الی اسفل السادس ضعف القوۃ الغاذیۃ
السابع ضیق المجاری التی یدفع القابل فضولہ فیہا فنسأل اللّٰہ
العظیم ان یلہمنا طاعتہ ویسلکنا طریق رضاہ
فی عبادتہ ویجمعنا فی دار کرامتہ

تمت

سوال کے سبب سے عضو قابل اُس مادے کو قبول کر لیتا ہے جو مادہ اُس عضو کو ایذا دیتا ہے۔

جواب وہ سات سبب ہیں جو حکیموں نے بتائے ہیں اور تفصیل سے تحریر میں آئے ہیں۔

(اول) عضو دافع میں فضلے کا جمع ہونا ہے یعنی اُس عضو میں جو دوسرے عضو کیجانب دفع کرتا ہے۔

(دوسرے) عضو دافع کی قوت ہے جو عضو قابل کیطرف فضلے کو پہنچاتا ہے یعنی اس عضو کے دباؤ سے عضو ضعیف پڑ دہ آتا ہے

(تیسرے) عضو قابل ضعیف ہوجاتا ہے تب مادہ اُس پر آتا ہے کسی نے کیا اچھا کہا ہے جو یہاں یاد آگیا ہے

کہ نزلہ بر ضعیف میریزد یعنی نزلہ ضعیف پر گرتا ہے۔

(چوتھے) مجاری یعنی رستوں کا چوڑا ہوجانا ہے۔

(پانچویں) متخلخل ہونا جرم قابل اسفل کا ہے جو مادے کے گرنے کا بہانہ ہے اسواسطے کہ مادہ رواں جب کسی

جانب کو نشیب پاتا ہے تو خواہی نخواہی اُدھر ہی کو جاتا ہے۔

(چھٹے) ضعف قوت جاذبہ کا۔

(ساتویں) اُن رستوں کا تنگ ہونا ہے جنسے عضو قابل فضول کو دفع کرتا ہے پس یہ ضیق مجاری مادے کے

نکلنے کو منع کرتا ہے جیساکہ موری جب اٹ جاتی ہے تو کوئی چیز اُس میں سے نکلنے نہیں پاتی ہے۔ اگرچہ یہ سب

سبب ہیں مگر ظاہری کے سبب ہیں ورنہ خدا مسبب الاسباب ہے اور وہی اعلم بالصواب ہے۔

اسی پر خاتمہ کتاب ہے جو تمام امور کا انتخاب ہے

هذا ما حرره العبد المسكين محمد بدر الدين الدهلوى فى يوم الخميس من شهر رمضان المبارك عمت بركاته من ۱۳۰۲ھ من هجرة النبى صلعم بعون الله المستعان وعليه التكلان

نبذی از حالات و صفات جناب استاذی مخدومی حکیم محمد بدرالدین خانصاحب مترجم کتاب امتحان الالباب لکافۃ الاطبار

مکتوبۂ حقیر تلامذۂ حضرت ممدوح صوفی مرزا محمد بیگ ولد حکیم مرزا احمد بیگ صاحب مرحوم خلف جناب حکیم مرزا حاجی بیگ صاحب مغفور ملازم قدیم راج جودھپور

خاکسار بعد حفظ کلام مجید و تحصیل علوم مروجہ متداولہ فارسی و صرف و نحو و معقول و منقول اپنے آبائی علم طب کیطرف متوجہ ہوا اور بعد تحصیل کتب درسیہ فن طب کے شرح قرشی وغیرہ تک پہنچا اسوقت بموجب حکم جناب والد ماجد قبلہ بنابر استفادہ مطب حضرت مخدومی مکرمی وحید زماں افلاطون اوان جناب حاجی حکیم محمد بدرالدین خاں صاحب لازالت شموس افاضتہ طالعۃ و بدور عنایتہ بازغۃ علی رؤس الطالبین دہلی میں حاضر ہو کر زائد از سہ سال فیض مطب بطریق معالجہ و چارہ گری مرضی سے مکتسب فارغ ہو کر اپنے مسکن یعنی جودھپور میں حاضر ہوا اور اپنے آبائی منصب پر مامور و ملازم راج جودھپور ہے جب نیازمند دہلی میں تھا اُس وقت اکثر کتاب امتحان الالباب لکافۃ الاطبار کے نقل و مقابلہ و تکمیل کمی اوراق و تدابیر وغیرہ میں حاضر رہا کرتا تھا اب چونکہ وہ کتاب بفضل الہی سے مکمل ہوگئی اور اشتہار اُسکے طبع کا بھی اخباروں میں دیکھا گیا اسواسطے کمترین تلامذہ کو دلی خواہش نے اِس امر پر راجع کیا کہ حضرت ممدوح مترجم کتاب کے کسیقدر حالات جو نیازمند کو معلوم ہوتے رہتے ہیں اُنکو لکھکر اِس کتاب کیساتھ طبع کرانیکی عزت حاصل کروں تاکہ ناظرین کتاب کو حضرت مترجم کے کوائف ذاتی و صفاتی سے کماحقہ آگہی ہو۔

اول شجرہ حسب و نسب جناب کا عرض کیا جاتا ہے

آپ کا اسم شریف حاجی حکیم محمد بدرالدین خاں خلف الصدق حکیم الملک قطب الدولہ حکیم محمد قطب الدین خاں مرحوم ولد ارسطو دوراں حکیم محمد حامد خان مبرور خلف اکمل الکملار افضل الفضلار حاذق الزماں مسیح دوراں حکیم محمد احمد خان مغفور ابن حکیم محمد حسن خان ابن خواجہ محمد فضل بن خواجہ حاجی محمد قاسم بن خواجہ حاجی محمد ہاشم ولد خواجہ محمد مہدی ابن خواجہ محمد خورشید ابن خواجہ محمد فیروز ولد خواجہ محمد یوسف ابن خواجہ عبداللہ ابن حضرت عبیداللہ احرار ملقب بہ خواجہ ناصرالدین ابن خواجہ شاہ محمود ابن خواجہ شہاب الدین ولد خواجہ محمد ابن خواجہ تاج الدین خلف خواجہ محمد اور خواجہ محمد صاحب سے سترہ واسطہ پر نسب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے ملتا ہے۔ اور جاننا چاہیئے کہ خواجگی لقب اولاد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے اور خان خطاب ہے جو سلاطین گورگانیہ کے دربار سے آپکے آبا و اجداد کو مرحمت ہوا ہے (شرح ورود ہندوستان) جناب کے اجداد نواح بخارا شریف سے ہمراہ سلاطین مغلیہ کے اس طرف تشریف لائے۔ اول انکے بزرگ اطبار روحانی ہیں چنانچہ خواجہ حاجی محمد قاسم صاحب علیہ الرحمۃ جنکو قاسم ہبرے سے لوگ مشہور کرتے ہیں بڑے اولیا کبار سے گزرے ہیں اُنکا مزار پر انوار اورنگ آباد دکن علاقہ دولت آباد کے موضع متصلہ میں اب تک موجود ہے اور قاسم کی چوکی اور املی کی چوکی کے نام سے مشہور ہے اور موضع مذکور کی آمدنی قریب بارہ تیرہ سو روپیہ سالانہ کے مصارف درگاہ شریف کے واسطے ریاست حیدرآباد دکن سے معاف ہے اور حضرت سے بڑی بڑی خرق عادات و کرامات ظاہر ہوئی ہیں۔ اور چند بزرگ آپکے مدراس کیطرف تشریف لے گئے چنانچہ ترمل کھیڑی دروازہ برکل مالاپور میں مولوی قدرت اللہ اور مولوی عظمت اللہ بڑے صاحب علم و دولت مشہور آفاق گزرے ہیں کہ جنکے اخلاف ہجرت کرکے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہا اللہ تشریفا و تعظیما تشریف لیگئے اور باقی اجداد حضرت مترجم صاحب کے ہمراہ سلاطین مغلیہ آگرہ تک پہنچے اور فن طبابت میں اکمل زمان و افضل اقران ہوئے اور یکے بعد دیگرے شاہان مغلیہ کے معالج مقرر ہوتے رہے اور حضرت شاہجہاں بادشاہ انار اللہ برہانہ کے ہمرکاب آگرہ سے دہلی میں آکر متوطن ہوئے خلاصہ یہ کہ دربار گورگانیہ مغلیہ سے قدیم تعلق آپکے بزرگوں کا رہا ہے حتی کہ حکیم حامد خانصاحب مغفور آپکے جد بزرگوار معالج حضرت شاہ عالم بادشاہ دہلی کے رہے اور آپ کے والد ماجد غفران مآب قطب الدولہ حکیم محمد قطب الدین خانصاحب نے علاوہ اپنے آبائی منصب کے ایلچی کا عہدہ حضرت سراج الدین بہادر شاہ خاتم سلاطین ہندیہ میں پایا۔ حضرت استاذی مخدومی مکرمی مدظلہ العالی ۱۲ شعبان المعظم ۱۲۶۵ ہجری کو شاہجہاں آباد میں متولد ہوئے۔ ابھی آپکی عمر تین سال کی بھی پوری نہوئی تھی کہ آپکے والد ماجد قطب الدولہ نے وفات پائی۔ اور آپنے صغر سنی سے اپنے آبائی علم کو نظر رغبت سے دیکھا اور بعد معمولی درسی کتب کے اول مطب حضرت حکیم اسد علیخاں صاحب خلف الصدق حکیم ذکاء اللہ خانصاحب مبرور میں تین سال تک استفادہ کرکے اپنے عموی مکرم بطلیموس الزماں حکیم غلام نقشبند خان صاحب مرحوم کے زیر سایۂ عاطفت تربیت پاکر اُنکے مطب میں جا پائی۔ زاں بعد چونکہ آپ کو تلمذ و استفادہ اصل خاندان جناب حکیم ذکاء اللہ خانصاحب مرحوم سے مقدر میں منقوش تھا بعد معتد بہ ۱۲۸۵ھ ظل عاطفت حضرت احترام الدولہ حاذق الزمان عمدۃ الحکمار معتمد الملک حکیم محمد احسن اللہ خان صاحب مبرور میں

تکمیل پائی اور وہ حذاقت و لیاقت پیدا کی کہ شہرۂ آفاق و مشار الیہ امصار ہوئے - آپکے معرکہ معالجات اطراف واکناف میں مشہور ہیں - ابتدائے عمر میں آپنے فارسی و صرف
ونحو کی کل تحصیل جناب مولٰنا سید حیدر علی صاحب ٹونکوی سے کی اور معقول اور کسیقدر علم طب حکیم مرزا اسد بیگ مصنف تنبیہ الایمان علی اول حساب البحران
سے پڑھا اور بعد آغاز عمر بیس برس تا نوجہ تک حکیم یوسف حسین خانصاحب نبیرۂ حکیم ذکاء اللہ خانصاحب سے پڑھا اور موجز القانون آپکے عموی والا تبار بطلیموس الزمان
حکیم غلام نقشبند خان صاحب سے پڑھا یا باقی کتب درسی فن طب تا بہ قانون شیخ علیہ الرحمۃ حضرت احترام الدولہ حکیم محمد احسن اللہ خاں صاحب تلمیذ حکیم ذکاء اللہ
خان صاحب مصنف قرابادین ذکائی سے مطالعہ کیں اور انھیں کے مطب سے استفادہ کیا و مشق معالجہ کا حصہ حاصل کی چنانچہ نقل سند معالجہ حضرت
کہ جو استاد علیہ الرحمۃ نے عطا فرمائی اِس تحریر کے ساتھ پیش کرتا ہوں - اول آپ کمپ انبالہ میں بطور خود مطب میں اسقدر نیکنام ہوئے کہ بعد واپسی دہلی
خود انکے استاد احترام الدولہ مرحوم نے اپنی دلی خواہش سے آپکی لیاقت و حذاقت و فطانت کو دیکھ کر بنا بر معالجہ رئیس ضلع بجن پوری کے بھیجا اور آپ مدت
تک اُس رئیس کے معالج رہے پھر آپ کو بنا بر چارہ گری ماموں صاحب نواب ٹونک یعنی صاحبزادہ محمد خانصاحب مجنون کے اُنکے استاد مغفور نے
روانہ فرمایا اور پانچ چار ماہ میں وہ معرکہ ہاتھ آیا کہ ابتک کل روسائے ریاست و عمائد مدح خواں ہیں بعد واپسی ٹونک و انتقال پر ملال استاد علیہ الرحمۃ والغفران
اپنے مولد و وطن دہلی میں بطور خود مطب فرماتے رہے اور جب کبھی حکیم محمد احسن اللہ خاں صاحب مرحوم کسی ریاست کو دہلی سے تشریف فرما ہوتے تھے اسقدر اُن پر
اعتماد تھا کہ خاص اپنا مطب اُنکے سپرد فرما کر روانہ ہوتے تھے جس کو اکثر اہل دہلی جانتے ہیں اور اکثر آپ نواح و جوانب میں بھی اُمرا و رؤسا کے معالجہ کے
واسطے قدم رنجہ فرما کر کامیاب ہوتے رہتے ہیں اب عرصے سے مہاراجہ صاحب بہادر والی جیند کے ہاں آپ کا تقرر دوامی ہوگیا اور ابتک حضرت ممدوح ریاست
جیند کے ملازم ہیں اور اپنے آبائی مطب پر خدمت مرضیٰ و غربا و امرا میں ہمہ وجہ مصروف ہیں اور حسب ضرورت و طلب مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ ریاست
میں تشریف لیجاتے ہیں - جناب کی ننھیال کابلی الاصل ہے آپکے نانا صاحب مرزا محمد غلام بیگ قوماً ترک تاجیک تھے اور اُنکے والد ماجد مرزا عبد اللہ بیگ کی اولاد
زندہ نہیں رہتی تھی جب اُنکے ہاں سعادتخان متولد ہوئے تو اُنکو ایک پٹھان کی گود ڈالا - انھوں نے اُن کا نام اپنے طور پر سعادت خاں رکھا وہ زندہ رہے بعدہ
دوسرے مرزا محمد غلام بیگ ہوئے جو نانا سے مرحوم استاذی مکرمی تھے اُن کا نام اپنے خاندان کے موافق رکھا گیا یہ سب صاحب تاجر تھے اور نہایت نام آور
کابلی شور بازار کے رہنے والے تھے چنانچہ کابل میں ان دونوں بھائیوں کی یعنی سعادتخان اور مرزا محمد غلام بیگ کی بنائی ہوئی مسجد ابتک موجود ہے اور مشہور
و معروف ہے اور اُن کا خاندان نہایت باعزت و دولتمند کابل میں گزرا ہے - **اور جاننا چاہیئے** کہ شہر دہلی میں چند خاندان اطبا کے معروف و مشہور
فی الآفاق ہیں اور قدیم سے چلے آتے ہیں **اول** شریف خانی جسکی یادگار حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں صاحب وغیرہ ہیں **دوسرا** اسحاق خانی یا ذکاء اللہ خانی
جسکی یادگار حکیم یوسف حسین خان صاحب و حکیم شجاعت علیخاں صاحب ہیں **تیسرا** علویخانی جس کی یادگار حکیم سید اشرف علی خانصاحب ہیں **چوتھا** احسن خانی
جسکے جانشین حکیم حاجی لطیف حسین خانصاحب و حکیم حاجی قیام الدین خاں صاحب ہیں - اور استاذی مخدومی کے اجداد کا خاندان حسن خانی کے لقب سے
موصوف رہا ہے مگر حضرت مکرمی کو نسبتاً نسبت احسن خانی و تلمذ ذکاء اللہ خانی حاصل ہے - مگر ماشاء اللہ جناب کو علاج و معالجہ میں اپنے خاندانی آبائی نسخ
مجربہ کا استفادہ اپنے عموی بزرگوار حکیم غلام نقشبند خاں صاحب سے اور طریق معالجہ مروجہ مطب ذکاء اللہ خانی احترام الدولہ مرحوم سے واصل ہے -
اور جناب کو ہمیشہ یہ خیال مرتسم خاطر رہا ہے کہ ؎ متاع نیک از ہر دکان کہ باشد نیک ست " استاذی مکرمی کی شادی شیخ محسن خانیوں میں ہوئی
جس کا سلسلہ یہ ہے حکیم محمد صادق علیخاں صاحب مشہور بہ حکیم آغا جان صاحب مغفور خسر مکرمی موصوف خلف حکیم محمد احسن خانصاحب مرحوم ابن حکیم محمد محسن خانصاحب
مبرور جن کا قدیم مسکن شہر دہلی بمقام فیض بازار قریب دہلی دروازہ کوچہ تارا چند کٹرہ حکیم محسن خاں تھا جو زمانہ شاہجہان بادشاہ سے چلا آتا ہے اور حکیم محمد محسن خانصاحب
اپنی مسجد میں قریب مسکن مدفون ہیں -

سلسلہ اساتذۂ طب استاذی مخدومی حضرت خواجہ حاجی حکیم محمد بدر الدین خان صاحب من تلامذہ حضرت احترام الدولہ عمدۃ الحکماء معتمد
الملک حاذق الزمان حکیم محمد احسن اللہ خانصاحب ثابت جنگ مرحوم عن الحکیم ذکاء اللہ خان مصنف قرابادین ذکائی ابن حکیم اسحاق خان مصنف غایۃ الفہوم
خلف حکیم اسمعیل خان الملقب بہ بقا خان الاصغر مصنف قرابادین بقائی ابن حکیم بقا خان اعظم ابن حکیم عبد السلام خان ابن حکیم حبیب اللہ خان ابن حکیم ارشد خان
ابن حکیم مسیحا خان تغمدہم اللہ بغفرانہ ٭

العبد
محمد بیگ عفی عنہ

نقل سندِ مطب حضرت استاذی مکرمی عطیۃ احترام الدولہ حکیم محمد احسن اللہ خان صاحب

مغفور جسکی اصل مزیّن بمہر استاذِ مکرم پاس تبرکاً موجود ہے وہو ہذا

باعث تحریر آنکہ

چوں برخوردار نور الابصار سعادت نشان حکیم محمد بدر الدین خان خلف الصدق برادر صاحب والاقدر حکیم محمد قطب الدین خاں مغفور ابن جناب غفران مآب حکیم محمد حامد خاں صاحب در ایامِ طفلی بعمر سالگی بحسب مشیت ایزدی بسبب وفات والد مبرور خودش بمصیبت یتیمی مبتلا گردیده اولاً از مزید النفقات برادر عزیز از جان حکیم غلام نقشبند خان مرحوم که عموی حقیقی این سعادتمند ازلی بوده بشکنجہ نظر تربیت اثرش باکتساب علوم ضروری پرداخته و بعد حصول استعداد معقول در فروع و اصول قریب سن رشد بدرس کتب فنِ موروثہ طبیہ و حضوری مطب ہیچمدان و مشق نسخہ نویسی سالہائے سال صرف اوقات ساخته سرمایۂ علم و عمل معتد به این فن شریف نیز بہم رسانیده چنانچہ بنگاهِ آزمایش نقد استعدادِ وشش بمعالجۂ اکثر مرضائے حاضر مطب کامل العیار بر آمده لاجرم بنابر معالجہ بعض مرضاے سکنائے بلاد دوردست چوں بنارس و انباله و سمان ضلع مین پوری وغیره چند جا فرستاده شده۔ بعونِ عنایت الٰہی که شفا بخش علیلان مایوس العلاج ست بظهور صحت بیمارانِ آنجا به نیکنامی مراجعت کرده زیرا که **بیت** | فیض روح القدس ار باز مدد فرماید | دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد | لهذا هنگام روانگی خود از دہلی بجانب بیرونجات دو سال ست که ایشان را در مطب داشته علاج بیشتر مرضائے ماتحت معالجہ مفوض برائے ایشان گزاشته میشود و چوں نیک ملاحظه میرود اکثرے را در حسن تدبیرات مجوزه آرام و صحت حاصل میگردد و ظهورِ این معنی دلالت صریح بر اصابت رائے و تشخیص درست میکند۔ و علاوه ازیں از اہلیت ذاتی و صلاحیت فطری طریقہ انیقہ آبا و اجداد و تتبع رسم و راهِ ہیچمداں که مصروف معالجہ غربا بیشتر میشود ملحوظ میدارند لاجرم ایشان را مجاز معالجہ بطور خود نموده است تا از بذل مساعی در معالجات کافۂ انام تجربہ زیاده تر بحصول پیوندد و ثواب اخروی مستزاد گردد۔ او تعالیٰ و تقدس دستِ شفا و رغبت اکتساب ثواب خدمتِ غربا زیاده ازین عطا فرماید۔ فقط

تحریر بتاریخ بستم ماهِ شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۳ ہجری
مطابق بست و ششم دسمبر ۱۸۶۶ء



رشح طبع ہمایوں صدر آرای چار بالش سخن جناب سید مہدی حسین صاحب دہلوی متخلص بمجروح

بدر دیں خان حکیم یکتا نے — ترجمہ خوب ہی کیا ہے یہ

تاکہ اصلِ کتاب کا مضموں — سمجھے ہر ایک مدعا ہے یہ

پوچھا ہاتف سے جبکہ سال تمام — بولا کیا خوب ترجمہ ہے یہ

از نتیجۂ افکار جناب نواب محمد زکریا خانصاحب متخلص بہ ذکی ارشد تلامذۂ نجم الدولہ اسد اللہ خان غالب مغفور دہلوی

خانِ فرزانہ و ذی رتبہ بدر الدین خان — ترجمہ کرد کتابے کہ در و گوہر سفت

نامِ او بدر دجیٰ کرد کہ تاریکیِ جہل — از رخِ دہر چو آئینۂ پاکیزہ برفت

سودِ علمِ فنِ طب عام نمودست ز طبع — این چنیں فعل حکیمانہ کہ دید و کہ شنفت

فکرِ تاریخ ذکی داشت کہ از غیب سروش — سالش آئینۂ آثار و علامات بگفت

ھ ۱۳ ۱۷

از نتائج افکار جناب منشی فتح محمد صاحب کلیانوی اہلمد محکمۂ اعلیٰ ریاست جودھپور مارواڑ متخلص بہ عابد

سپہرِ کور طبعان بدر الدجیٰ — بشہرِ او حکمت نمودہ سراج

مزیں ز الفاظ شہرِ وجود — منور ز معنے سپہرِ مزاج

پے سالِ طبعش ز روئے طرب — ز ہاتف ندا شد چراغِ علاج

ولہ

بدہلی چو شد طبع بدر الدجیٰ — کتابے بحکمت عجیب و غریب

به عابد بفرموده هاتف که گو — ز روی حذاقت فروغ طبیب ۱۳۰۹ھ

قطعه تاریخ از مولوی عبدالرحمن خان صاحب الصنا پنشنر مدرس سکندرآباد ضلع بلندشهر ساکن دهلی

حمد بیحد مر عزیز بی نیاز کارساز — بُد زلیخا در حریم مصر اندر خواب ناز

چشمِ وهمِ کس ندیده روی و دست پای او — دستِ فهمِ کس نه بسته بر رخش نقش طراز

نعت چون گویم او را باهتِ زهره لقا — نی سبے شد بدر الدجی بر چرخِ اطلس جلوه ساز

یوسفِ کنعانِ حکمت خانِ بدر الدین خان — خفته را بیدار کرد و دوا داو از رنگ ساز

باغبانِ گلشنِ حکمت اگر خوانم بجاست — زانکه آن پژمرده گل را ز رنگ بوی داد باز

ترجمه در ریخته فرمود و سالِ طبعِ او — گفت هاتف از مدرس گو گلِ نو باغ راز ۱۳۱۷

تاریخ اتمام طبع ریخته طبع برادر عزیز محمد نعمت الله خان مشهور حکیم نوابجان سلمه المنان

بدرِ دین خان که در فنِ حکمت — گوی سبقت ببرده ز امثالش

بُد کتابی به فنِ طب عربی — کس ندیده به دهر تمثالش

نقل کردش به اردو از تازی — گشته توضیح جمله اجمالش

بهرِ تاریخ فکر چون کردم — گلِ حکمت شگفت شد سالش ۱۳۱۸ھ

یکم جولائی سنه ۱۹۰۱ عیسوی

صحت نامہ اغلاط امتحان الابرار کا ترجمہ احرار صحیح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	١٥	الیۃ	[illegible]	٩	٥	پاڑہ	بارہ سنگا	٣٩	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٥	٣	تان وتشنوں کے	[illegible] ہوتا ہو	،،	٩	ڈرتا	[illegible]			[illegible]	[illegible]
،،	١٦	اُسکے چہرہ	اُسکے [illegible]				[illegible] لعلامی	٣	١	[illegible]	[illegible]
٦	١٠	نضارۃ عودہ	نضارۃ عودہ	،،	١٩	صناعات	صناعت	٤٢	٧	[illegible]	[illegible]
			ونجابۃ عودہ	١١	٥	عفت	سعفہ	٤٣	١٦	پیلہ	[illegible]
٧	٢	اشعار ہیں	اشعار [illegible]	١٣	٤	جوہر انگیختہ	جوہرانگیختہ	٤٧	[illegible]	بنبتا	[illegible]
،،	١٠	صاحب کی	صاحب [illegible] علاه	،،	،،	عاقل لو	[illegible] کو	٤٨	٣	تجوز	[illegible]
		سزاوار سکے	[illegible] سے	،،	١٢	چوتھی	تھی	٥٣	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		کہ اپنے	ہے کہ جو اپنے	١٤	٥	وقسمۃ	تمتہ	٥٩	١٣	نشان	[illegible] نشان
،،	١١	بات سے کہ	سے کہ جب سے	١٩	١٨	اور جلد	جلد	٦٠	٣	سحنۃ	السحنۃ
		جس سے سوال	معاف [illegible] سوال	٢٤	١٠	عقبہ	[illegible]	،،	٩	[illegible] نیفقد	ان ینفقد
		کریں کہ ہمارے	کریں ہیں	٢٥	٤	ریاضت	[illegible]	٦٢	٥	والربع والعشرون	[illegible] والعشرون
،،	١٢	تروتازہ	تروتازہ و	،،	،،	آئی	آئیں	،،	١٠	کذلک التاسع	کذلک التاسع عشر
			الفاسے وغیرہ	٣٥	١	ورم احشار	ورم [illegible] احشار	٦٤	٦	ثانی عشر	×
٨	١	الابل	[illegible]	٣٧	٣	تیلا	پتلا	،،	١٤	یسحف	یستحف
٩	٣	پاڑہ	بارہ سنگا	٣٨	١١	علی نکہ	[illegible]	٦٦	٧	باختلاف	باختلاف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۱۳	تا اُسے بھی بندھی	تا اُسے	۹۱	۱۲	بنتا یا جاتا ہے	بتایا جاتا ہے	۱۰۱	۱۵	شیر زنگی	شیرازی نگی
۶۶	۹	کہ بائشی سکے	تپ سکے بعد		۱۰	اقفار	اقفار	۱۰۲	۱	افخوان	اقحوان
		بعد تپ کا	کھو اشنی	۹۶	۳	جیش	حبیش	۱۰۲	۲	جو. رومی	جوزر ومی
۷۰	۱۶	آتی ہے	آتا ہے		۷	وادی	واذی	〃	۸	بنجکست	پنجنکشت
۷۱	۱۲	باہیز	باہیر	〃	۷	ہربوہ	ہرنوہ	〃	〃	فوتنج فلفلمو	فودنج فلفلمو
۷۲	۱۰	معص	مغص	〃	۸	کرم خشب	کرم وخشب	〃	۱۰	شبث	شبت
۷۴	۱۶	کاکر	کاور وکمر	〃	۱۰	فوصنوبر	فور صنوبر	〃	〃	سشح	سشیج
۷۶	۴	وتقد	نقد	〃	۱۱	خنپدروس	خندروس	〃	۱۳	تافیسا	تافسیا
۷۸	۱۴	لزبک	کیزلک	〃	۱۵	طوج	طوخ	۱۰۳	۱	انحوان	اقحوان
۷۹	〃	ساپوں	ساٹیوں	۹۷	۹	وادی	واذی	〃	۴	جوزرومی	جوزرومی
۸۴	۱۱	والگز نکبیں	والگز نکبین	〃	۷	کیسون	کبسون	〃	۴	خرمل	حرمل
〃	۱۴	المسکونۃ	المسکونۃ وغیر مسکونۃ	〃	۱۰	حنبذروس	خندروس	〃	۹	بنجکست	پنجنکشت
۸۵	۱۵	گزنکبین	گزنکبین	۱۰۰	۴	باذآورد	باد آورد	〃	〃	فوتنج فلفلمو	فودنج فلفلمو
۸۶	۲	الشرق	الشبرق	〃	۱۰	سوسن	سوس	〃	۸	سشح	سشیج
〃	۵	من الریق	من ریق	〃	۱۴	تحاتم	حاحم	〃	۱۴	قفطر	فطر
۸۷	۲	سشرق	شبرق	۱۰۰	۸	امیرباریس	انبرباریس	〃	۱۵	لوجرہ	توخرہ
۸۹	۴	مثل بوی	مثل ردی	۱۰۱	۹	امیرباریس	انبرباریس	〃	〃	نباتی سنت	اسم نبطی
۹۰	۷	الحول	البلوک	〃	۱۴	کماہ	کماۃ				فارسی کنکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	تصحیح
۱۰۳	۱۶	لنگر آبی	کنکر آبی	۱۳۷	۲	مگر جبتک وہ	مگر قدرے	۱۵۶	۱	نفعی	[illegible]
״	״	فارسی نور	فارسی نوز			پیٹ میں نہ	قوابض کام	۱۵۶	۶	جو پھپھنی	پھپھنی
۱۰۹	۲	چکنا ہوا	ٹھوس			ٹیڑا نی جانب	میں نا ہیں	۱۵۸	۱	[illegible]	[illegible]
۱۱۴	۱۳	طبعیا	طبیعیا	۱۳۰	۶	الیحصب	لاالخصب	۱۶۰	۳	الجراحی	[illegible]
״	״	تنقیرہ	تنقعرہ	״	۷	ولایحصب	والاخصب	״	۶	رقبه وخشرقو	رقبه وخشرقو
۱۱۵	۶	تنقیه روپیہ	تنقیه رہا ہے		۸	وانثقل	وانثقل	۱۶۳	۲	بالکتفین	الکتفین
״	۱۶	مخرج طبعی	مخرج طبیعی	״	״			۱۶۴	۸	موخراس	موخر الراس
״	پیشانی					نحاص	النحاص	״	۹	الجبارک	الجبار رگ
۱۱۶	۱۲	بسدی	نبساتی	۳۵		[illegible]	خاصکر یہیں جو	״	۱۵	حاقرہ	حافرہ
۱۲۲	؛	بخبات قرات	״	۱۴۱	۲	بھوک بند	بدفرد ہیں	۱۶۶	۷	السدید	الصدید
۱۲۵	۱۲ و ۱۳	درد پہلو کو پھیپھڑا	ورم پہلو کو پھیپھڑ			کردیں		۱۶۷	۳	ناسور	زخم
		کے دردکو	کے ورم کو	״	۴	بسبب ضعف	ضعیف آدمی کو	۱۶۸	۶	عصبه نخلنة	عصبة مجتمة
״	۱۹	سے ہو	سے رہتا ہے			پیدا کرنیکے		״	۳	نحتل	نحتل
۱۲۶	۱۲	بحدرہ	یحدرہ			معدے ہیں		״	۵	مایہ سخ	مایہ شخ
۱۲۸	۱۱	تیبج	یمنع	۱۴۴	۱۲	فیقبلها	فیتقلها	۱۷۰	۶	ان یحیط	ان یحیط
۱۳۱	۵	خصوصاً جسمیں	+	۱۴۶	۱۴	اماالافعال	اماالافعال	״	۸	الجراجة	الجراحة
		کاسنی		״	۱۵	المتوسط	التوسط	۱۷۲	۹	اوعن	عن
۱۳۳	۱۶	پس غذا	پس بعض غذا	۱۵۲	۱۲	ح	جزء	״	۱۰	عن صعف	عن ضعف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۳	۱۲	نواح انغشار	نواحی انغشار
۱۷۵	۳	جو تین روز تک روغن زیت میں ڈوبا رہا ہو	تین روز تک جو روغن زیت میں ڈوبو یا گیا ہو
〃	۵	زرور	ذرور
〃	۱۶	گر آتا ہے	گر آتا ہے پس کھل جاتا ہے
۱۷۶	۵	بتعفن	یتعفن
۱۷۸	۲	عدد وکثیرا	عدد و کثیرا
〃	۳	ظرف العضلۃ	طرف العضلۃ
〃	۹	بفصل	یفصل
۱۷۹	۸	بجس جانا	بکس جانا اور گھل جانا کہا کرتے ہیں
۱۸۱	۱۱	مردار سنگ	مرداسنگ
〃	۱۲	〃	〃
〃	۱۳	چربی گا کی	گھی گائے کا
۱۸۴	۱۲	وقد بیبرز حاشیہ میبرز	وقد بیتر
۱۸۵	۱۳	باہر نکلی اور بعض	باہر نکلے اور کبھی گھٹنے کی حاجت پڑے اور بعض
[illegible]	[illegible]	[illegible]	المبتری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۱	۲	اوا اترکا	اذا اترکا
۱۸۹	۲	بیش	پیش
۱۹۲	۱۰	وشمید	وشبذ
〃	〃	لاثیبت	لاینبت
〃	۱۲	اثرالجبر	اکثر الجبر
〃	〃	الدشمید	الدشبذ
〃	۱۳	لاثیبت علیہا	لاینبت علیہا
		وشبد	وشبذ
۱۹۳	۱۴	وشبد	وشبذ
۱۹۴	۶	〃	〃
۱۹۵	۵	〃	〃
〃	۷	قرظ	قرط
۱۹۷	۴	یقبل	یقل
۱۹۸	۱۲	متخلل	متحلل
۲۰۰	۹	تسحیل	تتحیل
۲۰۲	۱۳	تستمید	تستمد
〃	〃	〃	تستمسک جواہر الارضیۃ عن تشتتہ المخالطۃ المار
〃	〃	جوہر الارضیۃ	×
۲۰۳	۱۵	بسبب مخالطت ہوا اور پانی کے دونوں سے باقی ہوا اور آگ	بسبب مخالطت پانی کی غذا باقی ہے اور ہوا اور آگ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۳	۱۶	توڑتی ہے	توڑتی ہیں
〃	〃	چھوڑتی ہے	چھوڑتی ہیں
〃	〃	سکھاتے ہیں	سکھاتی ہیں
〃	〃	نہ ہوا کو	نہ خاک کو
〃	〃	جلاتی ہے	جلاتی ہیں
〃	۱۷	بلکہ پانی اور ہوا	بلکہ پانی اور ہوا کی
〃	〃	اعتدال کرتی ہے	اعتدال کرتی ہیں
〃	〃	پیدا کرتی ہے	پیدا کرتی ہیں
〃	۱۸	جماتی ہے	اکٹھا کرتی ہیں
۲۰۵	۱۷	منضج	نضج
۲۰۶	۱۳	مجرالحبشۃ	بحرالحبشۃ
۲۰۹	۲	سوار	سوا
۲۱۱	۱۰ و ۱۱	مادی	بادی
۲۱۲	۱	تنفبل	تنبتل
۲۱۴	۵	فلتسے	فلتس
〃	۹	کثیرا ما یکون	کثیرا ما یکون
۲۱۵	۵	ہیئت بدن	ہیئت اور بدن
〃	〃	بدن کی بنا	بنا کو بدن
〃	۱۲	جلد سطح	جلد کی سطح
۲۱۹	۳	تنبیہ الایمان	تنبیہ لاعیان

(صحت نامہ گزارش مترجم)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	مسلم للثبوت	مسلم الثبوت
〃	۱۷	اس ہے	اس [illegible]